یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودة فی القربیٰ
نسخہ صحیحہ
زاد العقبیٰ
اردو ترجمہ
مودة القربیٰ
مؤلفہ
حضرت سید علی ہمدانی شافعی سُنی المذہب
مترجمہ
جناب مولینا مولوی سید شریف حسین صاحب سبزواری
ملنے کا پتہ
عمران بک کمپنی
خالد ایجوکیشنل سنٹر
اردو بازار لاہور

قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ

نسخہ صحیحہ

زاد العقبیٰ

اردو ترجمہ

مودۃ القربیٰ

مؤلفہ

حضرت سید علی ہمدانی شافعی سنی المذہب

مترجمہ

جناب مولٰینا مولوی سید شریف حسین صاحب سبزواری

ملنے کا پتہ:-

عمران بک کمپنی

خالد ایجوکیشنل سنٹر

اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

دیباچہ مترجم

حمد و ثنائے بے حساب و شمار اس خداوند متعال کو سزاوار ہے جس نے وجودِ محمدؐ و آلِ محمدؐ کو جملہ عالم و بنی آدمؑ کی پیدائش کا باعث ٹھہرایا۔ اور ان حضرات معصومین علیہم السّلام کی محبت اور مؤدت کو علامتِ دین و ایمان، اور اُن کے بغض و عناد کو علامتِ نفاق و شقاق قرار دیا۔ اور ہزاراں ہزار درود و سلام ہو اُس پیغمبرِ مکیؐ، مدنی، قرشی، ہاشمی کی ذات با برکات پر جو خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین اور شفیع المذنبین ہیں۔ اور اُن کی عترتِ طاہرہ اور ذریت طیبہ علیہم الصلوٰۃ والسلام پر جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جملہ مخلوقات سے بہتر اور افضل اور سب خلقِ خدا کو خدا کی راہ دکھانے والے اور تا قیامِ قیامت قیامِ دُنیا و اہلِ دُنیا کا باعث ہیں۔ جن کے باب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "میری اہلبیتؑ کی مثال کشتیٔ نوحؑ کی سی ہے کہ جو اس میں سوار ہُوا وُہ طوفان میں غرق ہونے سے بچا رہا۔ اور جو اس سے رُو گرداں رہا وُہ غرق ہو کر ہلاک ہُوا۔" نیز جن حضرات کی محبت اور اطاعت عین خدا اور رسُولِ خدا کی محبت اور اطاعت اور جن کی عداوت اور مخالفت عین خدا اور رسُولؐ خدا کی عداوت اور مخالفت ہے۔ چنانچہ خداوندِ علیم و حکیم سورۂ شوریٰ میں اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے: قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى۔ یعنی اے ہمارے رسُول محمدؐ اپنی اُمت سے کہہ دے کہ میں اس رسالت کے ادا کرنے کا عوض اور احکامِ شریعت کے تم تک پہنچانے کی اُجرت تم سے کچھ نہیں چاہتا مگر یہ کہ تم میرے قریبیوں سے دوستی اور محبت رکھنا۔" اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کے قریبی رشتہ داروں سے محبت رکھنا تمام اُمت پر واجب

کیا گیا ہے۔ اور قیامت کے دن اس کی نسبت ضرور سوال کیا جائے گا۔ جیساکہ مجمل طور پر اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تاکہ طالب حق پر حق ظاہر اور آشکارا ہو جائے۔ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم، مسند احمد بن حنبل اور کشاف میں اس آیت کی شانِ نزول اس طرح مروی ہے۔ ان میں سے کشاف کی اصل عبارت معہ ترجمہ اس مقام پر درج کی جاتی ہے:۔ روی ان الانصار قالوا فعلنا و فعلنا کانھم افتخروا فقال عباسؓ او ابن عباس رضی اللہ عنہما لنا الفضل علیکم فبلغ ذالک رسولؐ اللہ فاتاھم فی مجالسھم فقال یا معشر الانصار الم تکونوا اَذِلَّۃً فاعزکم اللہ بی قالوا بلٰی یا رسولؐ اللہ۔ قال الم تکونوا ضلالاً فھداکم اللہ بی قالوا بلٰی یا رسولؐ اللہ۔ قال افلا تجیبونی قالوا ما نقول یا رسولؐ اللہ قال الا تقولون الم یخرجک قومک فاویناک اولم یکذبوک فصدقناک او لم یخذلوک فنصرناک قال فما زال یقول حتّٰی جثوا علی الرکب وقالوا اموالنا وما فی ایدینا للہ ولرسولہ فنزلت الآیۃ ۔یعنی روایت ہے کہ ایک روز انصار نے فخریہ ذکر کیا کہ ہم نے فلاں کام کیا اور فلاں کام کیا (یعنی ان کی غرض اس بیان سے یہ تھی کہ ہم نے اسلام پر فلاں فلاں احسان کئے ہیں اور رسولؐ خدا کے ساتھ فلاں فلاں نیک سلوک ہماری طرف سے ہوئے ہیں جو آج تک کسی مسلمان سے نہیں بن پڑے۔ اس لئے ہم کو تمام مسلمانوں پر فضیلت ہے) ان کی یہ تقریر سُن کر آنحضرتؐ کے چچا حضرت عباسؓ نے یا بروائتے دیگر ان کے فرزند دلبند عبد اللہ بن عباسؓ نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اے گروہِ انصار! ہم ہی کو تم پر فضیلت ہے"۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو اُن کی مجلس میں تشریف لائے اور ان سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: اے گروہِ انصار کیا تم ذلیل و خوار نہ تھے' اور اللہ تعالےٰ نے میرے سبب سے تم کو عزت بخشی۔ انصار نے عرض کی یا رسُولؐ اللہ ہاں ایسا ہی ہے۔ پھر ارشاد فرمایا اے انصار کیا تم گمراہ نہ تھے' اور اللہ تعالےٰ نے میری برکت سے راہِ راست کی طرف تم کو ہدایت کی۔ انہوں نے عرض کی ہاں یا رسُولؐ اللہ۔ بعد ازاں حضرت نے فرمایا کیا تم میرے ان احسانات کو قبول نہیں کرتے؟ انہوں نے عرض کی یا رسولؐ اللہ ہم کیا کہتے ہیں؟ (جو عدم قبولیتِ احسان پر دال ہے) فرمایا کیا تم میرے باب میں یوں نہیں کہتے کہ تمہاری قوم نے تم کو وطن سے نکالا اور ہم نے تم کو پناہ دی۔ اور تمہاری قوم نے تمہاری تکذیب کی اور ہم نے تمہاری تصدیق

کی۔ اور تمہاری قوم نے تمہاری نصرت کو ترک کیا اور ہم نے تمہاری امداد کی۔ راوی ناقل ہے کہ آنحضرتؐ کی تقریر کا سلسلہ برابر جاری رہا یہانتک کہ انصار دو زانو ہو کر بیٹھ گئے۔ اور عذر کرنے لگے۔ اور عرض کی کہ ہمارے مال اور ہماری تمام مقبوضہ چیزیں خدا اور رسولؐ خدا کے لئے حاضر ہیں۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: قل لا اسئلکم الخ یعنی اے ہمارے حبیبؐ ان سے کہدے کہ تمہارے مال تم ہی کو مبارک ہوں۔ میں تو اس رسالت کے عوض میں تم سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ میرے ذوی القربیٰ سے دوستی رکھنا۔

صحیحین اور مسند احمد بن حنبل اور تفسیر ثعلبی میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو اصحاب نے عرض کی یارسولؐ اللہ من قرابتك الذین وجبت علینا مودتهم قال علیؑ وفاطمۃؑ وابناهما۔ یعنی وہ آپ کے قریبی رشتہ دار کون ہیں جن کی دوستی ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا وہ علیؑ اور فاطمہؑ اور ان کے دونوں بیٹے حسن اور حسین علیہما السلام ہیں۔

اور تفسیر کشاف میں یوں مرقوم ہے: روی لما نزلت قیل یارسولؐ اللہ من قرابتك هؤلاء الذین وجبت علینا مودتهم قال علیؑ وفاطمہؑ وابناهما یعنی مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کی یارسولؐ اللہ وہ آپ کے قرابتی کون سے ہیں جن کی دوستی ہم پر واجب کی گئی ہے؟ فرمایا وہ علیؑ اور فاطمہؑ اور ان کے دونوں بیٹے ہیں۔

نیز اسی تفسیر میں مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت اس شخص پر حرام کیا گیا ہے جو میرے اہلبیت پر ظلم کرے اور میری اولاد کے بارے میں مجھ کو ایذا پہنچائے۔ اور جو کوئی اولادِ عبدالمطلب میں سے کسی کے ساتھ نیکی سے پیش آئے اور اس نے اس کے عوض میں اس سے کوئی نیکی نہ کی ہو تو کل قیامت کے دن جب وہ شخص مجھ سے ملاقات کرے گا تو میں خود اس نیکی کا عوض اس کو دوں گا۔

نیز اسی کتاب میں روایت ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا ہے کہ جو کوئی آلِ محمدؐ کی دوستی پر مرے گا وہ شہید مرے گا۔ اور جو کوئی آلِ محمدؐ کی دوستی پر مرے گا وہ مغفور اور مرحوم مرے گا۔ جو کوئی محبت آلِ محمدؐ پر مرے گا وہ اپنے گناہوں سے تائب ہو کر مرے گا۔ اور جو کوئی محبت آلِ محمدؐ پر مرے گا وہ مومن کامل الایمان مرے گا۔ اور جو کوئی محبت آلِ محمدؐ پر مرے گا اس کو مرتے وقت

ملک الموت پہلے بہشت کی خوشخبری دے گا۔ پھر منکر اور نکیر قبر میں آکر مژدۂ جنت سُنائیں گے۔ اور جو کوئی محبت آلِ محمدؐ پر مرے گا وُہ اس طرح خوشی خوشی جنت کی طرف جائے گا جس طرح کہ عروس اپنے شوہر کے گھر کی طرف جایا کرتی ہے۔ اور جو کوئی محبت آلِ محمدؐ پر مرے گا اس کی قبر میں جنت کی طرف دو دروازے کھولے جائیں گے۔ اور جو کوئی محبت آلِ محمدؐ پر مرے گا وُہ سُنّتِ رسُولؐ اور جماعتِ اسلام پر مرے گا۔ اور جو کوئی آلِ محمدؐ کی دشمنی پر مرے گا تو وُہ کل قیامت کے دن اس حال سے عرصہ محشر میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا آئس من رحمۃ اللہ یعنی یہ شخص رحمتِ الٰہی سے مایوس اور نا اُمید ہے۔ اور جو کوئی آلِ محمدؐ کی دشمنی پر مرے گا وُہ حالتِ کفر میں مرے گا۔ اور جو کوئی آلِ محمدؐ کی دشمنی پر مرے گا وُہ جنت کی بُو تک بھی نہ سونگھنے پائے گا۔ اور ثعلبی نے اپنی تفسیر میں ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آیۂ وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَۃً نَّزِدْ لَہٗ فِیْھَا حُسْنًا (جو آیت مذکورہ کا تتمہ ہے) میں حَسَنَۃً (نیکی) سے آلِ محمدؐ کی دوستی مراد ہے۔ یعنی اور جو کوئی ایک حسنہ (نیکی) حاصل کرے، ہم اس کی اس نیکی میں اور نیکی زیادہ کرتے ہیں۔

صاحبانِ ذہن و ذکا پر یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ محب اپنے دعوائے محبت میں جبھی سچا ہو سکتا ہے جبکہ وُہ ہر امر میں اپنے محبُوب کی رعایت کرے اور کسی وقت اس کی متابعت کی رسّی کو اپنی گردن سے نہ نکالے۔ اور ہر معاملہ میں اس کی پاس خاطر کو مقدم رکھے نہ یہ کہ یُوں تو ہر دم دوستی کا دم بھرے مگر کسی امر میں اس کی متابعت نہ کرے اور اپنے افعال و حرکات میں کبھی اس کے افعال و حرکات کا پابند نہ ہو۔

الغرض زبانی دعوے بے کار ہے۔ اور ثبوت محبت کے لئے اطاعت و پیروی محبُوب درکار ہے۔ چنانچہ ثعلبی کی یہ عبارت اس پر دال ہے: وجوب المودۃ یستلزم الطاعۃ۔ یعنی دوستی کا واجب ہونا اطاعت و فرمانبرداری کو لازم کرتا ہے۔ پس جبکہ آنحضرتؐ کے اقارب یعنی علیؑ و فاطمہؑ و حسنین علیہما السلام کی دوستی اُمتِ محمدیؐ پر واجب کی گئی ہے تو ان حضرات کی پیروی اور متابعت بھی تمام اُمت پر واجب و لازم ہے۔

اب رہا یہ امر کہ اس دوستی کی نسبت روزِ قیامت سوال کیا جائے گا۔ سو یہ اظہر من الشمس ہے کہ جو امور واجب شرعیہ ہیں اُن کی بابت روزِ محشر ضرور سوال ہو گا جیسے نماز روزہ وغیرہ چونکہ اطاعتِ آلِ محمدؐ بھی واجب بلکہ افضلِ واجبات ہے اس لئے اس کی نسبت ضرور بالضرور

سوال کیا جائے گا۔ چنانچہ آیۂ وَقِفُوھُمْ اِنَّھُمْ مَسْئُوْلُوْنَ ٥ کی تفسیر میں ابن حجر نے صواعقِ محرقہ میں اور دیگر علمائے اہلسنت نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے کہ ابن عباسؓ اور ابو سعید خدریؓ نے جناب رسولؐ خدا سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اِنَّھُمْ مَسْئُولون عن ولایۃ علی ابن ابی طالبؑ روزِ قیامت لوگوں سے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت اور امامت کی نسبت پُوچھا جائے گا۔

اور واحدی نے بیان کیا ہے کہ روز محشر لوگوں سے علیؑ اور اہلبیت علیہم السلام کی ولایت کی بابت پُوچھا جائے گا۔ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی صلعم کو حکم دیا تھا کہ خلقِ خدا کو جتلا دے کہ میں تبلیغ رسالت کی اُجرت اس کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا کہ تم میرے قریبی رشتہ داروں سے دوستی رکھنا۔ اور مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ ان سے سوال کیا جائے گا کہ آیا تم نے ان سے دوستی رکھی جو دوستی کا حق تھا جس طرح آنحضرت صلعم نے ان کو اس امر کی وصیت فرمائی تھی یا کہ اس دوستی کو ضائع کیا اور بالکل ترک کر دیا۔ اس حالت میں ان سے مطالبہ ہوگا اور وُہ وبال و نکال کے مستوجب ہوں گے۔

صواعق محرقہ میں مرقوم ہے کہ صحیح روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمْ امرین لن تضلوا ان اتبعتموھما وھما کتاب اللہ واھلبیتی عترتی۔ یعنی میں دو امر تمہارے درمیان چھوڑے جاتا ہوں۔ اگر تم ان دونوں کی پیروی کرو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔

اور طبرانی نے یہ عبارت اس میں زیادہ کی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا: سالتُ ذالک لھما فلا تقدموھما فتھلکوا اولا تقصروا عنھما فتھلکوا ولا تُعَلِّمُوْھُمْ فانھما اَعْلَمُ منکم۔ یعنی میں نے ان کے لئے اس امر کی خدا سے درخواست کی ہے۔ پس تم ان دونوں پر سبقت مت کرو۔ یا بروائتے دیگر ان کے باب میں تقصیر مت کرو۔ اگر ایسا کرو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور ان کو کچھ تعلیم مت کرو کیونکہ وُہ تم سب سے زیادہ ہر بات کا علم رکھتے ہیں۔

اور صاحبِ صواعق محرقہ نے مسند احمد بن حنبل سے نقل کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا انی اوشک ان ادعی فاجیب و انّی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ حبل ممدود من السّماء الی الارض وعترتی اھلبیتی و انّ اللطیف اخبرنی انھما لن یفترقا

حتی یردا علی الحوض فانظروا بمَ تخلفونی ۔یعنی میں عنقریب بارگاہِ ایزدی میں طلب کیا جاؤں گا۔ اور میں دو گراں بہا چیزیں تم میں چھوڑے جاتا ہوں۔ ایک کتابِ خدا یعنی قرآن جو کہ ایک رسّی ہے۔ کہ جو آسمان سے زمین تک تنی ہوئی ہے۔ دوسری میری عترت و اہلبیتؑ اور خدائے لطیف و کریم نے مجھ کو خبر دی ہے کہ وُہ دونو ایک دم بھی ایک دُوسرے سے جُدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر میرے پاس وارد ہوں۔ دیکھنا۔ تم میرے بعد کیا کرتے ہو۔

اور طبرانی اور ابن الشیخ سے نقل کیا ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ہے: اِنَّ لِلّٰہِ ثلث حرماتٍ فمن حفظھن حفظ اللہ دینہ ودنیاہٗ ومن لم یحفظھنّ لم یحفظ دنیاہٗ واٰخرتہ قلت ماھنّ قال حرمۃ الاسلام وحرمتی وحرمۃ رحمی۔ کہ اللہ تعالیٰ کی تین حُرمتیں ہیں۔ جو کوئی ان کی حفاظت کرے اللہ تعالےٰ اس کے دین اور دنیا کی حفاظت کرتا ہے۔ اور جو کوئی ان کی حفاظت نہ کرے اللہ تعالےٰ نہ اس کی دنیا کی حفاظت کرتا ہے نہ اس کی آخرت کی۔ راوی کہتا ہے میں نے عرض کی وُہ کون کونسی ہیں؟ فرمایا اسلام کی حرمت، میری حرمت میرے ذوی الارحام کی حرمت "

امابعد بندۂ ناچیز بے سواد حقیر سید شریف حسین ابن سید امام علی اسمٰعیلی سبزواری عفی اللہ عنہما دوستانِ و محبانِ محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ محبتِ آلِ محمدؐ از رُوئے نصِ قرآنی تمام اُمت پر واجب ہے اور قیامت کے دن اس کی نسبت سوال کیا جائے گا۔ اور اس کا حاصل ہونا ان حضرات کے فضائل و مراتب کی شناخت بغیر مشکل بلکہ ناممکن ہے اور ان کے مراتب و فضائل کی شناخت صرف ان احادیث پر مبنی ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے باب میں ارشاد فرمائی ہیں۔ اور علمائے عامہ و خاصہ نے جداگانہ کتابیں اس مضمون میں مرتب کی ہیں۔ چونکہ احادیث کی اکثر کتابیں ابھی تک عربی زبان ہی میں ہیں اور ضرورتِ زمانہ نے اہلِ دُنیا کی توجہ کو اس کی تحصیل سے بالکل ہٹا لیا ہے اس لئے میں نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے اُردو دان مسلمان بھائیوں کی خدمت کروں اور باوجود اپنی کم استعدادی کے کچھ کتابیں عربی سے اردو میں ترجمہ کردوں۔ جب میں تفسیر امام حسن عسکری علیہ السّلام کو عربی سے اردو زبان میں ترجمہ کرچکا اور اُس کی تصحیح و تکمیل سے فارغ ہوا تو ایک معزز و مکرم مہربان کے فرمانے سے کتاب لاجواب "مودۃ القربیٰ فی فضائلِ اٰلِ عبا" مصنفہ جناب

سید علی بن شہاب الدین علوی ہمدانی شافعی سُنّی المذہب کو عربی سے اردو میں ترجمہ کرنے کا ارادہ کیا۔ چونکہ اصل کتاب نہایت نادر الوجود اور کمیاب ہے اس لئے اوّل کتاب کی اصل عبارت کو درج کیا اور ہر حدیث کے خاتمہ پر اس کا با محاورہ اردو ترجمہ کیا تاکہ جس کو عربی عبارت کے دیکھنے کا مذاق اور اصل حدیث کے پڑھنے کا اشتیاق ہو تنگدل نہ ہونے پائے۔ اور اصل کتاب کی اشاعت بھی اچھی طرح سے ہو جائے۔

چونکہ حضرات اہلبیت علیہم السّلام کے فضائل کا لکھنا، پڑھنا، سُننا اور بیان کرنا عین عبادتِ خدا اور سراسر ذریعۂ نجات ہے۔ اس لئے میں اس ترجمہ کو **زاد العقبیٰ ترجمۂ مودّۃ القربیٰ** کے نام سے نامزد کرتا ہوں۔ اور اُمیدوار ہوں کہ خداوند رحمٰن و رحیم بواسطۂ محمدؐ و آل محمد علیہم الصّلوٰۃ والسلام اس ناچیز ہدیہ کو قبول فرمائے، اور روزِ جزا پروانۂ نجات عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

ناظرینِ رسالہ ھٰذا کی خدمت میں التماس ہے کہ جہاں کہیں ترجمہ کرنے میں غلطی ہو قلم عفو سے اس کی تصحیح فرما کر ممنون فرمائیں، اور اس عاصی کو دُعائے خیر سے یاد کریں۔ وما توفیقی الّا باللّٰہ علیہ توکلت وھو نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

احوالِ مصنّف علیہ الرحمۃ

۱۔ ملا جامی کتاب نفحات الانس میں رقمطراز ہیں کہ میر سید علی بن شہاب الدین بن محمد ہمدانی قدس سرہ اللہ تعالٰی علوم ظاہری و باطنی کے جامع تھے۔ علوم باطنی میں ان کی تصنیفات مشہور و معروف ہیں۔ مثلاً کتاب اسرار النقط اور شرح اسماء اللہ اور شرح فصوص الحکم اور شرح قصیدہ خمریہ وفارضیہ وغیرہ۔ وہ شیخ شرف الدین محمود بن عبد اللہ مزدقانی کے مُرید تھے مگر طریقت کو صاحب السر بین الاقطاب تقی الدین علی دوسی سے حاصل کیا تھا۔ جب شیخ علی اس دنیا سے رحلت کر گئے تو شیخ شرف الدین محمود کی طرف رجوع کی۔ اور عرض کی فرمائیے کیا حکم ہے۔ انہوں نے توجہ کرنے کے بعد فرمایا حکم یہ ہے کہ تم دُنیا کی سیر کرو۔ لہٰذا سید صاحب نے تین دفعہ تمام دُنیا کی سیر کی اور ایک ہزار چار سو اولیاء اللہ کی صحبت سے شرفیاب ہوئے۔ اور ایک مجلس میں چار سو ولی اللہ کی صحبت کا شرف حاصل کیا۔ اور ولایت کبر وسواد کے قریب ۷۸۶ھ ہجری میں اس دُنیا سے رخصت ہوئے وہاں سے

ختلان میں لاکر دفن کئے گئے۔

مزید حالاتِ مصنّف از عمدۃ المتکلّمین فخر العلماء والواعظین سلطان المناظرین حضرت مولٰنا فاضل امرتسری مدظلّہ

۲- نور الدین جعفر بدخشانی نے کتاب خلاصۃ المناقب میں بدین الفاظ ان کی مدح خوانی کی ہے "دربیان بعضے از فضائل آں عروہ وثقیٰ شاہباز یا پرواز از آسیان ہما شاہسوار میطان عروجی شمس سما قدسی کیمیائے وجود دانائے مختار خیار حضرت الرحمٰن الشکور الفخور بجناب الدیان قرۃ عین محمد رسول اللہ ثمرۃ فواد المرتضےٰ والبتول المطلع علی حقائق الاحادیث والتفاسیر المعن السرائر بالبصیرہ والتبصیر المرشد للطالبین فی الطریق السبحانی الموصل للمتوجہین الی الجمال الرحمانی العارف المعروف بالسیّد علی الہمدانی خصہ اللہ اللطیف بالطف الصمدانی و رزقنا الاستناز الدائمۃ من النور الحقانی۔ الخ

۳- محمود بن سلیمان کفوی نے کتاب اعلام الاخیار من فقہاء مذہب النعمان المختار میں یوں اُن کی تعریف کی ہے: لسان العصر سیّد الوقت المتسلخ عن الھیاکل الناسوتیہ والمتوسل الی السبحات اللاھوتیہ الشیخ العارف الربانی والعالم الصمدانی میر سیّد علی بن شہاب بن محمّد الہمدانی قدّس اللہ تعالےٰ سرہٗ۔

۴- امجد الدین علی بن ظہیر الدین محمد بدخشانی نے جامع السلاسل میں طبقہ ہمدانیہ کا ذکر کیا ہے کہ یہ طبقہ امیر سیّد علی ہمدانی کی طرف منسوب ہے جن کا لقب علی ثانی ہے (نعوذ باللہ) مشائخ زمان نے ان کی توصیف میں یہ الفاظ لکھے ہیں "سلطان الاولیاء برہان الاصفیا قدوۃ العارفین زبدۃ المحققین مستجمع الاسماء والصفات جامع جمیع التجلیات محی الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ ختم المتقدمین زبدۃ المتاخرین وارث الانبیاء والمرسلین مرشد الاولیاء الی طریق الحق والیقین مرکز دائرۃ الوجود الہادی الی المقصود قطب الاقطاب الکامل المکمل الصمدانی علی ثانی امیر کبیر سیّد علی ہمدانی"۔ آپ مشائخ طبقہ ہمدانیہ کے سرحلقہ اور اصحاب شیخ شرف الدین محمود مزدقانی کے سردفتر ہیں۔ الخ

انہوں نے ہی حضرت شاہ ہمدان کے خلیفہ دوم امیر ملا کے حالات میں لکھا ہے کہ امیر ملا نے فرمایا کہ میں تحصیلِ علم کے بعد مرشد کامل کی تلاش میں تھا۔ اخیر مجھے دکھلایا گیا کہ فلاں

وقت ایک درویش بلباس وعلم سیاہ اس سرزمین پر فلاں دشت میں نازل ہوگا۔ جب وہ وقت پہنچا میں نے اپنے بڑے بھائی کو اس دشت میں بھیجا۔ وہ درویش جو مجھے واقعہ میں دکھایا گیا تھا وہ قطب حقانی علی ثانی امیر سید علی ہمدانی تھے۔ آپ نے تصرف کر کے فوراً میرے بھائی کو اپنا مرید کر لیا۔ جب بھائی نے مجھے یہ مژدہ سنایا تو میں شاہ ہمدانی کا حال دیکھنے کے لئے مراقبہ میں گیا۔ میں نے دیکھا کہ قیامت قائم ہے، پیغمبر اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم حوض کوثر پر کھڑے لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں۔ میں نے بڑھ کر پانی مانگا۔ حضرتؐ نے اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی طرف اشارہ کیا۔ جب میں حاضر ہوا تو مجھے تحقیق ہوگیا کہ چونکہ امیر کبیر حکام شریعت بھی علی ہے، پیغمبر اکرمؐ کا اشارہ امر ہے کہ میں آپ کا مرید ہوں چنانچہ میں فوراً حضور کا مرید بن گیا۔ اور بارہ سال خدمت میں رہا۔ اس تمام مدت میں ہمیشہ میں درویشوں کے کلوخ استنجا کو پیشانی سے گھس کر ہموار کیا کرتا تھا۔ اور جو کچھ میں نے پایا اسی خدمت سے پایا۔

۵۔ سید شہاب الدین احمد نے توضیح الدلائل میں کہا ہے کہ عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلعم نے فرمایا کہ من عندہٗ علم الکتاب سے حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام مراد ہیں۔ اسے الشیخ الامام العارف الربانی السید شرف الدین علی ہمدانی نے اپنی کتاب میں ثعلبی سے نقل کیا ہے۔

۶۔ حسین بن معین الدین میبذی نے فواتح میں ان کو حضرت سلطان المحققین علی الثانی امیر سید علی ہمدانی لکھا ہے۔

۷۔ شیخ احمد قشاشی نے (جو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے مشائخ اجازہ میں سے ہیں دیکھو رسالہ اصول الحدیث از شاہ عبدالعزیز دہلوی)، نے سمط مجید میں ان کو سید علی الہمدانی المواحد الفردانی اور شیخ الشیوخ سید علی ہمدانی لکھا ہے۔

۸۔ سید علی صاحب نے اوراد فتحیہ جمع کئے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے رسالہ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں ان کی بابت لکھا ہے کہ جو ان کو پڑھے وہ ایک ہزار اور چار سو ولیوں کی ولایت سے حصہ پائے گا۔ ان اوراد کی بابت لکھا ہے کہ حضرت ہمدانی نے اپنی عمر میں معمورۂ عالم کی تین بار سیر کی اور ایک ہزار اور چار سو اولیا کی صحبت حاصل کی جن میں سے چار سو کو سلطان محمد خدا بندہ (جو شیعہ ہوگیا تھا) کی مجلس میں دیکھا اور ہر ولی سے وداع کے

وقت ایک دُعا لی اور ان کو جمع کیا۔ آپ سے منقول ہے کہ جب میں بارہویں دفعہ زیارتِ کعبہ کو گیا اور مسجد اقصےٰ میں پہنچا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ سرخیل انبیاء اس درویش کی طرف آرہے ہیں۔ میں اٹھا، آگے بڑھا اور سلام کیا۔ آپ نے آستین سے ایک جزء نکال کر فرمایا خذ ھٰذا الفتحیہ کہ اس فتحیہ کو لے۔ جب میں نے لیا اور دیکھا تو یہی اوراد تھے۔ ان کی خاص نماز کا طریقہ یہ لکھا ہے کہ آدھی رات کو اٹھے وضو تازہ کرے اور دو رکعت نفل ادا کرے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد ۱۵ بار سورہ اخلاص اور بعد سلام کے ہزار بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اور بعد اس کے ہزار بار یاخفی الالطاف ادرکنی بلطفك الخفی۔ اور بعد اس کے ہزار اور ایک بار یا بدوح پڑھے۔ سر گریبان میں ڈال کر مراقبہ کرے اور دیکھے کہ عالمِ غیب سے کیا مشاہدہ کرتا ہے۔ فراغت کے بعد دوگانہ بثواب امیر سید علی پڑھے۔ انتہیٰ مخلصاً۔

۹۔ صاحبِ جامع السلاسل نے لکھا ہے کہ جب حضرت سید علی ہمدانی نے ولایت کبر وسواد میں وفات پائی تو وصیّت کی کہ جب تک میرا بیٹا نورالدین جعفر حاضر نہ ہو میری نعش کو نہ اٹھائیں۔ امیر جعفر اس وقت روستاق میں تھے جو بدخشان میں ایک گاؤں ہے خلفاء نے کہا کہ بعید معلوم ہوتا ہے کہ امیر جعفر آئے۔ اس لئے نعش اُٹھانی چاہئے۔ ہرچند خلفاء نے سعی کی لیکن صندوق نہ اٹھ سکا۔ تین دفعہ اس طرح کوشش کی۔ جب کارگر نہ ہوئی تو صندوق کو ایک طرف رکھ کر بیٹھ گئے۔ ناگاہ غیب سے آواز آئی کہ اٹھاؤ۔ جب صندوق کو ہاتھ لگایا تو اب کی دفعہ تھوڑی حرکت سے اٹھ گیا۔ جب امیر جعفر کی خلفاء سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے اسے ملامت کی کہ ہم تو پیر کی خدمت میں رہے لیکن آپ اس فیض سے محروم رہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم تو صندوق نہ اٹھا سکے۔ میں ہی تھا جس نے آواز دی کہ اٹھاؤ اور پھر میں ہی اٹھا کر ختلان لے گیا۔ انتی کتاب میں ہے کہ مخدوم شیخ حاجی محمد خبوشانی نے فرمایا کہ حضرت شاہِ ہمدانی ۳۴ اولیاء کی خلافت کا خرقہ رکھتے تھے جن میں سے ایک شیخ سعید حبشی صحابی حضرت رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ اور میر ملا نے خلاصۃ المناقب میں لکھا ہے کہ شاہِ ہمدانی شیخ سعید حبشی کی خدمت میں فائز ہُوئے تھے۔ آپ فرماتے کہ شیخ سعید ہر وقت دُوسری صُورت میں دیکھا جاتا ہے۔ اگر خادم ایک دن ہی میں کئی بار جاتا تو شیخ کو دوسری صورت میں دیکھتا۔ حضرت سید علی ہمدانی فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ سعید سے سُنا کہ جب حضرت آمنہ رضؓ کی حضرت عبد اللہ والدِ رسُول اکرم ؐ سے شادی ہوئی تو میں حاضر تھا۔ جب مجلس شیخ سے باہر

آیا تو اس ولایت کے اکابر سے پوچھا کہ شیخ چند سال کے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے آباؤ اجداد سے سُنا ہے کہ شیخ سعید حبشی عمرِ طویل رکھتا ہے لیکن نہیں جانتے کہ کتنے سال کے ہیں۔ لوگوں نے شاہ ہمدانی صاحب کی خدمت میں التماس کی کہ حساب کیجئے کہ ولادتِ حضرت مصطفےٰ صلعم سے اب تک کے سال ہوتے ہیں۔ تھوڑی توجہ کے بعد آپ نے فرمایا کہ ۷۸۰ سال ہوتے ہیں۔ شیخ سعید کی زبان حال سے یہ شعر لکھا ہے ؎

من بقا دارم بقا دارم بقا
چونکہ دارم این بقا ہا ازلقا

زاد العقبیٰ کی پہلی اشاعت میں مصنف کتاب جزاہ اللہ خیرا کا بہت مختصر حال درج تھا۔ چونکہ کتاب کی وقعت اس کے مصنف و مؤلف کی وقعت کے تابع ہے اس لئے میں نے شاہِ ہمدان کے محامد و مناقب حضرات متصوفین اہل سنّت کی کتابوں سے اور زیادہ کردیئے ہیں تاکہ قارئینِ کرام و ناظرین عظام کو معلوم ہوجائے کہ جامع کتاب کوئی معمولی ملا نہیں جس کی بات کو ادنےٰ ٹھوکر سے ردّ کیا جائے اور جس کی روایت کو ضعیف کہہ کر ٹال دیا جائے بلکہ مصنف ممدوح جامع علوم ظاہریہ و باطنیہ اور باقرار اکابر اہلسنت مطلع علےٰ حقائق التفاسیر والاحادیث ہیں۔ علاوہ بریں آپ سرد و گرم زمانہ چشیدہ کئی بار تمام عالم کی سیر کئے ہوئے ایک ہزار کاملین سینہ کے فیض یافتہ، صوفیوں کے نزدیک صحابی رسُول اکرم صلعم کے بلاواسطہ خلیفہ، اہل سنّت کے امام زمانہ، شیخ المشائخ طریقۂ ہمدانیہ، حقیقی اہل سنّت و الجماعت اور صوفی طریقت ہیں۔ پس اگر ایسے بزرگ کی کتاب قابلِ اعتبار نہ ہو تو پھر اور کس کی ہوگی۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان ملفوظات مقدسہ سے فیض حاصل کریں۔

اقل الخدام مرزا احمد علی امرتسری عفی عنہ

دیباچۂ مصنّف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ علیٰ ما انعمنی اولی النّعم والھمنی الیٰ مودّۃ حبیبہ جامع الفضائل والکرم الذی بعثہ رسولاً الیٰ کافۃ الامم محمّدٍ ن الامی العربی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلّم وبعد فقد قال اللہ تعالیٰ قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم اَحِبُّوا اللّٰہَ لِمَا یَغْذُوکُمْ مِنْ نِعْمَۃٍ وَّ اَحِبُّوْنِیْ لِحُبِّ اللّٰہِ وَ اَحِبُّوْا اَھْلَبَیْتِیْ لِحُبِّیْ۔ فلمّا کان مودۃ اٰل النّبیّ مسئولاً عنھا حیثُ امر اللہ تعالیٰ لِحَبِیْبِہٖ العربی بان لایسئل عن قومہ سوی المودۃ فی القربیٰ۔ وانّ ذالک سبب النّجاۃ للمحبّین وموجب وصولھم الیہ والیٰ اٰلہٖ علیھم السّلام کما قال النّبیؐ مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا حُشِرَ فی زمرتھم وایضاً قال علیہ السلام اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ فوجب علیٰ من طلب طریق الوصول ومنھج القبول محبۃ الرسولؐ و مودۃ اھل بیت البتول وھٰذہٖ لایحصل الا بمعرفۃ فضائل الہٖ علیہ السّلام وھی موقوفۃ علےٰ معرفۃ ما ورد فیھم من اخبارہ علیہ السّلام ولقد جمعتِ الاخیار فی فضائل العلماء والفقھاء اربعینات کثیرۃ ولم یجمع فی فضائل اھل البیتِ الا قلیلا فلذا وانا الفقیر الجانی سیّد علی ابن شھاب الدین العلوی الھمدانی اردت ان اجمع فی جواھر اخبارہٖ لالی اٰثارہٖ ممّا ورد فیھم مختصراً موسوماً بکتاب المودۃ فی القربیٰ تبرّکاً بالکلام القدیم کما فی مأمولی ان یجعل اللہ ذالک وسیلتی الیھ

و نجاتی بھم و طویتہ علیٰ اربعۃ عشرہ مودۃ و اللہ یعصمنی من الخبط والخلل فی القول و العمل و لم یحول قلمی الیٰ مالم ینتقل بحق محمدؐ و من اتبعہٗ من اصحاب الدول۔

ترجمۂ اردو

میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت رحم کرنے والا اور بہت مہربان ہے تمام حمد و ثنا خاص اللہ ہی کو سزاوار ہے کہ اس نے مجھ کو تمام نعمتوں سے بہتر نعمت عطا فرمائی اور اپنے حبیبؐ (جو تمام فضائل و کرامات کا جامع ہے اور جس کو خدا نے تمام اُمتوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا) محمدؐ اُمّی عربی صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی محبّت میرے دل میں ڈالی۔

امّا بعد اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى۔ "اے محمدؐ اپنی اُمت سے کہہ دے کہ میں تم سے اس تبلیغِ رسالت کا بدلہ اس کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا کہ میرے قریبیوں سے دوستی رکھنا۔" اور آنحضرتؐ نے فرمایا ہے اے لوگو! تم خدا کو دوست رکھو اس لئے کہ اس نے اپنی نعمتیں تم کو عطا فرمائیں۔ اور محبتِ خدا کے لئے مجھ سے محبت رکھو۔ اور میری محبت کے لئے میری اہلبیت کو دوست رکھو۔" پس جبکہ آلِ نبیؐ کی دوستی کی بابت سوال کیا گیا ہے اور وُہ ہم سے طلب کی گئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حکم دیا ہے کہ اپنی اُمت سے اپنے ذوی القربےٰ کی دوستی کے سوا اور کچھ طلب نہ کرے۔ اور یہ دوستی محبّوں کے لئے باعثِ نجاتِ آخرت اور آنحضرتؐ اور ان کی آل اطہار علیہم السّلام سے ملنے کا ذریعہ ہے۔

اور آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کسی قوم کو دوست رکھتا ہے وُہ قیامت کے دن انہی کے گروہ میں اُٹھے گا۔ نیز ارشاد ہے کہ آدمی اسی شخص کے ہمراہ ہوتا ہے جس کو وُہ دوست رکھتا ہو۔ اس لئے جو کوئی خدا تک پہنچنے اور اس کی جناب میں مقبول بننے کا طالب ہو اس پر واجب ہے کہ رسولؐ خدا سے محبّت رکھے اور اہلبیت بتول علیہم السّلام کی دوستی اختیار کرے۔ اور یہ بات (یعنی اہلبیت کی دوستی) آنحضرتؐ کے آل اطہار کے فضائل کی شناخت کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور یہ امر (یعنی فضائل کی شناخت)

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان حدیثوں کے جاننے پر موقوف ہے جو ان حضرات علیہم السّلام کے باب میں وارد ہوئی ہیں۔ اور بہت سے نیکوں نے فضائلِ علماء وفقہاء میں بہت سی چہل حدیثیں جمع کی ہیں۔ حالانکہ فضائلِ اہلبیت علیہم السلام میں بہت کم کتابیں تیار ہوئیں۔ اس لئے بندۂ فقیر گنہگار سید علی بن شہاب الدین علوی ہمدانی نے ارادہ کیا کہ آنحضرتؐ کے جواہرِ اخبار اور لآلی آثار میں سے جو اہلبیتؑ اطہار کی شان میں وارد ہوئی ہیں چند حدیثیں ایک مختصر کتاب میں جمع کروں اور بہ طلب برکت کلامِ قدیم (قرآن مجید) اس کا نام کتاب المودّة فی القربیٰ رکھا۔ چنانچہ مجھ کو امید ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کو ان حضرات علیہم السلام سے میرے ملاقاتی ہونے کا وسیلہ بنائے گا اور ان کے ذریعہ سے مجھ کو نجات عطا فرمائے گا۔ اور میں نے چودہ مودتوں پر اس کتاب کو تقسیم کیا ہے۔ اور خدا مجھ کو واسطۂ محمدؐ اور ان حضرات کا جو اصحاب دول میں سے آنحضرتؐ کے پیرو ہیں، قول اور فعل میں لغزش اور خلل سے محفوظ رکھے اور میرے قلم کو اس کلام کے تحریر کرنے کی طرف نہ پھیرے جو آنحضرتؐ سے منقول نہیں؛

المودة الاولیٰ فی سیدنا وصفینا ومولٰنا محمّد المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

پہلی مودت ہمارے سردار اور برگزیدہ اور آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائل میں؛

(۱) عن مطلب ابن ابی وداعة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انا محمّدؐ ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرھم ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیرھم ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیرھم فانا خیرکم بیتاً وخیرکم قبیلاً وخیرکم نسبًا۔ مطلب بن ابی وداعہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے لوگو میں محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے خلقت کو پیدا کیا۔ پس مجھ کو بہترین مخلوقات (انسان) میں رکھا۔ پھر ان کو قبیلہ قبیلہ بنایا۔ پس مجھ کو سب سے بہتر قبیلے میں رکھا۔ پھر ان کو خاندانوں میں تقسیم کیا۔ پس مجھ کو سب سے بہتر خاندان میں رکھا۔ الغرض میں بلحاظ خاندان تم سب سے بہتر ہوں اور بلحاظ قبیلے کے تم سب سے بہتر ہوں۔

اور نسب کی رُو سے تم سب سے بہتر ہوں۔

(۲) وعن ابی موسٰی الاشعری قال قال رسولؐ اللہ انا احمدؐ وانا محمدؐ وانا العاشر وانا العاقب وانا المقفی ونبی الرحمۃ ونبی الملحمۃ۔ اور ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا میں احمدؐ ہوں، اور میں محمدؐ ہوں اور میں حاشر (اپنی اُمّت کے لوگوں کو اپنے پیچھے جمع کرنے والا) ہوں۔ اور میں عاقب (یعنی سب پیغمبروں کے بعد آنے والا) ہوں۔ اور میں مقفی یعنی سب پیغمبروں سے پیچھے دُنیا میں آنے والا اور پیغمبرؐ رحمت ہوں۔ اور جہاد کرنے والا نبی ہوں۔

(۳) وعن ابی الطفیل عامر بن واثلۃ قال قال رسولؐ اللہ انا محمدؐ و انا احمدؐ و الفاتح والخاتم وابو القاسم والحاشر والعاقب وطٰہٰ ویٰسٓ و الماحی۔ اور ابوطفیل عامر بن واثلہ سے مروی ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ میں محمدؐ ہوں اور میں احمدؐ ہوں اور فاتح یعنی فتح کرنے والا اور خاتم یعنی ختم نبوّت کرنے والا اور ابوالقاسمؐ اور حاشر اور عاقب اور طٰہٰ (طاہر) اور یٰسٓ اور ماحی یعنی کفر و آثار کفر کو مٹانے والا ہوں۔

(۴) وعن ابی سعید خدری قال قال رسولؐ اللہ انا النبی ولاکذب انا ابن عبد المطلب انا اعرب العرب ولدت فی قریش ونشأت فی بنی سعد۔ اور ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میں پیغمبرؐ خدا ہوں اور اس میں ذرا جھوٹ نہیں ہے۔ میں عبدالمطلب کا فرزند ہوں میں تمام عرب سے زیادہ ترفصیح زبان ہوں۔ میں قبیلۂ قریش میں پیدا ہُوا اور قبیلۂ بنی سعد میں مَیں نے پرورش پائی۔

(۵) وعن واثلہ بن اسقع قال قال رسولؐ اللہ ان اللہ اصطفٰے کنانۃ من ولد اسمٰعیلؑ واصطفٰے قریشاً من کنانۃ واصطفٰے من بنی قریش بنی ھاشم واصطفانی من بنی ھاشم وروی ان اللہ تعالیٰ اصطفٰے من ابراھیمؑ اسمٰعیلؑ واصطفٰے من ولد اسمٰعیلؑ بنی کنانۃ۔الخ اور واثلہ بن اسقع سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اولادِ اسمٰعیلؑ میں سے

ف ولدتنی۔

بنی کنانہ کو منتخب کیا۔ اور بنی کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو منتخب کیا۔ دوسری روایت کے موافق ترجمہ: اولادِ ابراہیمؑ میں سے اسمٰعیلؑ کو منتخب کیا اور اولادِ اسمٰعیلؑ میں سے ......الخ

(۶) وعن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم انا سید ولد اٰدم یوم القیامۃ و اوّل من ینشق عنہ القبر واوّل شافعٍ و اوّل مشفعٍ۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن اولادِ آدمؑ کا سردار ہوں گا۔ اور میں وُہ شخص ہوں جس کی قبر سب سے پہلے شق ہوگی۔ اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

(۷) وعنہ قال قال رسولؐ اللہ نحن الاٰخرون من الدنیا و الاولون یوم القیامۃ المقضی بھم قبل الخلائق۔ نیز ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ ہم دنیا میں سب (پیغمبروں) سے پیچھے آنے والے ہیں اور قیامت کے دن سب سے اوّل ہوں گے کہ تمام مخلوق سے پہلے ہمارا حساب فیصل کیا جائے گا (یعنی سب سے پہلے ہم جنّت میں جائیں گے)

(۸) وعن انسؓ قال قال رسولؐ اللہ انا اکثر الانبیاء اتباعًا یوم القیامۃ و انا اوّل من یقرع باب الجنۃ فاستفتح فیقول الخازنُ من انت فاقول انا محمدؐ فیقول بك اُمرتُ ان لا افتح احدًا قبلك۔ اور انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن میرے پَیرو سب پیغمبروں کے پَیروؤں سے زیادہ تر ہوں گے۔ اور میں ہی سب سے پہلے جنّت کے دروازے کو کھٹکھٹاؤں گا اور دروازہ کھولنے کی درخواست کروں گا۔ تب خازنِ جنّت کہے گا کہ تو کون ہے؟ میں جواب دُوں گا کہ میں محمدؐ ہوں۔ تب وُہ کہے گا کہ مجھ کو تیرے ہی سبب حکم دیا گیا ہے کہ تجھ سے پہلے کسی کے واسطے جنّت کا دروازہ نہ کھولوں۔

(۹) وعن عائشۃؓ قالت قال رسولؐ اللہ انا سید ولد اٰدمؑ ولا فخر اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور میں فخر نہیں کرتا۔

(۱۰) وعن عرفجه قال قال رسُول اللہ انا سیف الاسلام او سابق الاسلام اور عرفجہ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میں اسلام کی تلوار ہوں یا بروایتے دیگر میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہوں۔

(۱۱) وعن ابی هریرۃؓ قال قال رسُول اللہ بُعِثْتُ بجوامع الکلم ونصرتُ بالرعب۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسُولؐ خدا نے فرمایا کہ میں جوامع الکلم یعنی قرآن شریف کے ساتھ مبعوث ہُوا ہوں اور رُعب سے مجھ کو مدد دی گئی ہے۔

(۱۲) وعن انسؓ قال قال رسُول اللہ انا سابق ولد آدمؑ۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میں بنی آدمؑ میں سے سب سے سابق (پہلا) ہوں۔

(۱۳) وعن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسُول اللہ انا معاشر الانبیاء یضاعف لنا البلاء کما یضاعف لنا الاجر کان نبیٌ من الانبیاء یبتلی بالقتل حتیٰ یقتل وانهم کانوا یفرحون بالبلاء کما تفرحون بالرخاء۔ اور ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسُولؐ خدا نے فرمایا کہ ہم پیغمبروں کے گروہ کے لئے بلائیں مضاعف (دوچند) ہوتی ہیں جیسا کہ اجر و ثواب ہمارے لئے مضاعف ہوتا ہے۔ اور بعض پیغمبر قتل کی بلا میں مبتلا ہوتے تھے یہاں تک کہ قتل کئے جاتے تھے۔ اور وُہ (پیغمبر) بلاؤں سے ایسے خوش ہوتے تھے جیسے تم لوگ خوشحالی اور فارغبالی سے خوش ہوتے ہو۔

(۱۴) وعن ابی هریرۃؓ قال قال رسُول اللہ انا معاشر الانبیاء لا نشهد علیٰ جورٍ ولو کنت مفضلاً احداً علیٰ احدٍ لاثرت بالبنات یضعفهنّ وقلّة حیلتهنّ۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسُولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ ہم پیغمبروں کا گروہ ظلم و ستم پر گواہی نہیں دیتا۔ اور اگر میں ایک کو دُوسرے پر فضیلت دینے والا ہوتا تو میں لڑکیوں کو ان کے ضعف اور کمی حیلہ و تدبیر کے باعث ترجیح دیتا۔

(۱۵) وعن عائشةؓ قالت قال رسُول اللہ انی لاعرفکم باللہ واشدّکم

خشیۃً۔ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ میں تم سب سے بڑھ کر خدا کا پہچاننے والا اور تم سب سے زیادہ اس سے خوف کرنے والا ہوں۔

(۱۶) وعن ابی ھریرۃؓ قال قالوا یا رسولؐ اللہ متیٰ وجبت لک النبوۃ قال وجبت لی وادمؑ بین الروح والجسد۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ نبوت آپ کے لئے کب لازم کی گئی تھی؟ فرمایا اس وقت لازم کی گئی تھی جبکہ آدمؑ رُوح اور بدن کے درمیان تھے (یعنی ابھی رُوح بدن میں داخل نہ ہوئی تھی)

(۱۷) وعن جابرؓ قال قال رسولؐ اللہ ان اللہ بعثنی بتمام محاسن الاخلاق وکمال محاسن الافعال۔ اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھ کو تمام پسندیدہ اخلاق اور سب نیک افعال سے کامل کر کے مبعوث کیا ہے۔

(۱۸) وعن ابی ھریرۃؓ قال قال رسولؐ اللہ انی رایت الانبیاء فانا شبیہ ابراھیمؑ۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا ہے، کہ میں نے سب پیغمبروں کو دیکھا پس میں ابراہیم علیہ السلام سے مشابہ ہوں۔

(۱۹) وعن جابرؓ قال قال رسولؐ اللہ اتخذ اللہُ ابراھیمؑ خلیلا وموسیٰؑ نجیًّا واتخذنی حبیبًا ثم قال وعزّتی وجلالی لاُوثرنّ حبیبی علےٰ خلیلی ونجیّی۔ اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل مقرر کیا، اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کو اپنا نجی یعنی راز دار۔ اور مجھ کو اپنا حبیبؐ بنایا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ مجھ کو اپنی عزّت وجلالت کی قسم ہے کہ میں اپنے حبیبؐ کو اپنے خلیل اور نجی پر ضرور ترجیح دوں گا۔

(۲۰) وعن امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب عن رسولؐ اللہ انّہ قال خرجتُ مِن نکاح ولم اخرج من سفاح الجاھلیۃ من لدن اٰدمؑ الی ان ولدنی ابی وامی ولم یصبنی من سفاح الجاھلیۃ شیئٌ۔ اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں اور زمانہ جاہلیت کی زنا سے

پیدا نہیں ہُوا۔ آدمؑ سے لے کر اس وقت تک کہ میں اپنے باپ اور ماں کے ہاں پیدا ہُوا۔ اور زمانہ جاہلیت کی زنا کاری ذرا بھر بھی مجھ کو نہیں پہنچی ۔

(۲۱) وعن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول ؐ اللہ فضلت علی الانبیاء بستۃٍ اُعطیت بجوامع الکلم و نُصرتُ بالرعب و احلت لی الانعام وجعلت لی الارض مسجداً وطھوراً و اُرسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبوّۃ ۔ اور ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسُولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ مجھ کو چھ چیزوں سے تمام پیغمبروں پر فضیلت دی گئی ہے ۔ مجھؐ کو جوامع الکلم یعنی قرآن عطا ہُوا ۔ اور رعب سے مدد دی گئی ۔ اور چوپائے میرے لئے حلال کئے گئے ۔ اور زمین میرے لئے مسجد اور طاہر کرنے والی مقرر کی گئی ۔ اور مجھؐ کو تمام مخلوق کا پیغمبر بنا کر بھیجا گیا ۔ اور مجھؐ پر نبوت ختم ہوئی ۔

(۲۲) وعن انسؓ قال قال رسولؐ اللہ فُضّلتُ علی الناس باربعٍ بالسّخاء والشجاعۃ وکثرۃ الجماع وشدۃ البطش ۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ رسُولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ مجھ کو چار باتوں میں سب آدمیوں پر فضیلت دی گئی ہے سخاوت میں ، شجاعت میں ، کثرت جماع میں ، سختی سے حملہ کرنے میں ۔

(۲۳) وعن ابن عباسؓ جلس ناس من اصحاب رسولؐ اللہ وقد سمعھم یتذاکرون قال بعضھم ان اللہ اتخذ ابراھیمؑ خلیلاً و قال اٰخر فموسیٰؑ کلم اللہ تکلیماً وقال اٰخر فعیسیٰؑ کلمۃ اللہ وروحہٗ وقال اٰخر اٰدمؑ اصطفاہ اللہ فخرج صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم وسلّم وقال سمعتُ کلامکُم وعجبکم انّ ابراھیمؑ خلیل اللہ وھوکذالک وموسیٰؑ نجی اللہ وھوکذالک وعیسیٰؑ روح اللہ وکلمتہٗ وھوکذالک واٰدمؑ اصطفاہ اللہ وھوکذالک الا وانا حبیب اللہ ولا فخر وانا صاحب لواء الحمد یوم القیامۃ تحتہ اٰدمؑ ومن دونہ ولا فخر و انا اول شافع و اوّل مُشفّعٍ یوم القیامۃ ولا فخر و اول من یحرك باب الجنّۃ فیفتح اللہ لی فادخلھا و معی فقراء المومنین و لا فخر و انا اکرم الاولین و الاٰخرین علی اللہ ولا فخر ۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ اصحاب رسُولؐ خدا کی ایک جماعت بیٹھی تھی اور آنحضرتؐ نے اُن کو باتیں کرتے سُنا ۔ ایک نے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے ابراہیمؑ

کو اپنا خلیل بنایا۔ اور دُوسرے نے کہا کہ حضرت موسےٰؑ سے خدا ہمکلام ہُوا۔ ایک اور بولا کہ عیسےٰؑ کلمۂ خدا اور اس کی رُوح ہے۔ ایک اور نے کہا کہ اللہ تعالےٰ نے آدمؑ کو منتخب کیا۔ اصحاب کی یہ باتیں سُن کر حضرتؐ باہر تشریف لائے اور ان کو سلام کیا اور فرمایا میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا متعجب ہونا سُنا کہ ابراہیمؑ خلیل خدا ہیں اور وُہ بے شک ایسے ہی ہیں۔ اور موسےٰ علیہ السّلام سے خدا نے کلام کیا یعنی وُہ خدا کے راز دان ہیں اور بے شک اسی طرح ہے۔ اور عیسےٰؑ رُوح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں، اور ایسا ہی ہے۔ اور آدم علیہ السّلام کو خدا نے منتخب کیا اور ایسا ہی ہے۔ (اے صحابہ!) آگاہ ہو میں حبیب خدا ہوں اور میں فخر نہیں کرتا۔ اور میں قیامت کے دِن عَلَم حمد کا مالک ہوں گا۔ جس کے نیچے آدم علیہ السّلام اور دیگر پیغمبر ہوں گے اور مَیں فخر نہیں کرتا۔ اور مَیں وُہ شخص ہوں۔ جو قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کرے گا۔ اور جس کی شفاعت سب سے پہلے قبول ہوگی۔ اور مَیں فخر نہیں کرتا۔ اور مَیں وُہ شخص ہوں جو سب سے پہلے جنّت کا دروازہ ہلائے گا اور اللہ میرے لئے اس کو کھول دے گا تب میں اس میں داخل ہوں گا اور میرے ساتھ محتاج مومنین ہوں گے اور مَیں فخر نہیں کرتا۔

(۲۴) وعن سُلطان الاولیاء علی علیہ السّلام قال قال رسُولؐ اللہ انا اھل البیت فقد اذھب اللہ عنّا الفواحش ماظھر منھا وما بطن۔ اور سُلطانِ اولیاء علیؑ سے روایت ہے کہ رسُولؐ خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم اہلبیت ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے تمام ظاہری اور باطنی فواحش اور قبائح کو ہم سے دُور کر دیا ہے۔

(۲۵) وعن عایشہؓ قالت قال رسُولؐ اللہ بُنِیَتْ اجسامُنا علی ارواح اھل الجنّت و اُمِرَتِ الارضُ ما کان منا ان تبتلعہ۔ اور عائشہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا ہے کہ ہمارے جسم بہشتیوں کی رُوحوں پر بنائے گئے ہیں اور زمین کو حکم دیا گیا ہے کہ جو (بول و براز) ہم سے خارج ہو اس کو نگل جایا کرے۔

(۲۶) وعن انسؓ قال لم یکن رسُولؐ اللہ فحاشًا ولا لعانا ولا سبّابًا

اور انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسولؐ خدا بدکلامی نہ کرتے تھے اور نہ (بے وجہ) لعنت کرتے تھے نہ گالی دیتے تھے۔

(۲۷) وعن ابی ھریرۃؓ قال قیل لرسولؐ اللہ اُدعُ علی المشرکین فقال ما بُعِثتُ لعانًا وانّما بُعِثتُ رحمۃً۔ ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ کسی نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ مشرکوں کے لئے بد دُعا کیجئے۔ فرمایا میں لعنت کرنے کے لئے مبعوث نہیں ہُوا بلکہ فقط رحمت کے لئے مبعوث ہُوا ہوں۔

(۲۸) وعن انسؓ قال کانت اَمَۃٌ من اماءِ اھل المدینۃ تاخذ بید رسولؐ اللہ فتنطلق بہ حیث شاءت وسئلت۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ اہلِ مدینہ کی کوئی کنیز آتی تھی اور آنحضرتؐ کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی تھی جاتی تھی (یعنی آنحضرتؐ نہایت خلیق اور حلیم تھے)

(۲۹) وعن عائشۃؓ قالت ما کان رسولؐ اللہ یصنع فی بیتہ کان یکون مھنۃ اھلہ۔ اور عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسولؐ خدا جو چیز اپنے گھر میں بناتے تھے، وُہ آپ کے گھر والوں کے استعمال میں آتی تھی۔

(۳۰) وعنھا قالت ما خُیّر رسولؐ اللہ بین امرین قطّ الا اخذ ایسرھما مالم یکن اِثمًا فان کان اثمًا کان ابعد الناس منہ وما انتقم رسولؐ اللہ لنسفہ فی شیءٍ قطّ الا ان ینتھک حرمۃ اللہ فینتقم للہ بھا وقالت ما ضرب رسولؐ اللہ شیئًا قط بیدہ ولا امرءۃً ولا خادمًا الا ان یجاھد فی سبیل اللہ۔ اور عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب کبھی آنحضرتؐ کو دو کاموں میں سے کسی ایک کام کو پسند کرنے کا اختیار دیا جاتا تھا تو آپ دونوں میں سے زیادہ تر آسان اور سہل کام کو اختیار فرماتے تھے۔ جبکہ اس کام کا کرنا گناہ نہ ہو۔ اور اگر گناہ ہوتا تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس کام سے بچتے اور پرہیز کرتے تھے۔ اور حضرتؐ نے اپنے نفس کی خاطر کبھی کسی معاملے میں کسی شخص سے بدلا نہیں لیا۔ مگر ہاں جب کوئی حُرمتِ خدا کی ہتک کرتا تو خدا کے واسطے اس ہتکِ حُرمت کے عوض میں اس سے بدلا لیتے تھے۔ نیز عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے اپنے ہاتھ سے نہ تو کبھی کسی عورت کو مارا اور نہ کسی خدمت گار کو سوا اُس وقت کے جبکہ راہِ خدا میں جہاد کرتے تھے۔

(۳۱) وعن انسؓ قال کان رسول اللہ اذا صافح الرجل لا ینزع یدہ حتیٰ یکون ھوالذی یصرف وجھہ ولم یرث مقدماً رکبتیہ بین یدی من جلس لہٗ۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا جب کسی شخص سے مصافحہ کرتے تھے تو اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے جُدا نہ کرتے تھے جب تک کہ وُہ شخص اپنا رُخ نہ پھیر لیتا تھا۔ اور کبھی کسی ہمنشین کے آگے گھٹنے بڑھا کر نہیں بیٹھے۔

(۳۲) وعن عائشہؓ قالت انّ رسول اللہ ما کان یدخر شیئاً لغدٍ۔ بی بی عایشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسالتمآبؐ اگلے روز (کل) کے لئے کچھ بچا کر نہ رکھتے تھے۔

(۳۳) وعن عبد اللہ بن الحارث بن حر قال ما رأیت احداً اکثر تبسماً من رسول اللہ۔ اور عبد اللہ بن حارث بن حرؓ نے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے زیادہ کسی کو مُسکرانے والا نہیں دیکھا۔

(۳۴) وعن عبد اللہ بن سلام قال کان رسول اللہ اذا جلس یحدث بکثیر ان یرفع طرفہ الی السماء۔ اور عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا جب بیٹھتے تھے تو بات کرنے میں اپنی آنکھ اکثر آسمان کی طرف اٹھائے رکھتے تھے۔

(۳۵) وعن عکرمہ عن ابن عباسؓ قال بعث رسول اللہ لاربعین سنۃ مکث بمکۃ ثلث عشر سنۃ بعد مایوحیٰ الیہ ثم اُمِرَ بالھجرۃ فھاجر الی المدینۃ فمکث بھا وبعد عشر سنین مات وھو ابن ثلث وستین سنۃ صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم۔ اور عکرمہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسولؐ خدا چالیس سال کی عمر میں پیغمبری پر مبعوث ہُوئے اور وحی نازل ہونے کے بعد تیرہ برس مکہ معظمہ میں مقیم رہے۔ پھر خدا کی طرف سے ہجرت کرنے کا حکم ہُوا اور حضرتؐ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ اور دس برس وہاں رہے۔ اور تریسٹھ برس کے سن میں اس عالمِ فانی سے رحلت فرمائی۔ صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم۔

قال المصنّف اعلم یا اخی انّ فضائل رسول اللہ اکثر من ان یحصیٰ او یعدّ و ما ذکر کان اقل من القلیل واللہ موفق بمودۃ علیہ الصّلوٰۃ والتحیّۃ والسّلام وعلی الہ الکرام۔ مصنفؒ فرماتے ہیں اے بھائی معلوم رہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائل اس قدر ہیں کہ شمار و حساب میں نہیں آسکتے۔ اور یہ جو کچھ مذکور ہُوئے

کمتر سے کمتر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ والسلام وعلےٰ آلہ الکرام کی دوستی کی توفیق دینے والا ہے۔

المودة الثانية فى فضائل اهل البيت جلة عليه السّلام

دُوسری مودت تمام اہلِ بیت علیہم السّلام کے فضائل میں

(۱) عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت هٰذه الاٰية "ندع ابناءنا وابناكم" الخ دعىٰ رسُول اللہ علیاً وفاطمة وحسناً وحسيناً فقال اللّٰهم هٰؤلاء اهلبيتى۔ سعد بن ابو وقاص سے مروی ہے کہ جب آیۂ ندع ابناءنا وابنا ئکم ونساء نا ونسا ئکم وانفسنا وانفسکم یعنی آیۂ مباہلہ نازل ہوئی تو آنحضرت ؐ نے علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو بُلایا اور فرمایا اے خدا یہ میرے اہلبیتؑ ہیں۔

(۲) وعن سعد بن معاذ قال قال رسُول اللہ لى يوماً وقد انصرف من الخندق يا سعد ان اللہ اطلع على الارض فاختارنى منها وعلياً وفاطمةؑ والحسنؑ والحسينؑ وانا نذير هٰذه الامة وعلىؑ هاديها۔ اور سعد بن معاذ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خندق سے مراجعت فرما کر ایک دن مجھ سے فرمایا اے سعد! اللہ تعالےٰ نے زمین کی طرف نگاہ کی پس اس سے مجھ کو اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو منتخب کیا۔ اور میں اس اُمّت کا نذیر یعنی عذابِ خدا سے ڈرانے والا ہوں اور علیؑ اس اُمّت کا ہادی یعنی راہِ خدا دکھلانے والا ہے۔

(۳) وعن جابرؓ قال كان رسُول اللہ يقول توسلوا بمحبتنا الى اللہ تعالىٰ واستشفعوا بنا فان بنا تكرمون وبنا تحيون وبنا ترزقون فاذا غاب منا غائبٌ فمحبونا امنائنا غداً كلهم فى الجنة۔ اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسُولِ خدا فرمایا کرتے تھے کہ اے لوگو ہماری محبّت کو اللہ تعالیٰ کی طرف اپنا وسیلہ بناؤ اور ہماری شفاعت طلب کرو۔ کیونکہ ہمارے ہی سبب سے تمہارا اکرام کیا جاتا ہے، اور ہمارے ہی سبب سے تم کو زندگی عطا ہوتی ہے اور ہمارے ہی سبب سے تم کو رزق دیا جاتا ہے۔ پس جب ہم میں سے کوئی غائب ہونے والا غائب ہو تو ہمارے محب ہمارے امین ہیں۔ وہ سب کے سب کل قیامت کے دن جنت میں ہوں گے۔

(۴) وعن ابى رياح مولىٰ اُم سلمةؓ قال قال رسُول اللہ لو علم اللہ تعالىٰ فى

الارض عباداً اکرم من علیؑ وفاطمۃؑ والحسنؑ والحسینؑ لامرنی فی ان اباھل بھم ولکن امرنی بالمباھلۃ مع ھٰؤلاء وھم افضل الخلق فغلبت بھم النصاریٰ۔ اور ابو ریاح غلام اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ رُوئے زمین پر ایسے بندوں کو جانتا جو علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ علیہم السلام سے افضل اور بہتر ہوں تو ضرور مجھ کو حکم دیتا کہ میں ان کو اپنے ہمراہ لے کر (نصاریٰ سے) مباہلہ کروں۔ مگر اللہ تعالےٰ نے مجھ کو حکم دیا کہ ان ہی چاروں کو کہ یہی چاروں تمام مخلوق سے افضل ہیں اپنے ساتھ لے کر مباہلہ کروں۔ پس میں ان کے سبب نصاریٰ پر غالب ہُوا۔

(۵) وعن محمد بن حنفیۃ عن ابیہ علیہ السلام قال انی لنائم یوماً اذ دخل رسولؐ اللہ فنظر الیّ وحرّکنی برجلہ وقال لی قم یفدی بکؑ ابی و امی فانّ جبرئیل اتانی فقال لی بشّر ھٰذا بانّ اللہ تعالیٰ جعل الائمّۃ من وُلدہٖ وانّ اللہ تعالیٰ لغفرلہٗ ولذریتہٖ ولشیعتہٖ ولمحبیہٖ وانّ من طعن علیہ ویجبس حقہٗ فھو فی النار۔ اور محمد بن حنفیہ نے اپنے والد ماجد علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں ایک دن سو رہا تھا کہ اسی اثنا میں رسولِؐ خدا وہاں تشریف لائے۔ پس میری طرف نگاہ کی اور پائے مُبارک سے مجھ کو ہلایا اور مجھ سے فرمایا اے علی اُٹھو تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ اے محمدؐ تم اس (علیؑ) کو یہ خوشخبری دو کہ اللہ تعالےٰ نے امام اس کی اولاد میں مقرر کئے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس کو اور اس کی ذرّیت (اولاد) اور اس کے شیعوں اور محبّوں کو بے شک بخش دیا ہے۔ اور جو کوئی اس پر طعن کرے اور اس کے حق کو ضبط کرے وُہ جہنّم میں جائے گا۔

(۶) وعن ابن عباسؓ قال قال رسولؐ اللہ انا اوّل الناس شافعاً ثم علیؑ ثمّ ذریتیؑ ثم محبو بنا ید خلون الجنّۃ بغیر حساب لایسئلون عن ذنبھم بعد المعرفۃ والمحبّۃ۔ اور ابن عبّاسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن میں سب سے پہلے اپنی اُمّت کی شفاعت کروں گا۔ پھر علیؑ پھر میری اولاد علیہم السلام، پھر ہمارے محب۔ وُہ بے حساب جنّت میں داخل ہوں گے اور ہماری معرفت

اور محبّت کے بعد ان سے ان کے گناہوں کی پرسش نہ ہوگی۔

(۷) وعن خالد بن معدان قال قال رسولؐ اللہ من احبّ انّ یمسی فی رحمۃ اللہ و ان یصبح فی رحمۃ اللہ علیہ فلا یدخلنّ بقلبہ شکٌّ بان ذریّتی افضل الذریات و وصیّی افضل الاوصیاء۔ اور خالد بن معدان سے مروی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چاہے کہ رحمتِ خدا میں شام کرے، اور رحمتِ خدا میں صبح کرے (یعنی صبح و شام رحمتِ خدا اس کے شاملِ حال رہے) پس اس امر کی بابت اس کے دل میں کسی طرح کا شک ہرگز داخل نہ ہو کہ میری ذریت طاہرہ سب ذریتوں سے افضل ہے اور میرا وصیؑ تمام اوصیاء سے بہتر اور برتر ہے۔

(۸) وعن علیؑ قال قال رسولؐ اللہ توضع یوم القیٰمۃ منابر حول العرش لشیعتی و شیعۃ اھل بیتی المخلصین فی ولایتنا ویقول اللہ تعالیٰ ھلموا یا عبادی انشر علیکم کرامتی فقد اوذیتم فی الدنیا۔ اور امیر المومنین علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن میرے اور میرے اہلبیت علیہم السلام کے شیعوں کے لئے جو ہماری ولایت میں مخلص ہوں گے، عرش کے گرد منبر رکھے جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا "اے میرے بندو آؤ میں اپنی کرامت کو تم پر ڈالوں (یعنی اپنی کرامت و رحمت سے تم کو نہال و خوشحال کروں) کہ دُنیا میں تم نے ایذا سہی ہے"۔

(۹) وعنہ علیہ السلام قال قال رسولؐ اللہ یا علیؑ خُلقتُ من شجرۃ و خُلقتَ منھا۔ وانا اصلھا وانت فرعھا والحسنؑ والحسینؑ اغصانھا و محبونا اوراقھا فمن تعلق بشیٔ منھا ادخلہ اللہ الجنۃ۔ نیز اسی جنابؑ سے مروی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا اے علیؑ میں ایک درخت سے پیدا کیا گیا ہوں اور تم بھی اسی درخت سے پیدا کئے گئے ہو۔ میں اس درخت کی اصل ہوں اور تم اس کی فرع ہو اور حسنؑ اور حسینؑ اس کی شاخیں ہیں اور ہمارے محب اس کے پتے ہیں۔ پس جو کوئی اس درخت کے کسی حصّہ میں لٹک جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا

(۱۰) وعنہ علیہ السلام ایضاً قال قال رسولؐ اللہ من احب ان یتمسک بالعروۃ الوثقی فلیتمسک بحبّ علیؑ ابن ابی طالب واھلبیتی۔ نیز جناب

امیر المومنینؑ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی عروۃ الوثقیٰ یعنی مضبوط رسے کو پکڑنا چاہے اس کو چاہئے کہ علیؑ ابن ابی طالب اور میرے اہلبیت علیہم السلام کی محبت کو مضبوط کر کے پکڑے۔

(۱۱) وعن ابن عباسؓ قال قال رسولؐ اللہ انا میزان العلم و علیؑ کفتاہ و الحسن والحسین خیوطہٗ والفاطمۃ علاقتہٗ والائمۃ من بعدی عمودہٗ یوزن اعمال المحبین لنا والمبغضین علینا۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا ہے کہ میں علم کی ترازو ہوں اور علی اس کے دونوں پلڑے اور حسنؑ اور حسینؑ اس کی ڈسیں (ڈوریاں) اور فاطمہؑ اس کا علاقہ یعنی چوٹی ہے۔ اور آئمۂ طاہرین جو میرے بعد ہوں گے اس ترازو کا ستون ہیں۔ اس میں ہمارے دوستوں اور دشمنوں کے اعمال تولے جائیں گے۔

(۱۲) وعن انسؓ قال قال رسولؐ اللہ انا معشر بنی مطلب سادۃ اھل الجنۃ انا و علیؑ وحمزۃؓ وجعفرؓ والحسنؑ والحسینؑ والمھدی علیہم السلام۔ اور انس سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ ہم اولادِ مطلب کا گروہ بہشت والوں کے سردار ہیں یعنی میں اور علیؑ اور حمزہؓ اور جعفر اور حسنؑ اور حسینؑ اور مہدی علیہم السلام۔

(۱۳) وعن ابی رافع قال قال رسولؐ اللہ ان آل محمدٍ لایحل لھم صدقۃٌ وانّ موالی القوم المومنین منھم۔ اور ابو رافع سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ آل محمدؐ کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔ اور قوم مومنین کے حاکم اور سردار ان ہی میں سے ہوں گے۔

(۱۴) وعن حذیفۃؓ وابن عمر قالا قال رسولؐ اللہ اوّل نساء العالمین خدیجۃؓ بنت خویلد واول من اشفع یوم القیامۃ اھلبیتی ثم الاقرب فالاقرب ثم الانصار ثم من آمن بی واتبعنی ثم اھل الیمن ثم سائر العرب ثم الاعاجم ومن اشفع لہٗ اوّلاً فھو افضل۔ اور حذیفہؓ یمانی اور ابن عمرؓ دونوں سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ تمام عالم کی عورتوں میں سب سے پہلے خدیجہؓ بنت خویلد مجھ پر ایمان لائی۔ اور قیامت کے دن سب سے پہلے جن کی میں شفاعت کروں گا وہ میرے اہلبیتؑ ہیں۔ پھر درجہ بدرجہ اپنے قریبیوں کی، پھر انصار کی پھر ان لوگوں کی

جو مجھ پر ایمان لائے اور میری متابعت کی۔ پھر اہلِ یمن کی۔ پھر باقی اہل عرب کی۔ پھر اہلِ عجم[1] کی اور جس کی میں پہلے شفاعت کروں گا وُہ سب سے افضل ہے (یعنی میرے اہلبیتؑ)

(۱۵) ومن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسولؐ اللہ انی تارکٌ فیکم الثقلین کتاب اللہ حبلٌ ممدودٌ من السماء الی الارض وعترتی اہلبیتی لن یفترقا حتیٰ یردا علی الحوض۔ ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اے لوگو میں تمہارے درمیان دو گراں بہا چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ ایک کتاب خدا (قرآن) جو کہ آسمان سے زمین تک ایک پھیلی ہوئی رسی ہے۔ دوسرے میری اہلبیتؑ وعترتِ اطہار علیہم السّلام۔ یہ دونوں ایک دُوسرے سے ہرگز جُدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر میرے پاس دونوں وارد ہوں۔

(۱۶) وعن ابن مسعود قال قال رسولؐ اللہ حُبُّ آل محمدٍؐ یوماً خیرٌ مّن عبادۃ سنۃٍ ومَن مات علیہ دخل الجنۃ۔ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک دن آل محمدؐ کی محبّت رکھنا ایک برس کی عبادت سے بہتر ہے اور جو کوئی اس محبّت پر مرے گا وُہ جنّت میں داخل ہوگا۔

(۱۷) وعن علی علیہ السّلام قال قال رسولؐ اللہ مثل اہلبیتیؑ کمثل سفینۃ نوحؑ من تعلّق بہا نجی ومن تخلّف عنہا دخل فی النار۔ اور علی علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جناب رسُول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری اہلبیتؑ کی مثال کشتیٔ نوحؑ کی مانند ہے کہ جو کوئی اس میں چڑھ گیا وُہ نجات پا گیا اور جس نے اس سے روگردانی کی وہ جہنّم میں داخل ہُوا۔ (اسی طرح جو کوئی اس کشتیٔ اہلبیتؑ سے متعلق ہوگا نجات پائے گا اور جو کوئی روگردانی اور مخالفت کرے گا وُہ دوزخ میں جائے گا)

(۱۸) وعنہ علیہ السّلام قال قال رسولؐ اللہ اربعٌ انا اشفع لہم یوم القیامۃ المکرم لذریتی والقاضی لہم حوائجہم والساعی لہم فی امورہم عند ما اضطرّوا الیہ والمحبّ لہم بقلبہ ولسانہ۔ نیز انہی حضرتؑ سے روایت ہے کہ رسُول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں قیامت کے دن چار قسم کے شخصوں کی شفاعت کروں گا (۱) جو میری اولاد کی تعظیم وتکریم کرے (۲) جو ان کی حاجتوں اور

[1] عجم سے عرب کے سوا تمام دنیا مراد ہے۔ ۱۲

ضرورتوں کو پُورا کرے ۔ (۳) جو ان کے امور میں سعی و کوشش کرے جبکہ وُہ اس کی طرف مضطر ہوں ۔ (۴) جو دل اور زبان سے ان کو دوست رکھے ۔

(۱۹) وعنہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ لیس فی القیامۃ راکبٌ غیر اربعۃ قال فقام رجلٌ الیہ من الانصار فقال فداك ابی و اُمّی یارسول اللہ انت ومَن قال انا علیٰ ناقۃ البراق واخی صالح علیٰ ناقۃ التی عقرت وعمی حمزۃ علیٰ ناقۃ الغضباء واخی علیؑ علیٰ ناقۃٍ من نوق الجنۃ بیدہ لواء الحمد فیقف بین یدی عرش رب العالمین فیقول لآ الٰہ الا اللہ محمدٌ رسول اللہ ۔ قال فیقول ادمیون ماھٰذا الاملكٌ مقربٌ اونبیٌّ مرسل اوحامل عرش رب العالمین قال فینادی منادٍ من بطنان العرش یامعشر الادمیین ماھٰذا املك مقرب ولا نبی مرسل ولاحامل عرش رب العالمین ھٰذا الصدیق الاکبر علیؑ ابن ابی طالب ۔ نیز انہی حضرت سے مروی ہے کہ رسُولِ خدا نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن چار شخصوں کے سوا اور کوئی سوار نہ ہوگا ۔ اُس وقت انصار میں سے ایک شخص نے اُٹھ کر عرض کی یارسُول اللہ میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں ایک تو آپ ہوں گے، فرمائیے اور کون کون ہوں گے؟ حضرتؐ نے فرمایا اور میرے بھائی صالحؑ پیغمبر اس ناقہ پر سوار ہوں گے جس کو اُن کی قوم نے پے کر دیا تھا؛ اور میرے چچا حمزہؓ ناقہ غضبا پر سوار ہوں گے ۔ اور میرے بھائی علیؑ ایک بہشتی ناقے پر سوار ہوں گے ۔ اور اس کے ہاتھ میں علمِ حمد ہوگا اور عرشِ پروردگار عالمین کے سامنے کھڑا ہوگا اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ زبان سے کہے گا ۔ اس وقت تمام آدمی کہیں گے یہ یا تو کوئی فرشتہ مقرب ہے یا کوئی پیغمبر مرسل ہے، یا عرشِ پروردگار عالمین کا اٹھانے والا فرشتہ ہے ۔ تب وسطِ عرش سے ایک منادی ندا کرے گا اے آدمیو! یہ نہ تو مقرب فرشتہ ہے اور نہ پیغمبر مرسل، اور نہ عرشِ پروردگارِ عالمین کا اٹھانے والا فرشتہ بلکہ یہ صدیقِ اکبر علی ابن ابی طالب ہے ۔

(۲۰) وعن عکرمۃ عن ابن عباسؓ قال خطّ رسول اللہ فی الارض خطوطً اربعۃً ثم قال اتدرون ماھٰذا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال افضل نسا اھل الجنۃ خدیجۃؑ بنت خویلد وفاطمۃؑ بنت محمدٍ ومریمؑ بنت عمرٰ

وآسیة بنت مزاحم امراۃ فرعون۔ اور عکرمہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے زمین پر چار خط (لکیریں) کھینچے۔ پھر صحابا سے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا بہشتی عورتوں میں سب سے افضل خدیجہؓ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمدؐ اور مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم زوجۂ فرعون ہیں۔

(۲۱) وعن احمد بن حنبلؓ قال رایتُ رسُولُ اللہ فی النوم فقال لی یا احمد هلکت فی قول الشافی محمّد بن ادریس عن حدیثی من حَفِظَ من امّتی اربعین حدیثًا من السنۃ کنتُ لہٗ شفیعًا یوم القیامۃ ما عرفت ان فضائل اهلبیتی من السنۃ۔ اور امام احمد بن حنبلؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسُولِ خدا کو خواب میں دیکھا۔ حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا اے احمد تو محمد بن ادریس شافعی کے اس قول میں ہلاک ہو گیا کہ اُس نے میری اس حدیث کو بیان کیا تھا کہ جو کوئی میری اُمت میں سے میری سُنّت کی چالیس حدیثیں حفظ کرے گا قیامت کے دن میں اُس شخص کی شفاعت کروں گا تُو یہ نہ سمجھا کہ میری اہلبیتؑ کے فضائل میری سُنّت میں داخل ہیں۔

(۲۲) عن عائشۃ بنت عبد اللہ بن عاصی التمیمی بمدینۃ رسُولؐ اللہ وکانت مجاورۃً بھا قالت حدثنی ابی عن اوائل عن نافع عن امّ سلمۃؓ انھا قالت سمعت رسُولُ اللہ یقول ما من قومٍ اجتمعوا یذکرون فضائل محمّدؐ وآل محمّدٍ الاھبطت الملٰئکۃ من السّماء حتی الحقوا بھم بحدیثھم فاذا تفرقوا عرجت الملائکۃ الی السّماء فیقول لھم الملائکۃ الاخرانا نشتم رائحۃً منکم ما شممنا رائحۃً اطیب منھا فیقولون انّا کنّا عند قومٍ یذکرون فضل محمّدؐ وآل محمّدؐ نعطرونا من ریحھم فیقولون اھبطوا بنا الیھم فیقولون انھم قد تفرقوا فیقولون اھبطوا بنا الی المکان الذی کانوا فیہ۔ عائشہ دختر عبد اللہ بن عاصی تمیمی جو مدینہ رسُولؐ خدا میں مجاور تھی، بیان کرتی ہے کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا اور اس نے اوائل سے اور اوائل نے نافع سے اور نافع نے ام سلمہؓ زوجۂ رسُولِؐ خدا سے روایت کی ہے کہ ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسُولؐ خدا سے سُنا ہے کہ جب لوگ فضائلِ محمدؐ اور آلِ محمدؐ کا ذکر کرنے کے لئے

جمع ہوتے ہیں تو فرشتے آسمان سے اُترتے ہیں اور اس ذکر میں ان کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ جب لوگ فارغ ہو کر چلے جاتے ہیں تو وُہ فرشتے آسمان کی طرف پرواز کرتے ہیں۔ تب اور فرشتے ان فرشتوں سے کہتے ہیں، ہم تم سے ایسی خوشبو سونگھتے ہیں کہ اس سے پاکیزہ تر خوشبو ہم نے کبھی نہیں سُونگھی۔ وُہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ ہم ایسے لوگوں کے پاس موجود تھے۔ جو فضائل محمدؐ و آل محمدؑ کا ذکر کرتے تھے پس اُن کی بُوئے خوش سے ہم معطر ہو گئے۔ یہ بات سُن کر وُہ فرشتے ان سے کہتے ہیں کہ ہم کو بھی وہاں لے چلو۔ وُہ جواب دیتے ہیں کہ وُہ لوگ وہاں سے چلے گئے۔ تب وہ فرشتے کہتے ہیں کہ ہم کو اس مکان ہی میں لے چلو جہاں وُہ موجود تھے (اور ذکر فضائل محمدؐ و آل محمدؑ کرتے تھے)۔

(۲۳) وعن الامام جعفر بن محمد الصادق عن آبائه علیهم السلام عن رسول اللهؐ انه قال من احبنا اهل البیتؑ فلیحمد الله علیٰ اولی النعم قیل وما اولی النعم قال طیبُ الولادة ولا یُحبّنا الا من طابت ولادته۔ اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو کوئی ہم اہلبیتؑ کو دوست رکھے اس کو چاہیئے کہ اولی النعم یعنی بہترین نعمت پر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرے۔ صحابہ میں سے کسی نے عرض کی کہ اولی النعم کیا چیز ہے؟ فرمایا پیدائش کا پاکیزہ ہونا یعنی حلال زادہ ہونا۔ اور ہم اہلبیتؑ کو وُہی شخص دوست رکھتا ہے جو طیب الولادۃ یعنی حلال زادہ ہوگا۔

(۲۴) وعن جابرؓ قال قال رسولؐ الله الزموا مودتنا اهل البیت فانّ من لقی الله وهو یودّنا دخل الجنة معنا والذی نفس محمدؐ بیده لا ینفع عبدًا عمله الا بمعرفة حقّنا۔ اور جابرؓ انصاری سے مروی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا اے میری اُمت کے لوگو اور اے صحابہ ہم اہلبیتؑ کی دوستی کو لازم پکڑو۔ کیونکہ جو کوئی اللہ سے ملاقات کرے درآنحالیکہ وُہ ہم کو دوست رکھتا ہو وُہ ہمارے ہمراہ جنت میں داخل ہوگا اور میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے کہ کسی بندے کو اس کا عمل کچھ نفع نہ دے گا مگر ہمارے حق کی معرفت کے ساتھ (یعنی ہمارے حق کی معرفت کے بغیر کسی شخص کو اپنے عمل سے کچھ نفع نہ ہوگا)

(۲۵) وعن جبیر ابن معطم قال قال رسولؐ الله الستُ بولیکم قالوا بلیٰ

یا رسُول اللہ قال علیہ السّلام انی اُوشَكَ اَنْ اُدْعٰی فاُجِیبُ فانی تارك فیكم الثقلین كتاب ربنا وعترتی اھلبیتیؑ فانظروا كیف تخلفونی فیھما۔ اور جبیر ابن مطعم سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے صحابہ کیا میں تمہارا حاکم اور مختار نہیں ہوں۔ انہوں نے عرض کی یا رسُولؐ اللہ ہاں۔ آپ ہمارے حاکم اور مختار ہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا میں عنقریب (دربارِ خدا میں) طلب کیا جاؤں گا اور میں اس (طلبی) کو قبول کروں گا (یعنی میری رحلت قریب ہے) پس میں تمہارے درمیان دو نفیس اور گرانبہا چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ ایک ہمارے پروردگار کی کتاب یعنی قرآن ہے دُوسری میری عترت و اہلبیتؑ۔ پس تم دیکھو کہ ان کے بارے میں تم میری کیونکر رعایت کرتے ہو۔

المودة الثالثة فی فضائل امیرالمومنین علی علیہ السّلام والصّلوٰة اجمالاً

تیسری مودت مجمل فضائل امیرالمومنین علی علیہ السّلام والصّلوٰة کے بیان میں

(۱) وعن عطاء قال سئلتُ عائشۃؓ عن علیؑ قالت ذالك خیر البشر لا یشك الّا كافرٌ۔ عطاء بیان کرتا ہے کہ میں نے عائشہؓ بی بی سے علی علیہ السّلام کی بابت سوال کیا۔ جواب دیا کہ وُہ (علیؑ) خیر البشر یعنی تمام آدمیوں سے بہتر ہیں۔ کافر کے سوا اور کوئی اس امر میں شک نہ کرے گا۔

(۲) وعن علیؑ قال قال رسُول اللہ لی: انت خیر البشر ما شك فیہ الّا كافرٌ۔ اور جناب امیرالمومنینؑ سے روایت ہے کہ رسُولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ تم خیر البشر ہو۔ اس امر میں کافر کے سوا اور کوئی شک نہ کرے گا۔

(۳) وعن حذیفۃؓ قال قال رسُول اللہ علیؑ خیر البشر من ابیٰ فقد كفر۔ اور حذیفہؓ یمانی سے مروی ہے کہ جناب رسُولؐ خدا نے فرمایا ہے علیؑ خیر البشر ہے جس نے اس امر کا انکار کیا وُہ کافر ہو گیا۔

(۴) وعن امیرالمومنین علیؑ قال قال رسُول اللہ بُغضُ علیٍّ كفرٌ وبُغضُ بنی ھاشم نفاقٌ۔ اور امیرالمومنین علی علیہ السّلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ سے بغض رکھنا کفر ہے اور بنی ہاشم سے بغض رکھنا نفاق ہے۔

(۵) وعنہ عن النبیؐ لایحبُّ علیًا الّا مومنٌ ولا یبغضہٗ الّا كافرٌ۔ نیز جناب امیرؑ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ کو دوست نہیں رکھتا مگر مومن۔ اور

تیسری مودّت

اور اس سے بغض نہیں رکھتا مگر کافر۔ (یعنی علیؑ کا دوست مومن ہے اور اس کا دشمن کافر)۔

(۶) وعنه علیه السلام قال قال رسول اللهؐ ان الله اشرف علی الدنیا فاختارنی علیٰ رجال العالمین ثم اطلع الثانیة فاختارك علیٰ رجال العالمین ثم اطلع الثالثه فاختار الائمة من وُلدك علیٰ رجال العالمین ثم اطلع الرابعة فاختار فاطمة علیٰ نساء العالمین۔ نیز جناب امیرؑ سے مروی ہے کہ رسولِؐ خدا نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دُنیا کو دیکھا اور مجھ کو تمام عالم کے مردوں میں سے منتخب کیا۔ پھر دُوسری بار دنیا کو دیکھا اور اے علیؑ تم کو تمام عالم کے مردوں پر ترجیح دی۔ بعد ازاں تیسری دفعہ دُنیا کو دیکھا اور اماموں کو جو تمہاری اولاد میں سے ہوں گے، تمام عالم کے مردوں میں سے منتخب کیا۔ پھر چوتھی بار دُنیا پر نگاہ کی اور فاطمہؑ کو تمام عالم کی عورتوں میں سے منتخب کیا۔

(۷) وعنه علیه السلام ایضاً قال قال رسول اللهؐ من سبّ علیّاً فقد سبّنی ـ ومن سبّنی فقد سبّ الله۔ اور انہی حضرتؑ سے روایت ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا ہے کہ جس کسی نے علیؑ کو گالی دی اس نے مجھ کو گالی دی۔ اور جس نے مجھ کو گالی دی، اُس نے خدا کو گالی دی۔

(۸) وعن جابرؓ قال قال رسول اللهؐ علیٌّ خیر البشر من شك فیه کفر۔ اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ علیؑ سب آدمیوں سے بہتر ہے۔ جو کوئی اس میں شک کرے وُہ کافر ہے۔

(۹) وعن ابن عباسؓ قال قال رسول اللهؐ علیٌّ باب حطّة من دخل فیه کان مومناً و من خرج عنه کان کافراً۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ علیؑ بنی اسرائیل کے دروازہ حطّہ کی مانند ہے کہ جو کوئی اس دروازے میں داخل ہُوا وُہ مومن تھا اور جو اس سے باہر رہا وُہ کافر تھا۔ (اسی طرح جو کوئی اس اُمت میں علیؑ کی متابعت میں داخل ہوگا وُہ مومن ہے اور جو علیؑ کی متابعت سے باہر ہوگا وُہ کافر ہے)

(۱۰) وعن الامام الباقر محمّد بن علیؑ عن ابائه علیهم السّلام سُئل رسول اللهؐ عن خیر الناس فقال خیرها و اتقاها و افضلها و اقربها من الجنة اقربها منّی ولا فیکم اتقا ولا اقرب الیّ من علیؑ ابن ابی طالب علیه السّلام۔ امام محمد باقر علیه

السّلام اپنے آبائے کرام کی زبانی روایت کرتے ہیں کہ جناب رسُول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے خیر النّاس یعنی بہترین مردم کی بابت پُوچھا گیا یعنی یہ دریافت کیا گیا کہ سب آدمیوں سے بہتر آدمی کون ہے۔ حضرت ؐ نے جواب میں فرمایا کہ تمام لوگوں سے بہتر اور سب سے زیادہ تر متقی اور سب سے افضل اور سب سے زیادہ جنّت کے قریب ہونے والا وُہ شخص ہے جو مجھ سے زیادہ قریب ہونے والا ہے۔ اور تم میں سے کوئی شخص بھی علی ابن ابی طالب علیہ السّلام سے زیادہ تر متقی اور اس سے بڑھ کر میرا قریبی نہیں ہے (یعنی علیؑ ابن ابی طالب سب آدمیوں سے بہتر اور افضل ہے)

(۱۱) وعن جمیع بن عمیر قال قلنا لعائشۃ کیف کان منزلۃ علیؑ من رسُولؐ اللہ قالت کان اکرم رجالنا عند رسُولؐ اللہ۔ اور جمیع بن عمیر بیان کرتا ہے کہ ہم نے عائشہؓ بی بی سے پُوچھا کہ جناب رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے نزدیک علیؑ کا مرتبہ کیسا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ علیؑ رسُولؐ خدا کے نزدیک ہمارے تمام مردوں سے زیادہ تر معزز اور مکرم تھے۔

(۱۲) وعن ابن عمرؓ قال قال رسُولؐ اللہ خیر رجالکم علی ابن ابی طالب وخیر شبانکم الحسنؑ والحسینؑ وخیر نسائکم فاطمۃ بنت محمدؐ علیہم الصّلوٰۃ والسّلام۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسُولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ تمہارے تمام مردوں سے بہتر علیؑ ابن ابی طالب ہے اور تمہارے تمام جوانوں سے بہتر حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور تمہاری تمام عورتوں سے بہتر فاطمہؑ بنت محمدؐ ہے۔

(۱۳) وعن عروۃ عن عایشۃؓ قالت قال رسُولؐ اللہ ان اللہ قد عھد الیّ ان من خرج علی علیؑ فھو کافرٌ فی النار واجدٌ بالنار قیل لم خرجتِ علیہ قالت انا نسیتُ ھذا الحدیث یوم الجمل حتیٰ ذکرتہ بالبصرۃ وانا استغفر اللہ۔ اور عروہ نے عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ رسُولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے عہد کر لیا ہے کہ جو کوئی علیؑ پر خروج کرے گا یعنی اُس سے لڑے گا وُہ کافر ہے اور دوزخ میں جائے گا اور وُہ آتشِ دوزخ ہی کے زیادہ تر لائق ہے۔ اس وقت کسی نے عائشہؓ سے پوچھا پھر تُو نے کیوں اس پر خروج کیا۔ جواب دیا کہ جنگِ جمل کے دن مجھ کو یہ حدیث بھول گئی تھی یہاں تک کہ بصرہ میں جا کر یاد آئی۔ اور میں اللہ سے بخشش طلب کرتی ہوں۔

(۱۴) وعن ابی سالم ابن ابی الجعد قال قلت لجابرؓ حدثنی عن علیؑ قال کان من خیر البشر قال قلت یا جابر ما تقول فی من یبغض علیاً قال ما یبغضہ الا کافرٌ۔ اور ابو سالم ابن ابوالجعد بیان کرتا ہے کہ میں نے جابر انصاریؓ سے کہا مجھ سے علی علیہ السلام کا حال بیان کر۔ اُس نے جواب دیا کہ علیؑ خیر البشر ہے۔ راوی ناقل ہے کہ میں نے جابرؓ سے کہا تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے کہ جو علی سے بغض رکھے اس نے جواب دیا کہ اس سے بغض نہیں رکھتا مگر کافر۔ (یعنی علی سے بغض رکھنے والا کافر ہے)

(۱۵) وعن ھاشم بن البرید قال قال عبد اللہ ابن مسعود قرأت سبعین سورۃ من فی رسول اللہؐ وقرأتُ البقیۃ من اعلم ھذہ الامۃ بعد نبینا علی ابن ابی طالب۔ ہاشم بن برید سے مروی ہے کہ عبد اللہ ابن مسعود نے بیان کیا، کہ میں نے قرآن کی ستر سورتیں رسولِ خدا کے منہ سے سیکھی ہیں اور باقی سورتیں علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے جو ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام اُمّت سے زیادہ عالم ہیں۔

(۱۶) وعن محمّد بن سالم البزار قال کنتُ مع سعید ابن المسیب فی الروضۃ یوم الجمعۃ فجاء خطیبٌ من بنی امیّۃ علیھم اللعنۃ فصعد المنبر فذکر امیر المومنین وقال ان رسولؐ اللہ لم یدنہ من محبتہ وانما ادناہ لیکفّ شرہ قال کان ابن المسیب لعن علیہ فانہ منوعًا مرعوبًا فقال اکفرت بالذی خلقک من تراب ثم من نطفۃ ثم سواک رجلاً ثم خذ ثوبہ علی فیہ فقالوا مالک یا ابا محمّد والامام من بنی امیۃ فقال واللہ ما ادری ما قال الا انی سمعت رسولؐ اللہ یقول من الغبر ھذا القول فقلتہ کما قال۔ محمد بن سالم بزار سے روایت ہے کہ میں جمعہ کے دن سعید بن مسیب کے ہمراہ آنحضرتؐ کے روضہ مبارک میں تھا۔ پس بنی امیہ میں سے ایک خطیب وہاں آیا اور منبر پر گیا اور امیر المومنینؑ کا ذکر کیا اور کہا کہ رسولؐ خدا نے علیؑ کو اس کی محبت کے سبب اپنا مقرب نہیں بنایا تھا۔ بلکہ صرف (معاذ اللہ) اس کے شر سے بچنے کے لئے اس کو اپنے قریب کیا۔ محمد بن سالم کہتا ہے کہ سعید ابن مسیب نے اس پر لعنت کی اور اس کو منع کرتا ہوا اور

خوف زدہ ہو کر اس خطیب کے پاس آیا اور اس سے کہا آیا تو اس خدا کا منکر ہو گیا جس نے تجھ کو پہلے خاک سے پھر نطفہ سے پیدا کیا۔ پھر تجھ کو مرد صورت بنایا۔ اس کے بعد ابن مسیب نے اپنا کپڑا اُس کے منہ پر رکھا یعنی کپڑے سے اس کا منہ بند کر دیا۔ یہ حال دیکھ کر حاضرین نے اس سے کہا اے ابو محمد تجھے کیا ہوا، یہ کیا کرتا ہے۔ حالانکہ امام بنی اُمیہ میں سے ہے۔ ابن مسیب نے جواب دیا خدا کی قسم میں نہیں جانتا اس نے کیا کہا مگر یہ کہ میں نے رسُولِ خدا کو سُنا کہ اپنی قبر مبارک سے یہ بات (جو میں نے بیان کی)، فرمارہے ہیں۔ پس جیسا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تھا میں نے اس (خطیب) سے بیان کر دیا۔

(۱۷) وعن ام ھانی بنت عبد المطلب رضؓ قالت قال رسُول اللهؐ افضل البریۃ عند الله تم من نام فی قبرہ ولم یشك فی علیؑ و ذریتہ انھم خیر البریۃ۔ اور ام ہانیؓ دختر ابو طالب سے روایت ہے کہ جناب رسُولِ خداؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل مخلوقات وُہ شخص ہے۔ جو اپنی قبر میں سوئے درآنحالیکہ وُہ علیؑ اور اس کی ذریت طاہرہ کی بابت اس بات میں شک نہ رکھتا ہو کہ وُہ خیر البریہ یعنی تمام مخلوقات سے بہتر اور برتر ہیں۔

(۱۸) وعن جابرؓ قال ماشك فیه الا کافرٌ یعنی علیاً وقال والله ماکنا نعرف منافقینا فی عھد رسُول اللهؐ الا ببغضھم علیاً۔ اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے کہ علیؑ کے باب میں کافر کے سوا اور کوئی شک نہیں کرتا۔ نیز جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم عہدِ رسُولِ خداؐ میں منافقوں کو جو ہم میں موجود تھے فقط ان کے علیؑ کو دشمن رکھنے کے سبب سے پہچانا کرتے تھے۔

(۱۹) وعن سعید بن جبیر قال کنت اقود ابن عباسؓ بعد ماذھب بصرہ من المسجد فمرّ بقوم یسبون علیاً فقال ردنی الیھم فرددته الیھم فقال ایکم سبّاب الله فقالوا سبحان الله من سبّ الله فقد کفر فقال ایکم سبّ علیاً قالوا ماھذا فقد کان فقال اشھد بالله والله قد سمعت رسُول اللهؐ یقول من سبّ علیاً فقد سبنی ومن سبنی فقد سبّ الله ومن سبّ الله ورسُولهٗ یوشك ان یاخذہ ثم انصرف یعنی ابن عباسؓ۔ اور سعید بن جبیر بیان کرتا ہے کہ میں ایک دن ابن عباسؓ کو اُن کے اندھا ہو جانے کے بعد ہاتھ پکڑ کر مسجد سے لے جا رہا تھا۔ اثنائے راہ میں وُہ ایک جماعت پر گزرے جو علیؑ کو گالیاں دے رہے تھے۔ تب ابن عباسؓ نے مجھ سے کہا کہ مجھ کو ان لوگوں کے

پاس لے چل۔ میں ان کو وہاں لے گیا۔ تب انہوں نے ان لوگوں سے پوچھا تم میں سے کون شخص اللہ کو گالیاں دے رہا ہے۔ وُہ بولے۔ بزرگ و برتر ہے وُہ خدا۔ جو کوئی خدا کو گالیاں دے وُہ کافر ہو جاتا ہے۔ پھر ابن عباسؓ نے ان سے کہا کہ تم میں سے کون شخص علیؑ کو گالیاں دیتا ہے۔ وُہ بولے یہ تو البتہ ہُوا ہے۔ تب ابن عباسؓ نے کہا کہ میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں خدا کی قسم میں نے رسُولؐ خدا کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ جس نے علیؑ کو گالی دی اُس نے مجھ کو گالی دی۔ اور جس نے مجھ کو گالی دی اس نے خدا کو گالی دی۔ اور جس نے اللہ اور اُس کے رسُولؐ کو گالی دی عنقریب اللہ تعالےٰ اس سے مؤاخذہ کرے گا۔ یہ کہہ کر ابن عباسؓ وہاں سے چل دیئے۔

المودة الرابعة ان علياً عليه السّلام اميرالمؤمنين وسيّد الوصيين وحجة الله عزوجل على العالمين

چوتھی مودت: چوتھی مودت اس بیان میں کہ علی علیہ السّلام امیرالمومنین یعنی تمام مومنوں کے حاکم اور سیّد الوصیین یعنی تمام اوصیا کے سردار اور تمام عالم پر خدائے بزرگ و برتر کی حجت ہیں

(۱) وعن محمّد بن الحسنؑ بن علیؑ عن ابیہ عن جدّہ النّبیؐ قال انّ فی اللّوح المحفوظ تحت العرش مکتوباً علیؑ ابن ابیطالب امیرالمومنین۔ محمد بن حسنؑ بن علیؑ نے اپنے آبائے کرام کی زبانی روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عرش کے نیچے لوح محفوظ میں لکھا ہے کہ "علیؑ ابن ابی طالب امیرالمومنین"۔ (یعنی تمام مومنوں کے حاکم) ہیں۔

(۲) وعن انسؓ قال کنت مع النّبیؐ فاقبل علیؑ فقال النّبیؐ ھذا حجة الله علےٰ امّتی یوم القیامة من الله۔ اور انسؓ بیان کرتا ہے کہ مَیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہمراہ حاضر تھا کہ علی علیہ السّلام آئے۔ تب حضرتؐ نے فرمایا یہ قیامت کے دن میری اُمت پر خدا کی حجت ہو گا۔

(۳) وعن عباسؓ نظر النّبیؐ الی علیؑ فقال انت سیّد فی الدّنیا وسیّد فی الاٰخرة من احبّك فقد احبّنی حبیبك حبیبی وحبیبی حبیب الله وعدوّك عدوّی وعدوّی عدوّ الله والویلُ لمن ابغضك من بعدی۔ اور عباسؓ عم رسُولِ خدا سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے علیؑ کی طرف دیکھ کر فرمایا اے علیؑ تم دنیا میں بھی سردار ہو اور آخرت میں بھی سردار ہو۔ جو کوئی تم کو دوست رکھتا ہے وُہ مجھ کو بھی دوست رکھتا ہے۔

تمہارا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست خدا کا دوست ہے۔ اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ اور عذاب ہے اُس شخص کے لئے جو میرے بعد تم سے بغض رکھے۔

(۴) وعن ابن عباسؓ قال دعانی رسولؐ اللہ فقال لی ابشرک ان اللہ ایدنی لسید الاولین والاخرین والوصیین علیؑ فجعلہ کفوی فان اردت ان تتورع وتنفع فاتبعہ۔ اور ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھ کو رسولؐ خدا نے بلایا اور مجھ سے فرمایا کہ میں تم کو بشارت دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے تمام پہلوں اور پچھلوں اور سب وصیوں کے سردار علیؑ ابن ابی طالب کے ساتھ مجھ کو مدد دی اور اس کو میرا ہمسر بنایا پس اگر تم پرہیزگار بننا اور نفع اٹھانا چاہو تو اس کی پیروی کرو۔

(۵) وعن بریدۃ قال قال رسولؐ اللہ لکل نبیّ وصی ووارث وانّ علیًّا وصیّی ووارثی۔ اور بریدہ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ ہر ایک پیغمبر کا ایک وصی اور وارث ہوتا ہے اور علیؑ میرا وصی و وارث ہے۔

(۶) وعن حذیفۃؓ قال قال رسولؐ اللہ لو علم النّاس ان علیا متٰی سمّی امیر المومنین ما انکروا فضلہ سُمّیَ امیر المومنین وادمؑ بین الرّوح والجسد اور حذیفہؓ یمانی سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ علیؑ کب امیر المومنین کے نام سے نامزد ہوئے تو کبھی اُن کی فضیلت کا انکار نہ کریں۔ علیؑ اس وقت امیر المومنین کے نام سے نامزد ہوئے جبکہ آدم علیہ السلام روح اور بدن کے درمیان تھے (یعنی رُوح ان کے بدن میں داخل نہ ہوئی تھی)

(۷) وعن ابی ھریرۃ قال قیل یا رسولؐ اللہ متٰی وجبت لک النبوّۃ قال قبل ان یخلق اللہ ادم ونفخ الروح فیہ وقال واذ اخذ ربّک من بنی ادم من ظھورھم ذریتھم واشھدھم علٰی انفسھم الست بربکم قالت الارواح بلٰی فقال اللہ انا ربّکم ومحمدؐ نبیکم وعلیؑ امیرکم۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ سے کسی نے پوچھا یا رسولؐ اللہ نبوّت آپ کے لئے کب لازم کی گئی۔ فرمایا اس وقت سے پہلے جبکہ خدا نے آدمؑ کو پیدا کیا اور رُوح ان کے جسم میں پھونکی۔ اور خدا قرآن میں فرماتا ہے اے محمدؐ اس وقت کو یاد کر جبکہ تیرے پروردگار نے بنی آدمؑ سے ان کی اولاد کو ان کی پشتوں

سے نکال کر عہد لیا اور ان کو ان کے نفسوں پر گواہ کیا اور ان سے کہا کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں تو رُوحوں نے عرض کی ہاں تُو ہمارا پروردگار ہے تب اللہ تعالٰے نے ارشاد فرمایا میں تمہارا پروردگار ہوں اور محمدؐ تمہارا پیغمبر ہے اور علیؑ تمہارا امیر اور حاکم ہے۔

(۸) وعن عتبہ بن عامر الجھنی قال بایعنا رسُول اللہ علیٰ قول ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ وان محمدًا نبیّہ وعلیًّا وصیُّہٗ۔ فایّ من الثلثة ترکناہ کفرنا۔ وقال صلعم لنا احبّوا ھذا یعنی علیًّا فان اللہ یُحبہٗ و استحیوا منہ فان اللہ یستحیی منہ۔ اور عتبہ بن عامر جہنی سے مروی ہے کہ ہم نے اس قول پر رسُولؐ خدا سے بیعت کی کہ اللہ کے سوا اور کوئی قابلِ عبادت نہیں ہے۔ وُہ واحد ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ اور محمدؐ اس کا پیغمبر ہے اور علیؑ آنحضرتؐ کا وصی ہے پس ان تینوں (شرطوں) میں سے کسی ایک کو اگر ہم ترک کر دیں تو کافر ہو جائیں گے۔ اور آنحضرتؐ نے ہم سے فرمایا تم اس کو یعنی علیؑ ابن ابی طالب کو دوست رکھو کیونکہ خدا بھی اس کو دوست رکھتا ہے۔ اور اس سے حیا کرو کیونکہ خدا بھی اس سے حیا کرتا ہے۔

(۹) وعن علیؑ قال قال رسُول اللہ ان اللہ جعل لکل نبیّ وصیًا جعل شیثؑ وصی آدمؑ ویوشعؑ وصیّ موسیٰؑ وشمعون وصیّ عیسیٰؑ وعلیًا وصیّی ووصیّی خیر الاوصیاء فی البداء وانا الداعی وھو المضئ۔ اور علیؑ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالٰے نے ہر ایک پیغمبر کے لئے ایک وصی مقرر کیا ہے۔ شیثؑ کو حضرت آدمؑ کا وصی بنایا ہے اور یوشعؑ کو حضرت موسیٰؑ کا وصی۔ اور شمعونؑ کو حضرت عیسیٰؑ کا وصی اور علیؑ کو میرا وصی مقرر کیا۔ اور میرا وصی روزِ اوّل سے تمام وصیوں سے بہتر ہے۔ اور میں خلقِ خدا کو خدا کی طرف لانے والا ہوں اور وُہ یعنی علیؑ روشنی دینے والا ہے۔ یعنی نورِ ہدایت پھیلانے والا ہے۔

(۱۰) وعنہ علیہ السّلام قال قال لی رسُول اللہ یا علیؑ انت تبرءُ ذمتی وانت خلیفتی علیٰ اُمّتی۔ نیز جناب امیر علیہ السّلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ تم مجھ کو بری الذمہ کروگے اور تم میری اُمت پر میرے خلیفہ ہو۔

(۱۱) وعن انسؓ قال قال رسُول اللہ یا انس انطلق فادع لی سیّد العرب یعنی علیًا۔ فقالت عایشہ الست سیّد العرب فقال انا سیّدُ وُلدِ آدم ولا فخر۔

وعلیؑ سید العرب فلما جاءہ ارسلنی رسول اللہ الی انصار فأتوہ فقال لھم یا معشر الانصار الا ادلکم علے ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی قالوا بلی یا رسول اللہ قال ھذا علیؑ فاحبوہ لحبّی واکرموہ لکرامتی فان جبرئیلؑ امرنی بالذی قلت لکم عن اللہ۔ اور انسؓ سے مروی ہے کہ رسولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا اے انس جاؤ سردارِ عرب یعنی علیؑ کو میرے پاس بلا لاؤ۔ آنحضرتؐ کا یہ ارشاد سُنکر عائشہؓ نے عرض کی یا حضرتؐ آپ سردارِ عرب نہیں؟ فرمایا میں بنی آدمؑ کا سردار ہوں اور فخر نہیں کرتا اور علیؑ سردارِ عرب ہے۔ جب علیؑ حاضر خدمت ہوئے تو آنحضرتؐ نے مجھ کو انصار کے بلانے کو بھیجا۔ جب وُہ حاضر ہوئے تو ان سے مخاطب ہو کر فرمایا اے گروہِ انصار کیا میں تم کو اس چیز کی طرف ہدایت نہ کروں کہ اگر تم اس سے تمسک کرو گے (یعنی دل سے اس کی اطاعت کرو گے) تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ انصار نے عرض کی یا رسولؐ اللہ۔ ہاں فرمائیے۔ فرمایا یہ علیؑ ہے۔ پس تم میری محبت کے لئے اس کو دوست رکھو اور میری تعظیم و تکریم کے لئے اس کی تعظیم و تکریم کرو۔ پس جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور جو کچھ میں نے تم سے کہا خدا کی طرف سے مجھ کو اس پر مامور کیا (یعنی اس بات کے پہنچانے کا مجھ کو حکم دیا)۔

المودۃ الخامسۃ فی انّ علیًا کان مولی من کان رسولؐ اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مولاہ!

پانچویں مودت اس امر کے بیان میں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جس شخص کے مولیٰ ہیں علیؑ بھی اس کے مولا ہیں۔

(۱) عن ابی الحمراء خادم رسولؐ اللہ قال بعد کبر سنہٖ لواحدٍ من رفقائہٖ لاُحدثنّك ما سمعتْ اُذنای ورأت عینای اقبل رسولؐ اللہ حتّی دخل علے عائشۃؓ فقال لھا ادعی لی سید العرب فبعثت الی ابی بکر فدعتہ فجاء حتّی کان کرای العین علم ان غیرہ دعی فخرج من عندھا حتی دخل علی حفصۃ فقال لھا ادعی لی سیّد العرب فبعثت الی عمر فدعتہ حتی اذا صار کرای العین علم ان غیرہ دعی فخرج من عندھا حتی اذا دخل علی ام سلمۃؓ وکانت من خیرھن وقال لھا ادعی لی سیّد العرب فبعثت الی

علیؑ فدعته ثم قال لی یا ابا الحمراء ارح ائتنی بمائة من قریش وثمانین من العرب وستین من الموالی وار بعین من اولاد الحبشه فلما اجتمع الناس قال لی ائتنی بصحیفة من ادیم فاتیته بها ثم اقامهم مثل صف الصلوٰة فقال معاشر الناس الیس الله اولی بی من نفسی یامرنی وینهانی مالی علی الله امر ولا نهی قالوا بلیٰ یا رسول الله فقال الست اولی بکم من انفسکم امرکم وانهاکم مالکم علی امر ولا نهی قالوا بلیٰ یا رسول الله فقال من کان الله مولاه وانا مولاه فهذا علیؑ مولاه یامرکم وینهاکم مالکم علیه امر ولا نهی اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله اللهم انت شهیدی علیهم انی قد بلغت ونصحت ثم امر فقرئت الصحیفة علینا ثلاثا ثم قال من شاء ان یقیله ثلثا قلنا نعوذ بالله وبرسوله ان نستقیله ثلثا ثم ادرج الصحیفة وختمها بخواتیمهم ثم قال یا علیؑ خذ الصحیفة الیك فمن نکث لك قاتله بالصحیفة فاکون انا خصیمه ثم تلا هٰذه الایة ولا تنکثوا الایمانکم بعد توکیدها وقد جعلتم الله علیکم کفیلا فتکونوا کبنی اسرائیل اذا شددوا علی انفسهم فشدد الله علیهم ثم تلیٰ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ۔ الآیۃ۔ ابو الحمراء خادم رسولِ خداؐ نے اپنے بوڑھا ہونے کے بعد اپنے ایک رفیق سے کہا کہ میں تجھ سے وہ بات بیان کرتا ہوں۔ جو میرے ان دونوں کانوں نے سُنی اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ رسولِ خداؐ روانہ ہوئے یہاں تک کہ عائشہؓ بی بی کے ہاں تشریف لائے اور اس سے فرمایا کہ سردارِ عرب کو میرے پاس بلا دے۔ اس نے آدمی بھیج کر ابو بکرؓ کو بلایا۔ جب وہ آئے اور حضرتؐ کے سامنے ہوئے تو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ آپ کو کسی اور کو بلانا مقصود ہے۔ پھر آنحضرتؐ وہاں سے باہر آئے اور چلتے چلتے حفصہ بی بی کے گھر آئے، اور فرمایا سردارِ عرب کو میرے پاس بلوا دے۔ اس نے عمرؓ کو بلوایا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ کو کسی اور ہی کا بلانا منظور ہے۔ پھر وہاں سے باہر تشریف لائے اور اُمِّ سلمہؓ کے گھر میں آئے۔ اور یہ بی بی آنحضرتؐ کی سب بیبیوں سے بہتر تھیں۔ اور ان سے

فرمایا اے ام سلمہؓ سردارِ عرب کو میرے پاس بلوا دے۔ اس پاک دامن نے حضرت علیؑ کو بلوایا۔ جب وُہ آئے تو حضرتؐ نے مجھ سے ارشاد فرمایا اے ابو الحمراء جاؤ اور سو اہلِ قریش اور اسّی اہلِ عرب اور ساٹھ غلاموں اور چالیس اہلِ حبشہ کو بُلا لاؤ۔ آخر کار جب سب لوگ جمع ہو گئے تو مجھ سے فرمایا چمڑے کا صحیفہ اٹھا لاؤ۔ میں نے صحیفہ لاکر حضرتؐ کو دیا بعد ازاں حضرتؐ نے ان سب آدمیوں کو نماز کی صف کی طرح کھڑا کیا اور فرمایا اے لوگو! آیا اللہ تعالےٰ میرے نفس کا مجھ سے زیادہ تر اختیار نہیں رکھتا ہے۔ اور وُہ مجھ کو امر و نہی فرماتا ہے اور مجھ کو خدا پر امر و نہی کرنے کا ذرا اختیار نہیں۔ حاضرین نے عرض کی یا رسُولؐ اللہ بے شک ایسا ہی ہے۔ پھر فرمایا اے لوگو کیا مجھ کو تمہارے نفسوں پر تم سے زیادہ تر اختیار حاصل نہیں ہے؟ اور میں تم پر امر و نہی کرتا ہوں اور تم کو مجھ پر امر و نہی کا کچھ اختیار نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کی ہاں یا رسُولؐ اللہ ایسا ہی ہے۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا جس کسی کا خدا حاکم و مختار ہے اور جس کسی کا میں حاکم و مختار ہوں یہ علیؑ بھی اس کا حاکم و مختار ہے اور یہ تم پر امر و نہی کر سکتا ہے اور تم کو اس کے اوپر امر و نہی کرنے کا اختیار نہیں ہے اے خدا جو کوئی اس کو (علیؑ کو) دوست رکھے تو بھی اس کو دوست رکھ۔ اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس کو دشمن رکھ۔ اور جو کوئی اس کی نصرت و یاری کرے تو بھی اس کی نصرت و یاری کر۔ اور جو کوئی اس کی نصرت و یاری کو ترک کرے تو بھی اس کی نصرت و یاری ترک کر۔ اے خدا تو ان کے اُوپر میرا گواہ ہے کہ میں نے تیرا حکم ان کو پہنچا دیا۔ اور ان کو نصیحت کر دی۔ بعد ازاں حضرتؐ کے حکم سے وُہ صحیفہ تین بار پڑھ کر ہم کو سُنایا گیا۔ پھر تین بار ارشاد فرمایا اس عہد کو کون توڑنا چاہتا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ ہم اس عہد کے توڑنے اور فسخ کرنے میں خدا اور اس کے رسُولؐ کی پناہ مانگتے ہیں اور تین بار یہی فقرہ دُہرایا اس کے بعد آنحضرتؐ نے اس صحیفہ کو لپیٹا اور ان سب لوگوں کی مہریں اس کے اُوپر لگوائیں پھر فرمایا اے علیؑ اس صحیفہ کو اپنے پاس رکھو۔ پس جو کوئی تیرے اس عہد کو توڑ ڈالے اس سے اس صحیفہ کے مطابق جنگ کرنا۔ میں اس کا دشمن ہوں گا اور اس سے جنگ کروں گا پھر آیۂ ولا تنکثوا ایمانکم الآیۃ۔ تلاوت فرمائی۔ یعنی اے لوگو اپنی قسموں کو پختہ کرنے کے بعد مت توڑو حالانکہ تم نے اللہ کو اپنا کفیل اور ذمّہ دار ٹھہرایا ہے۔ اگر ایسا کرو گے تو تم بنی اسرائیل کی مانند ہو جاؤ گے کہ جب انہوں نے اپنے نفسوں پر سختی کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی

ان پر سختی کی۔ پھر حضرتؑ نے آیۂ فمن نکث الآیۃ پڑھی یعنی جو کوئی بیعت کو توڑتا ہے وُہ اس بیعت شکنی سے اپنے ہی نفس ہی پر وبال ڈالتا ہے۔

(۲) وعن ابی عبد اللہ الشیبانی قال بینما انا جالسٌ عند زید ابن ارقم فی مسجد ارقم اذجاء رجل فقال ایکم زید بن ارقم فقال القوم ھٰذا زیدٌ فقال اُنشدك بالّذی لا الٰہ الّاھو اَسمعتَ رسُولؐ اللہ یقول مَن کُنتُ مولاہ فعلیؑ مولاہ۔ اللّٰھم وَالِ من والاہ وعادِ من عَادَاہ۔ قال نعم۔ اور ابوعبداللہ شیبانی بیان کرتا ہے کہ میں مسجدِ ارقم میں زید بن ارقم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص وہاں آیا اور بولا تم میں سے زید بن ارقم کون سا ہے؟ لوگوں نے کہا یہ ہے زید۔ تب اس شخص نے زید سے مخاطب ہو کر کہا اے زید میں تجھ کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا اور کوئی قابلِ عبادت نہیں ہے کیا تُو نے رسُولؐ خدا کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جس شخص کا مَیں مولا اور مختار ہوں علیؑ بھی اس کا مولا اور مختار ہے۔ اے خدا تُو اس شخص کو دوست رکھ جو علیؑ سے دوستی رکھے اور جو کوئی اس سے عداوت رکھے تُو بھی اس کو دُشمن رکھ۔ زید بن ارقم نے کہا بے شک میں نے سُنا ہے۔

(۳) وعن ابی ھریرۃ قال من صام یوم الثامن عشر من ذی الحجۃ کان لہ کصیام ستین شھرًا۔ وھو الیوم الذی اخذ فیہ رسُولؐ اللہ بید علیؑ فی غدیر خم فقال من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ اللّٰھم وال من والاہ و عاد من عاداہ۔ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ۔ اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ جو کوئی ماہ ذی الحجہ کی اٹھارہویں تاریخ کو روزہ رکھے اس کو ساٹھ مہینے روزے رکھنے کا ثواب ملے گا۔ اور یہ وُہ دن ہے جس میں رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے غدیر خم کے مقام پر علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا "جس کسی کا میں مالک و مختار ہوں علیؑ بھی اس کا مالک و مختار ہے۔ اے خدا جو کوئی اس (علیؑ) کو دوست رکھے تُو بھی اُس کو دوست رکھ اور جو کوئی اس سے دشمنی کرے تو بھی اُس کو دشمن رکھ۔ اور جو کوئی اس کی نصرت کرے تُو بھی اس کی نصرت کر، اور جو کوئی اس کی نصرت نہ کرے، تُو بھی اس کی نصرت نہ کر۔

(۴) وعن الباقرؑ عن اٰبائہ علیھم السّلام مثل ذالك بل روی کثیر من

الصحابۃ فی اماکن مختلفۃٍ ھٰذا الخبر۔ اور امام محمد باقر علیہ السّلام سے اپنے آباء علیہم السّلام کی زبانی یہ حدیث اس طرح پر منقول ہے بلکہ اکثر صحابہ نے مختلف مقاموں میں اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

(۵) وعن عمرؓ ابن الخطاب قال نصب رسولؐ اللہ علیاً علما فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللّٰھم والِ من والاہ وعادِ من عاداہ واخذل من خذلہ وَانصر من نصرہ۔ اللّٰھم انت شھیدی علیھم۔ ثم قال یعنی عمر وکان فی جنبی شاب حسن الوجہ طیب الریح فقال لی یاعُمر لَقد عقد رسولؐ اللہ لابن عمہ عقداً لایحِلُّہٗ الامنافقٌ فاحذر اَنْ تحلہ قال عمر فقلت یارسُولؐ اللہ انک حیث قلت فی علیؑ کان فی جنبی شَاب حسن الوجہ طیب الریح وقال کذا وکذا قال النبیؐ نعم یاعمر اِنَّہٗ لَیس مِن وُلْد ادم لٰکنہ جبرئیلؑ اَرَادَ اَن یؤکِّد علیکم مَا قُلتُہٗ فی علیؑ

اور عمرؓ بن خطاب سے مروی ہے کہ رسُولؐ خدا نے علیؑ کو بطورِ نشانِ ہدایت کے نصب کیا اور ارشاد فرمایا کہ جس کسی کا میں مالک و مختار ہوں، علیؑ بھی اس کا مالک و مختار ہے۔ اے خدا جو کوئی اس کو دوست رکھے تو بھی اس کو دوست رکھ، اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔ اور جو کوئی اس کی نصرت نہ کرے تو بھی اس کی نصرت نہ کر اور جو کوئی اس کی مدد کرے تو بھی اس کی مدد کر۔ اے خدا تو ان پر میرا گواہ ہے۔ راوی حدیث عمر ابن خطاب بیان کرتے ہیں کہ اُس وقت میرے پہلو میں ایک جوان نہایت خوبرُو اور پاکیزہ بُو موجود تھا۔ اس نے مجھ سے کہا اے عمرؓ البتہ رسُولؐ خدا نے اپنے چچازاد بھائی کے لئے ایک گرہ باندھی ہے کہ منافق کے سوا اور کوئی اس گرہ کو نہ کھولے گا۔ اے عمر خبردار کہیں تم اس گرہ کو نہ کھولنا۔ عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسُولؐ خدا سے عرض کی کہ جب آپ نے علیؑ کی بابت بیان کیا تو میرے پہلو میں ایک جوان خوبصُورت اور پاکیزہ بُو تھا اور اس نے ایسا اور ایسا مجھ سے کہا۔ حضرتؐ نے فرمایا اے عمرؓ ہاں۔ وُہ اولادِ آدمؑ سے نہیں بلکہ وُہ جبرئیلؑ تھے۔ اُس نے ارادہ کیا کہ جو کچھ میں نے علیؑ کے باب میں کہا ہے اس کی بابت تم کو تاکید کردے۔

(۶) وعن البراء ابن عازب قال اقبلت مع رسُولؐ اللہ فی حجۃ الوداع فلما کان بغدیر خم نُودی الصلوٰۃ جامعۃً فجلس رسُولؐ اللہ تحت شجرۃٍ

واخذ بید علیؑ وقال الست اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم قالوا بلیٰ یا رسولؐ اللہ فقال الا من انا مولاہ فعلی مولاہ۔ اللّٰھم وال من والاہ و عاد من عاداہ فلقیہ عمر فقال ھنیئاً لك یا علیؑ ابن ابی طالب اصبحت مولائی و مولیٰ کل مومن و مومنۃٍ وفیہ نزلت یا ایھا الرسولؐ بلغ ما انزل الیك من ربك الآیۃ
اور براء بن عازب بیان کرتا ہے کہ میں حجتہ الوداع میں رسولؐ خدا کے ہمراہ گیا تھا جب حضرتؐ غدیر خم کے مقام پر پہنچے تو منادی نے صلوۃ جامع کی آواز دی۔ آخر کار رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک درخت کے نیچے جلوہ فرما ہوئے۔ اور علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا اے حاضرین۔ کیا میں مومنوں پر اُن کے نفسوں سے زیادہ تر اختیار نہیں رکھتا ہوں سب نے عرض کی یا رسولؐ اللہ بے شک آپ کو زیادہ اختیار ہے۔ تب حضرتؐ نے فرمایا اے لوگو آگاہ ہو۔ جس شخص کا میں مالک و مختار ہوں علیؑ بھی اس کا مالک و مختار ہے۔ اے خدا جو اس کو دوست رکھے تو بھی اس کو دوست رکھ۔ اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔ پھر عمرؓ بن خطاب نے آکر اُس (علیؑ) سے ملاقات کی اور کہا اے علیؑ ابن ابی طالب تم کو مبارک ہو کہ تم آج میرے اور ہر ایک مومن مرد اور عورت کے مالک اور حاکم ہو گئے اور آیۂ یا ایھا الرسول بلّغ ما انزل۔ الآیۃ علیؑ کے باب میں نازل ہوئی ہے یعنی اے ہمارے رسولؐ جو کچھ تیرے پروردگار کی طرف سے تجھ پر نازل کیا گیا ہے اس کو لوگوں تک پہنچا دے۔

(۷) وعن عمرؓ ابن الخطاب قال قال رسولؐ اللہ لعلیؑ لو کان البحر مداداً والریاض اقلاماً والانس کتاباً والجن حساباً ما احصوا فضائلك یا ابا الحسنؑ
اور عمرؓ بن خطاب سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے علیؑ سے فرمایا کہ اگر تمام سمندر سیاہی بن جائیں اور تمام باغ قلم بن جائیں اور تمام انسان کاتب بن جائیں، اور تمام جن حساب کریں، تو بھی اے ابوالحسنؑ تمہارے فضائل کو شمار نہ کر سکیں گے۔

(۸) وعن سلمان الفارسیؓ قال قال رسولؐ اللہ اعلم اُمتی من بعدی علیؑ ابن ابی طالب۔ اور سلمانؓ فارسی سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد میری اُمت میں سب سے زیادہ عالم علیؑ ابن ابی طالب ہے۔

(۹) وعن جابرؓ قال سمعت رسولؐ اللہ یقول یوم الحدیبیۃ وھو آخذ

بید علیؑ ھذا امام البررة وقاتل الکفرة منصور من نصرہ مخذول من خذلہ یمد بھا بصوتہ ۔ اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسولؐ خدا سے سُنا ہے کہ حدیبیہ کے دن علیؑ کا ہاتھ پکڑے ہوئے بہ آواز بلند فرماتے تھے کہ علیؑ نیکوں کا پیشوا ہے اور کافروں کا قاتل ۔ جو کوئی اس کی نصرت کرے گا خدا بھی اس کی نصرت کرے گا۔ اور جو کوئی اس کی نصرت کو ترک کرے گا خدا بھی اس کی نصرت کو ترک کر دے گا۔

(۱۰) وعن ابن عباسؓ قال قال رسولؐ اللہ لَنۡ تَضِلُّوۡا وَلَنۡ تَھۡلِکُوۡا وَاَنۡتُمۡ تَحۡتَ کَفِّ علیؑ واذا خالفتموہ فقد ضَلَّتۡ بِکُمُ الطُّرُقُ والاھواء فی الغی فاتقوا اللہ فی ذمۃ اللہ فان ذمۃ اللہ علیؑ ابن ابی طالب ۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے اے لوگو جب تک کہ تم علیؑ کے زیر دست یعنی اس کے تابع فرمان رہو گے تب تک کبھی گمراہ نہ ہو گے اور ہر گز ہلاک نہ ہو گے ۔ اور جب تم اس کی مخالفت کرو گے تو راہیں تم سے گم ہو جائیں گی یعنی گمراہ ہو جاؤ گے اور نفسانی خواہشیں تم کو سرکشی میں ڈال دیں گی۔ پس تم ذمۃ اللہ ۔ یعنی عہد خدا کے بارے میں خدا سے ڈرو اور ذمۃ اللہ علیؑ ابن ابی طالب ہے۔

(۱۱) وعن ابی امامۃ الباھلی قال قال رسولؐ اللہ یاتی الناس یوم القیامۃ بالاعمال ولا ینفعھم الا من قبلت انا و علیؑ ابن ابی طالب عملہ بعد قبول الامامۃ ۔ اور ابو امامہ باہلی سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب لوگ اپنے اپنے اعمال لے کر آئیں گے مگر وہ اعمال ان کو کچھ نفع نہ دیں گے سوا اس شخص کے جس کے عمل کو قبول امامت علیؑ ابن ابی طالب کے بعد میں اور علیؑ ابن ابی طالب قبول کریں گے۔

(۱۲) وعن فاطمۃؑ قالت قال رسولؐ اللہ من کنت ولیہ فعلیؑ ولیہ و من کنت امامہ فعلیؑ امامہ۔ اور حضرت فاطمہؑ سے مروی ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ جس شخص کا میں والی اور حاکم ہوں علیؑ بھی اس کا والی و حاکم ہے۔ اور جس کا میں امام اور پیشوا ہوں علیؑ بھی اس کا امام اور پیشوا ہے۔

(۱۳) وعن اُم سلمۃؓ قالت قال رسولؐ اللہ لولم یُخۡلَقۡ علیؑ ما کان لفاطمۃؑ کفو۔ اور ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر علیؑ پیدا نہ ہوتے

تو فاطمہؑ کے لئے کوئی کفو رجوڑ نہ ہوتا۔

(۱۴) وعن علقمہ بن قیس والاسود بن یرید قال اتینا ابا ایوب الانصاری فقلنا یا ابا ایوب ان اللہ اکرمك بنبیك اذ اوحیٰ الی راحلتہ فبرکت الیٰ بابك فکان رسول اللہ صَنَعَ لَكَ فضیلۃ فضلك بہا اخبرنا بمخرجك مع علیؑ تقاتل اھل لا الہ الا اللہ فقال ابو ایوب فانی اُقسم بکما باللہ لقد کان رسول اللہ معی فی ھٰذا البیتِ الذی انتما فیہ معی وما فی البیت غیر رسولِ اللہ و علیؑ جالس عن یمینہ وانا جالس عن یسارہ وانس قائم بین یدیہ اذ حُرِّكَ الباب فقال رسول اللہ انظر الی الباب من بالباب فخرج انس فقال یارسول اللہ ھٰذا عمارؓ فقال رسول اللہ افتح لعمارؓ الطیّب المطیب ففتح انس الباب فدخل عمارؓ علی رسول اللہ قال یا عمار ستکونُ فی امّتی من ھنّاتٍ حتیٰ یختلف السیف فیما بینہم حتیٰ یقتل بعضُھُم بعضا فاذا رأیت ذالك فعلیك بھٰذا الاصلع عن یمینی یعنی علیا ابن ابی طالب ان سَلَكَ النّاسُ کُلّھم وادیا وسَلَكَ علی وادیًا فاسْلُكْ وادی علیؑ وخَلِّ عن الناس یا عمارؓ علیؑ لا یَرُدُّك عن ھدًی ولا یدُلُّك علیٰ ردی یا عمار طاعۃ علیّ طاعتی وطاعتی طاعۃ اللہ۔

اور علقمہ بن قیس اور اسود بن برید بیان کرتے ہیں کہ ہم دونوں ابو ایوب انصاریؓ کے پاس گئے اور اس سے کہا اے ابو ایوبؓ اللہ تعالےٰ نے تم کو تمہارے پیغمبر کے سبب عزت بخشی جبکہ اس جلّ جلالہٗ نے آنحضرتؐ کے ناقہ کو وحی کی اور وہ تیرے دروازے پر بیٹھ گیا پس رسُول خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے تم کو وُہ فضیلت عطا کی جس سے تم ممتاز ہو گئے اب تم علیؑ کے ساتھ اپنے (جنگ صفین میں) جانے کا حال بیان کرو جبکہ تم کلمہ گویوں کے ساتھ جنگ کرتے تھے۔ ابو ایوبؓ نے جواب میں کہا کہ میں تم سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایک روز رسُولؐ خدا میرے ساتھ اسی گھر میں جس میں اب تم میرے پاس موجود ہو، تشریف رکھتے تھے اور اس گھر میں آنحضرتؐ اور علیؑ اور میرے اور انسؓ کے سوا اور کوئی نہ تھا۔ علیؑ حضرتؐ کے دائیں طرف بیٹھے تھے اور میں آپ کے بائیں تھا اور انسؓ حضرتؐ کے سامنے کھڑے تھے کہ یکایک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضرت نے انسؓ فرمایا جاؤ دیکھو۔ دروازے پر کون ہے۔ انسؓ گئے اور آکر عرض کی یا رسُولؐ اللہ عمارؓ یاسر ہیں۔ حضرتؐ نے

فرمایا عمارؓ پاک و پاکیزہ کے لئے دروازہ کھول دو۔ انس نے دروازہ کھول دیا اور عمارؓ اندر آکر حاضر خدمت ہوئے۔ حضرتؐ نے فرمایا اے عمارؓ عنقریب میری امت میں بہت سخت ناگفتہ بہ باتیں وقوع میں آئیں گی یہاں تک کہ ان میں باہم تلوار چلے گی، اور بعضے بعضوں کو قتل کریں گے۔ جب تم ایسا حال مشاہدہ کرو تو تم کو اس اصلعؑ[1] کی جو میرے دائیں طرف بیٹھا ہے یعنی علیؑ ابن ابی طالب کی پیروی لازم ہے۔ اگر تمام لوگ ایک وادی (میدان) میں چلیں، اور علیؑ ایک اور وادی میں تو تم بھی علیؑ والی وادی میں چلنا اور سب لوگوں کو چھوڑ دینا۔ اے عمارؓ علیؑ تم کو راہِ ہدایت سے نہ پھیرے گا اور ہلاکت کی راہ کی طرف رہبری نہ کرے گا اے عمارؓ علیؑ کی اطاعت عین میری اطاعت ہے اور میری اطاعت عین خدا کی اطاعت ہے۔

(۵) وعن ابی جعفر الباقر علیہ السلام فی قولہ یا ایہا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ الایۃ یعنی ولایۃ علیؑ والاوصیاء من بعدہ۔ اور امام ابو جعفر محمد باقرؑ نے فرمایا ہے کہ آیۂ یا ایہا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ۔ (اے ایمان والو سب کے سب سلم میں داخل ہو) میں سلم سے مراد علیؑ اور ان کے اوصیاء علیہم السلام کی ولایت ہے جو علیؑ کے بعد ہوئے۔

المودۃ السادستہ فی ان علیاً اخو رسول اللہ ووزیرہ وطاعتہ طاعۃ اللہ

چھٹی مودت اس امر کے بیان میں کہ علیؑ رسول خداؐ کے بھائی اور اُن کے وزیر ہیں اور ان کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے

(چھٹی مودت)

(۱) وعن جابرؓ قال قال رسول اللہؐ رأیت علی باب الجنۃ مکتوبا لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ وعلیؑ ولی اللہ اخو رسول اللہ۔ اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا ہے

لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ وعلیؑ ولی اللہ اخو رسول اللہ۔ یعنی خدا کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے اور محمدؐ خدا کے پیغمبرؐ ہیں اور علیؑ ولی خدا اور رسولِ خدا کے بھائی ہیں۔

(۲) وعن انسؓ قال قال رسول اللہؐ ان اللہ اصطفانی علی الانبیاء فاختارنی

[1] اصلع وہ شخص جس کے سر کے آگے کی طرف بال نہ ہوں۔ ۱۲ منہ

واختار لی وصیاً واخترت ابن عمی وصیی وشد بہ عضدی کما شدّ عضد موسٰی باخیہ ہارون وھو خلیفتی ووزیری ولو کان بعدی نبیاً لکان علیؑ نبیاً۔ اور انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھ کو تمام انبیاء میں سے چنا اور مجھ کو ترجیح دی۔ اور میرے واسطے ایک وصی منتخب کیا اور میں نے اپنے چچیرے بھائی کو اپنا وصی اختیار کیا اور خدا نے اس سے میرے بازو کو مضبوط کیا جیسے موسٰیؑ کا بازو اس کے بھائی ہارونؑ سے مضبوط کیا تھا۔ اور وُہ میرا خلیفہ اور میرا وزیر ہے۔ اور اگر میرے بعد کوئی پیغمبر ہوتا تو بیشک علیؑ ابن ابی طالب پیغمبر ہوتے۔

(۳) عن ابی موسٰی الحمیدی قال کنت مع رسولؐ اللہ فی نصف عرفۃ ومعہ ابوبکر وعمر وعثمان ونفرٌ من اصحابہ وعلیؑ۔ فالتفت الی ابوبکر فقال یا ابا بکر ھذا الذی تراہُ وزیری فی السّماء ووزیری فی الارض یعنی علیؑ ابن ابی طالب فان احببت ان تلقی اللہ تعالیٰ وھو عنک راضٍ فارضِ علیاً فانّ رضائہٗ رضاء اللہ وغضبہٗ غضبُ اللہ۔ ابوموسٰی حمیدی بیان کرتا ہے کہ مَیں نصف عرفہ میں رسولؐ خدا کے ساتھ تھا اور ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور دیگر چند اصحاب اور علیؑ آپ کے ہمراہ تھے۔ حضرتؐ نے ابوبکرؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے ابوبکرؓ یہ شخص جس کو تُو دیکھتا ہے یعنی علیؑ ابن ابی طالب آسمان میں میرا وزیر ہے، اور زمین میں میرا وزیر ہے۔ اگر تُو چاہے کہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وُہ تجھ سے رضامند ہو تو علیؑ کو رضامند کر۔ کیونکہ اس کی خوشنودی خدا کی خوشنودی ہے اور اس کا غضب عین غضب خداوندی ہے

(۴) وعن عمرؓ بن الخطاب قال ان رسولؐ اللہ لما عقد المواخاۃ بین اصحابہ قال ھذا علیؑ اخی فی الدنیا والاٰخرۃ وخلیفتی فی اھلی ووصیّی فی امّتی ووارث علمی وقاضی دینی مالہٗ منّی مالی منہ نفعہٗ نفعی وضرہٗ ضری من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ فقد ابغضنی۔ اور عمرؓ بن خطاب سے مروی ہے کہ جب آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب میں مواخات یعنی دُو دو میں بھائی چارا کرائی۔ تو فرمایا یہ علیؑ دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے اور میری اہلبیتؑ میں میرا جانشین ہے اور میری اُمت میں میرا وصی ہے اور میرے علم کا وارث اور میرے دین کا ادا کرنے والا یا میرے دین کا حاکم)۔ اس کا مال میرا مال ہے اور میرا مال اس کا مال ہے۔ اس کا نفع میرا نفع

ہے اور اس کا نقصان میرا نقصان۔ جس نے اس کو دوست رکھا اُس نے مجھ کو دوست رکھا؛ جس نے اس سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا۔

(۵) وعن ابی لیلیٰ الغفاری قال قال رسولؐ اللہ ستکون من بعدی فتنۃ فاذا کان ذالک فالزموا علیا فانہ الفارق بین الحق والباطل کذا فی الفردوس اور ابو لیلےٰ غفاری سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ عنقریب میرے بعد ایک فتنہ برپا ہوگا۔ جب وُہ فتنہ وقوع میں آئے تو تم علیؑ کی اطاعت کو اپنے اُوپر لازم کرنا کیونکہ وُہ حق اور باطل کے درمیان خوب فرق کرنے والا ہے۔ کتاب فردوس الاخبار دیلمی میں اس طرح مروی ہے۔

(۶) وعن ابن عباسؓ قال قال رسولؐ اللہ ان اللہ افترض طاعتی وطاعۃ اھلبیتی علے الناس خاصۃً وعلی الخلق کافۃً قیل یا رسولؐ اللہ فما الناس وما الخلق قال الناس اھل مکۃ والخلق خلق اللہ من ذی روح۔ اور ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے میری اطاعت اور میری اہلبیتؑ کی اطاعت لوگوں پر خاص کر اور تمام مخلوقات پر کلاً فرض کی ہے۔ اصحاب نے عرض کی یا رسولؐ اللہ ناس اور خلق سے یہاں کیا مُراد ہے؟ فرمایا ناس سے اہلِ مکہ مراد ہیں اور خلق سے خدا کی تمام جاندار مخلوق مراد ہے۔

(۷) وعن علیؑ المرتضیٰ قال قال لی رسولؐ اللہ یا علیؑ انّی اُحِبُّ لکَ مَا اُحِبُّ لنفسی واکرہُ لکَ ما اکرہ لنفسی۔ اور علی مرتضےٰ علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ میں تمہارے واسطے اس چیز کو پسند کرتا ہوں جس کو اپنے واسطے پسند کرتا ہوں۔ اور تمہارے لئے اس چیز کو ناپسند کرتا ہوں جس کو اپنے نفس کے لئے ناپسند کرتا ہوں۔

(۸) وعنہ علیہ السّلام قال قال رسولؐ اللہ لما اسری بی الی السّماء تلقّتنی الملٰئکۃ بالبشارۃ فی کل سماءٍ حتی لقینی جبرئیل فی محفلۃٍ من الملٰئکۃ فقال یا محمدؐ لو اجتمع امّتک علی حُبّ علیؑ ابن ابی طالب ما خلق اللہ النار۔ نیز انہی حضرت سے روایت ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے بیان فرمایا ہے کہ جب شبِ معراج مجھ کو آسمان کی سیر کرائی گئی تو ہر ایک آسمان میں فرشتے آ کر مجھ کو خوشخبری دیتے تھے

یہاں تک کہ جبرئیلؑ ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ مجھ سے ملے اور کہا اے محمدؐ اگر تمہاری امّت علیؑ ابن ابی طالب کی محبّت پر مجتمع ہوتی یعنی اگر ساری اُمّت علیؑ کو دوست رکھتی تو اللہ تعالےٰ دوزخ کو پیدا ہی نہ کرتا۔

(۹) وعن عمرؓ ابن الخطاب قال قال رسولؐ اللّٰہ لواجتمع النّاس علی حب علیؑ ابن ابی طالب لماخلق اللّٰہ النّار۔ اور عمرؓ بن الخطاب سے روایت ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ علیؑ ابن ابی طالب کی محبّت پر جمع ہوتے تو اللہ تعالےٰ دوزخ کو پیدا ہی نہ کرتا۔

(۱۰) وعن الزھری قال سمعت انس بن مالک یقول واللّٰہ الذی لا الٰہ الّا ھو لسمعت رسولؐ اللّٰہ یقول عنوان صحیفۃ المومن حب علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام۔ اور زہری کہتا ہے کہ انس بن مالک کہتا تھا کہ میں قسم کھاتا ہوں اس خدا کی جس کے سوا اور کوئی قابلِ عبادت نہیں ہے البتہ میں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے کہ مومن کے نامۂ اعمال کا سرنامہ (شروع) علیؑ ابن ابی طالب کی محبّت ہے۔

(۱۱) وعن علیؑ ابن ابی طالب قال قال رسولؐ اللّٰہ ان اللّٰہ امرنی بحبّ اربعۃ واخبرنی انّہ یحبّہم قیل سمّہم لنا قال علیؑ منھم ثلاثا وسلمانؓ وابوذرؓ والمقدادؓ۔ اور علیؑ ابن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھ کو چار شخصوں کی محبّت کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور مجھ کو خبر دی ہے کہ وُہ (خدا) اُن کو دوست رکھتا ہے۔ اصحاب میں سے کسی نے عرض کی یا رسولؐ اللہ ان کے نام ہمارے سامنے بیان کیجئے۔ فرمایا علیؑ ان میں سے ہے، علیؑ اُن میں سے ہے، علیؑ اُن میں سے ہے۔ اور سلمانؓ اور ابوذرؓ اور مقدادؓ۔

(۱۲) وعن جابرؓ قال قال رسولُ اللّٰہ مکتوبٌ علےٰ باب الجنۃ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُول اللّٰہ علیؑ اخو رسولؐ اللّٰہ قبل ان یخلق السمٰوٰتِ والارض بالفی عام۔ اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ جنت کے دروازے پر لا الٰہ الا اللّٰہ محمدٌ رسول اللّٰہ علیؑ اخو رسولؐ اللّٰہ "اللہ کے سوا اور کوئی قابلِ عبادت نہیں ہے۔ محمدؐ خدا کا رسُول ہے۔ علیؑ رسولِ خدا کا بھائی ہے۔" آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے لکھا گیا۔

(۱۳) وعن ابی رافع عن ابیہ لما کان یوم احدٍ نادیٰ منادٍ لا سیف الاّ ذوالفقار ولا فتیٰ الا علیؑ۔ اور ابورافع نے اپنے باپ کی زبانی روایت کی ہے کہ جنگِ اُحد کے دِن ایک منادی نے یہ آواز دی لا سیف الاّ ذوالفقار ولا فتی الاّ علیؑ یعنی ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں ہے اور علیؑ کے سوا اور کوئی جوانمرد نہیں ہے۔ یعنی ذوالفقار سی کوئی تلوار نہیں ہے اور علیؑ سا کوئی جوانمرد نہیں ہے۔

(۱۴) وعن ابن عباسؓ قال قال رسولؐ اللہ حبّ علیؑ یاکل الذنوب کما تاکل النّار حطب۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ علیؑ کی دوستی گناہوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جیسے آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔

(۱۵) وعن عمرؓ قال قال رسولؐ اللہ حبّ علیؑ براءۃ من النّار۔ عمرؓ بن خطاب سے مروی ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا ہے کہ علیؑ کی محبت دوزخ سے نجات پانے کا پروانہ ہے۔

(۱۶) وعن علیؑ قال قال رسولؐ اللہ من احبك یا علیؑ کان مع النبیّین فی درجتہم یوم القیامۃ ومن مات ویبغضك فلا یبالی مات یہودیًا او نصرانیًا۔ اور علی علیہ السّلام سے روایت ہے کہ رسولِ خدا نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ جو کوئی تم کو دوست رکھے، وُہ قیامت کے دن پیغمبروں کے ہمراہ ان کے درجہ میں ہوگا۔ اور جو کوئی مرجائے درآنحالیکہ تم سے بغض رکھتا ہو پس وُہ اس امر کی کچھ پرواہ نہ کرے کہ وُہ یہودی کی موت مرا یا نصرانی کی۔

(۱۷) وعن جابرؓ قال قال رسولؐ اللہ انّ اللہ جعل ذریّۃ کل نبیٍ فی صلبہٖ وجعل ذریّتی فی صلب علیؑ ابن ابی طالب۔ اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک پیغمبر کی اولاد اسی پیغمبر کی پشت میں مقرر کی ہے اور میری اولاد کو علیؑ ابن ابی طالب کی پشت میں رکھا ہے۔

(۱۸) وعن علی بن المرتضیٰ علیہ السّلام قال قال رسولؐ اللہ کف علیؑ کفّی۔ اور علی مرتضےٰ سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ علیؑ کی ہتھیلی میری ہتھیلی ہے۔

(۱۹) وعن ابی بکرؓ قال قال رسولؐ اللہ یا ابا بکر کفی وکف علیؑ فی العدل سواءٌ اور ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسولؐ خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابوبکرؓ میری ہتھیلی اور علیؑ کی ہتھیلی دونوں عدل میں مساوی ہیں۔ یعنی دونوں کا ایک درجہ ہے۔

(۲۰) وعن معاذ قال قال رسُول اللہ حُبّ علیؑ حسنۃ لایضر معہا سیّئۃ وبغضۂ سیئۃ لاینفع معہا حسنۃ۔ اور معاذ سے روایت ہے کہ رسُولِ خدا نے فرمایا ہے کہ علیؑ کی دوستی ایسی نیکی ہے کہ اس کے ہوتے کوئی بدی ضرر نہیں پہنچاتی اور اس کی دُشمنی ایسی بدی ہے کہ اس کی موجودگی میں کوئی نیکی نفع نہیں دیتی۔

(۲۱) وعن محمّدؓ بن الحنفیہ قال قال رسُول اللہ ان اللہ جعل علیاً قائد المسلمین الی الجنۃ بہ یدخلون الجنۃ وبہ یدخلون النار وبہ یعذّبون یوم القیامۃ قلنا کیف ذالک قال علیہ السّلام بمحبّتہ یدخلون الجنۃ و ببغضہ یدخلون النار ویعذّبون۔ اور محمدؓ بن حنفیہ سے مروی ہے کہ رسُولِ خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علیؑ کو جنت کی طرف مسلمانوں کا پیش رَو کیا ہے۔ اسی کے سبب سے محب، جنت میں داخل ہوں گے۔ اور اسی کے سبب سے (دشمن) داخل دوزخ ہوں گے اور اسی کے سبب بروز قیامت دشمنانِ دین کو عذاب دیا جاوے گا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسُول اللہ اس کی کیفیت ارشاد فرمائیے۔ فرمایا اس کی محبّت کے سبب اس کے محب جنت میں داخل ہوں گے، اور اس کی دشمنی کے سبب اس کے دشمن دوزخ میں جائیں گے اور عذاب پائیں گے۔

(۲۲) وعن علیؑ المُرتضیٰ قال قال رسُول اللہ لو انّ عبداً عبد اللہ تعالیٰ مثل ما قام نوحؑ فی قومہ وکان لہٗ مثل احدٍ ذھبا فانفق فی سبیل اللہ ومدّ فی عمرہ حتی یحج الف عام علیٰ قدمیہ ثم بین الصفا والمروۃ قتل مظلوماً ثم لم یوالک یا علیؑ لم یشم رائحۃ الجنۃ ولم یدخلھا۔ اور علی مرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسُولِ خدا نے مجھ سے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اتنی مدّت خدا کی عبادت کرے جتنی مدت کہ نوحؑ اپنی قوم میں رہے، اور کوہِ اُحد کے برابر سونا اس کے پاس موجود ہو اور وُہ اس کو راہِ خدا میں صرف کرے اور خدا اس کی عمر کو اتنی زیادہ کرے کہ پیدل چل کر ہزار برس حج کرے بعد ازاں صفا اور مروہ کے درمیان حالت مظلومی میں قتل کیا جائے۔ اور اے علیؑ وُہ تم کو دوست نہ رکھتا ہو، وُہ کبھی جنّت کی بُو تک بھی نہ سُونگھے گا اور اس میں ہرگز داخل نہ ہوگا۔

(۲۳) وعن عبداللہ ابن سلام قال قلت یا رسُول اللہ اخبرنی عن لواء الحمد

ماصفتہ قال علیہ السّلام طولہٗ الف عام عمودہ یاقوتۃ حمراء قبضتہ من لولوءٍ ونشرہ زمرد خضراء لہ ثلث ذوائب ذائبہ بالمشرق وذائبہ بالمغرب وثالثۃ فی وسط الدنیا مکتوب علیہا ثلثۃ اسطر السطر الاول بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ والسطر الثانی اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ والسّطر الثالث لا الٰہ الا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رسُولُ اللّٰہ علیؑ ولی اللّٰہ طول کل سطر الف یوم قال صدقت یا رسُولُ اللّٰہ فمن یحمل ذالك قال یحملھا الذی یحمل لوائی فی الدنیا علیؑ ابن ابی طالب کتب اللّٰہ اسمہٗ قبل ان یخلق السمٰوٰت والارض قال صدقت یا رسُولُ اللّٰہ فمن یستظل تحت لوائك قال المومنون اولیاء اللّٰہ وشیعتہ الحق وشیعتی ومحبّی وشیعۃ علیؑ ومحبوہ وانصارہ فطوبیٰ لھم وحسن ماٰب والویل لمن کذبنی فی علیٍّ اوکذب علیاً فی اونازعہ فی مقامہ الذی اقامہ اللّٰہ فیہ ۔ اور عبداللّٰہ بن سلام سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کی یا رسُولؐ اللّٰہ مجھ کو علم حمد کی تعریف اور اس کی کیفیت سے آگاہ فرمائیے۔ فرمایا اس کا طول ہزار برس کی راہ کے برابر ہوگا اور اس کا ستون سُرخ یاقوت کا، اور اُس کا قبضہ سفید موتی کا، اور اس کا پھریرا سبز زمرد کا ہوگا۔ اور اس کے تینؔ گیسو ہوں گے۔ ایک گیسو مشرق میں ہوگا اور دُوسرا مغرب میں اور تیسرا وسط دنیا میں۔ ان کے اُوپر تین سطریں لکھی ہوں گی۔ پہلی سطر بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ اور دُوسری سطر الحمدللّٰہ رب العالمین اور تیسری سطر لا الٰہ الا اللّٰہ محمدؐ رسُول اللّٰہ علی ولی اللّٰہ ہوگی۔ ہر سطر کا طول ہزار دن کی راہ کے برابر ہوگا۔ میں نے عرض کی یا رسُول اللّٰہ آپ نے سچ فرمایا۔ اب یہ فرمائیے اس علم کو کون اٹھائے گا۔ فرمایا اس کو وُہ شخص اٹھائے گا جو دنیا میں میرا علم اٹھاتا ہے یعنی علیؑ ابن ابی طالب کہ جس کا نام اللّٰہ تعالےٰ نے زمین اور آسمانوں کی پیدائش سے پہلے لکھا ہے۔ میں نے عرض کی یا رسُولؐ اللّٰہ آپ نے سچ فرمایا۔ اب یہ فرمائیے آپ کے اس علم کے سایہ میں کون لوگ ہوں گے۔ فرمایا مومنین، دوستانِ خدا۔ اور خدا کے شیعہ، اور میرے شیعہ اور میرے محب۔ اور علیؑ کے شیعہ اور اس کے محب اور انصار یعنی یار و یاور اس علم کے سایہ میں ہوں گے۔ پس ان کا حال بہت اچھا ہے اور ان کی بازگشت یعنی ان کا انجام بہت نیک ہے۔ اور عذاب ہے اس شخص کے لئے جو علیؑ کے باب میں مجھ کو

جھٹلائے یا علیؑ کو میرے باب میں جھٹلائے۔ یا اس مرتبہ میں اس سے جھگڑا کرے جس میں خداوند متعال نے اس کو قائم کیا ہے۔

(۲۴) وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ اذا فرغ اللہ عن الحساب للعباد یأمر الملکین فیقفان علی الصراط فلا یجوز الصراط احد الا ببراءۃ بولایۃ من علیؑ فمن لم یکن معہ اکبّہ اللہ علی وجہ فی النار۔ اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن جب خدا بندوں کے حساب سے فارغ ہو جائے گا تو دو فرشتوں کو حکم فرمائے گا اور وہ دونوں آ کر صراط پر کھڑے ہو جائیں گے۔ پس کوئی شخص ولایتِ علی ابن ابی طالب کا پروانہ پاس ہوئے بغیر صراط پر سے نہ گزرے گا۔ اور جس کے پاس وہ پروانہ نہ ہو گا اللہ تعالیٰ منہ کے بل جہنم میں اس کو ڈالے گا۔

(۲۵) وعن ابی رافع مولی رسول اللہ انّ رسول اللہ قال من لم یعرف حقّ علیؑ فھو احد من الثلثۃ اما الزانیۃ او حملت امّہ من غیر طھر او منافق۔ اور ابو رافع غلام رسولؐ خدا سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی علیؑ کے حق کو نہ پہچانے وہ تین شخصوں میں سے کوئی سا ایک ہے۔ یا تو اس کی ماں زانیہ ہے یعنی وہ حرامزادہ ہے، یا اس کی ماں حیض و نفاس کے ایام میں حاملہ ہوئی ہے یا وہ منافق ہے۔

المودۃ السابعۃ فی فضل علیؑ وفی انّ علیًا یقضی دین رسول اللہ وانّ ایمانہ یرجح علی ایمان الخلائق وانّہ اعظم الناس بعد الرّسولؐ

ساتویں مودّت

ساتویں مودت فضائل علیؑ میں۔ اور اس بیان میں کہ علیؑ رسولؐ خدا کا قرض ادا کرنے والا ہے اور اس کا ایمان جملہ مخلوق کے ایمان پر فوقیت رکھتا ہے اور وہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے برتر اور افضل ہے۔

(۱) عن علی بن حسین علیہما السلام عن ابن عمر قال مرّ سلمان الفارسیؓ وھو یرید ان یعود رجلاً ونحن جلوس فی حلقۃ وفینا رجل یقول لو شئت لانبأتکم بافضل ھٰذہ الامۃ بعد نبینا وافضل من ھٰذین الرجلین ابی بکر وعمر فقام سلمانؓ فقال اما واللہ لو شئت لانبأتکم بافضل ھٰذہ الامۃ

بعد نبینا وافضل من ھٰذین الرجلین ابی بکر و عمر ثم مضٰی سلمانؓ فقیل لہٗ یا اباعبد اللہ ما قلت لہٗ قال سلمان دخلت علی رسولؐ اللہ وھو فی غمرات الموت۔ فقلت یا رسولؐ اللہ ھل اوصیت قال یا سلمانؓ اتدری من الاوصیاءُ قلت اللہ و رسولہٗ اعلم قال ادمؑ وکان وصیہ شیثؑ وکان افضل من ترکَ بعدہٗ من ولدہٖ وکان وصی نوحؑ سامؑ وکان افضل من ترکہ بعدہٗ وکان وصی موسٰیؑ یوشعؑ وکان افضل من ترکہ وکان وصی سلیمانؑ اٰصف بن برخیا وکان افضل من ترکہ وکان وصی عیسٰےؑ شمعون بن فرخیا وکان افضل من ترکَ بعدہٗ وانی اوصیت الی علیؑ وھو افضل من اترکہ بعدی۔ امام علی بن حسین علیہما السلام نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ سلمان فارسیؓ کسی شخص کی عیادت کے ارادے سے جارہے تھے کہ ان کا گذر ہم پر سے ہُوا اور ہم آدمیوں کے حلقے میں بیٹھے تھے۔ اور ہم میں سے ایک شخص کہہ رہا تھا کہ اگر مَیں چاہوں تو تم کو ایسے شخص کے حال سے خبر دوں جو ہمارے پیغمبر کے بعد اس ساری اُمّت سے افضل ہے اور ان دونوں شخصوں ابوبکرؓ و عمرؓ سے برتر اور بہتر ہے۔ پھر اس نے سلمانؓ سے درخواست کی تب سلمانؓ نے کہا آگاہ ہو خدا کی قسم اگر میں چاہوں تو بے شک میں تم کو ایسے شخص کے حال سے آگاہ کروں جو رسُولِ خدا کے بعد اس تمام اُمّت سے افضل ہے اور ان دونوں شخصوں ابوبکرؓ اور عمرؓ سے بہتر ہے۔ یہ کہہ کر سلمانؓ روانہ ہوئے۔ تب لوگوں نے ان سے کہا اے ابوعبد اللہ تم نے بیان نہ کیا۔ سلمانؓ بولے کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہُوا جبکہ آپ نزع کی حالت میں تھے میں نے عرض کی یا رسُولؐ اللہ آیا آپ نے کسی شخص کو اپنا وصی مقرر کر دیا ہے؟ فرمایا اے سلمانؓ آیا تم اوصیا کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اُس کا رسُولؐ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا آدمؑ کے وصی شیثؑ تھے اور وُہ تمام اولادِ آدمؑ سے جو ان کے بعد باقی رہی، بہتر تھے۔ اور نوحؑ کے وصی سامؑ تھے جو ان سب سے افضل تھے جن کو حضرت نوحؑ نے اپنے بعد چھوڑا۔ اور حضرت موسٰیؑ کے وصی یوشعؑ تھے، اور وُہ ان سب سے افضل تھے جو حضرت موسٰیؑ کے بعد باقی رہے۔ اور سلیمانؑ کے وصی آصفؑ بن برخیا تھے اور وُہ ان تمام لوگوں سے جن کو حضرت سلیمانؑ نے اپنے بعد چھوڑا، بہتر تھے اور حضرت عیلٰےؑ کے وصی شمعونؑ بن فرخیا تھے جو ان تمام لوگوں سے بہتر تھے جو حضرت عیسٰےؑ

کے بعد باقی رہے۔ اور میں نے علیؑ ابن ابی طالب کو اپنا وصی کیا ہے اور وہ سب لوگوں سے جن کو میں اپنے بعد چھوڑتا ہوں بہتر اور افضل ہیں۔

(۲) وعن ابی وائل عن عبد اللہ بن عمر قال اذا اعدنا اصحاب النبیؐ قلنا ابوبکر وعمر وعثمان فقال رجل یا ابا عبد الرحمٰن فعلی ما ھو قال علی من اھل البیت لایقاس بہ احد ھو مع رسول اللہ فی درجتہ اِنَّ اللہَ یَقُوْلُ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْھُمْ ذُرِّیَّتُھُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِھِمْ ذُرِّیَّاتِھِمْ فَفَاطِمَۃُ مع رسول اللہ فی درجتہ وعلیٌّ معھما۔ ابووائل کہتا ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ جب ہم آنحضرتؐ کے اصحاب کو شمار کرتے تھے تو کہتے تھے ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ۔ تب ایک شخص نے پوچھا کہ اے ابوعبدالرحمٰن علیؑ کس طرف ہیں۔ ابن عمرؓ نے جواب دیا کہ علیؑ اہلبیت اطہار میں سے ہیں اور آنحضرتؐ کے ساتھ اُن کے درجہ میں ہیں۔ ان کے ساتھ کسی اور شخص کو قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْھُمْ ذُرِّیَّتُھُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِھِمْ ذُرِّیَّاتِھِمْ۔ یعنی جو لوگ کہ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان میں ان کی پیروی کی، ہم ان کی اولاد کو ان سے ملحق کریں گے۔ پس فاطمہؑ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان کے درجہ میں ہیں اور علیؑ ان دونوں کے ساتھ ہیں۔

(۳) وعن احمد ابن محمد الکروری البغدادی قال سمعت عبد اللہ ابن احمد بن حنبل قال سئلتُ ابی عن التفضیل فقال ابوبکر وعمر وعثمان ثم سکت فقال یا ابتِ این علیؑ ابن ابی طالب قال ھو من اھل البیت لا یقاس بہ ھؤلاءِ۔ اور احمد بن محمد کروری بغدادی بیان کرتا ہے کہ میں نے عبداللہ بن احمد بن حنبلؒ سے سُنا کہ وہ کہتا تھا کہ میں نے اپنے باپ احمد بن حنبلؒ سے صحابہ کی تفضیل پوچھی اس نے جواب دیا کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ۔ اتنا کہہ کر خاموش ہوگیا۔ عبداللہ نے کہا اے پدر علیؑ ابن ابی طالب کدھر ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ علیؑ اہل بیت میں سے ہیں۔ یہ لوگ (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) ان کے ساتھ قیاس نہیں کئے جا سکتے (یعنی اصحاب ثلاثہ مرتبے میں علی علیہ السلام کے برابر نہیں ہو سکتے)

(۴) وعن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہؐ افضل رجال العالمین فی زمانی ھذا علیؑ وافضل نساء العالمین الاولین والآخرین فاطمۃ علیھا السلام۔

اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا ہے کہ تمام عالم کے مردوں سے افضل میرے عہد میں علیؑ ہیں؛ اور تمام عالم کی زنانِ اولین و آخرین سے بہتر فاطمہ علیہا السلام ہیں۔

(۵) وعن جابرؓ قال قال رسولُ اللہ یوما بمحضر المھاجرین والانصار یا علیؑ لو ان احدًا عبد اللہ حق عبادتہ ثم شك فیك و اھلبیتك انکم افضل الناس کان فی النار۔ اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ ایک روز جناب رسالتمآبؐ نے مہاجرین و انصار کے روبرو علیؑ سے متوجہ ہو کر فرمایا اے علیؑ اگر ایک شخص خدا کی ایسی عبادت کرے کہ جو حق عبادت ہے پھر تمہارے اور تمہارے اہلبیت اطہارؑ کے تمام لوگوں سے افضل ہونے میں شک کرے، وُہ جہنم میں جائے گا۔

(۶) وعن سلمانؓ قال قال رسولُ اللہ اوّلکم واردًا علی الحوض واوّلکم اسلامًا علیؑ ابن ابی طالب۔ اور سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسولِ خدا نے صحابہ سے فرمایا اے صحابہ تم میں سب سے پہلے قیامت کے دن جو شخص حوضِ کوثر پر وارد ہوگا، اور جو تم سب سے پہلے ایمان لایا ہے وُہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

(۷) وعن انسؓ قال قال رسولُ اللہ انّ اخی و وزیری وخلیفتی فی اھلی و خیر من اترك بعدی یقضی دَینی وینجز موعدی علیؑ ابن ابی طالب۔ اور انسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسولِ خدا نے فرمایا ہے کہ میرا بھائی اور میرا وزیر اور میرے اہلبیتؑ میں میرا خلیفہ اور ان سب لوگوں سے جن کو میں اپنے بعد چھوڑوں گا بہتر اور برتر اور میرے قرضوں کا ادا کرنے والا ہے، اور میرے وعدوں کو پورا کرنے والا علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہے۔

(۸) وعن ابی حمزۃ الثمالی عن ابی جعفرؑ الباقرؑ عن اٰبائہ علیھم السلام قال لما مرض رسولُ اللہ فی مرضہ الذی قبض فیہ کان راسہ فی حجر علیؑ و العباس یذب عنہ والبیت غاص بالمھاجرین والانصار فقال یا عم اتقبل وصیتی وتنجز عداتی فقال العباسؓ انا رجل کبیر السن وکثیر العیال یتیما ثلاثہ علیہ السلام یا علیؑ اتقبل وصیتی وتنجز عداتی فخنق علی العبرۃ وما استطاع اَن یجیبہ فاعادھا علیہ فقال علیؑ بابی انت وامی نعم فقال رسول اللہ انت اخی و وصیّی و وزیری وخلیفتی ثم قال یا بلال ھلم سیف رسولُ اللہ

ذا الفقار فجاء بہ بلال فوضع بین یدی رسول اللہ ثم قال یا بلال هلم مغفر رسول اللہ ذا النجدین فجاء بہ فوضعہ ثم قال یا بلال هلم درع رسول اللہ ذات الفصول فجاء بها ثم قال یا بلال هلم فرس رسول اللہ المرتجز فاتی بہ فاوثقہ ثم قال هلم ناقۃ رسول اللہ العضبا فجاء بها فعقلها ثم قال یا بلال هلم بردۃ رسول اللہ السحاب فجاء بها فوضعها ثم قال یا بلال هلم قضیب رسول اللہ الممشوق فجاء بہ فوضعہ فلم یزل یدعو بشیء بعد شیء حتی بالعصابۃ التی کان یعصب بها بطنہ فی الحرب ثم نزع الخاتم فدفعہ الی علی ثم قال یا علی اذهب بها اجمع فاستودعها بیتك بشهادۃ المهاجرین والانصار لیس لاحد ان ینازع علیك فیها بعد فانطلق امیر المومنین حتی وضعها فی منزلۃ ثم رجع۔ اور ابو حمزہ ثمالیؓ سے مروی ہے کہ امام ابو جعفر محمد باقرؑ نے اپنے آبائے کرام علیہم السلام کی زبانی مجھ سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسولؐ خدا مرض الموت میں مبتلا تھے تو حضرتؐ کا سر مبارک علیؑ کی گود میں تھا اور عباسؓ آپ کے جسم اطہر پر سے مکھیاں ہلا رہے تھے اور تمام گھر مہاجرین اور انصار سے پُر تھا اُس وقت آنحضرتؐ نے عباسؓ سے فرمایا اے چچا آیا تم میری وصیت کو قبول کرو گے اور میرے وعدوں کو پورا کرو گے؟ عباسؓ نے جواب دیا یا رسولؐ اللہ میں ایک بوڑھا آدمی ہوں اور میرا عیال بہت ہے۔ حضرتؐ نے تین بار اپنا کلام دُہرایا اور حضرت عباسؓ ہر دفعہ یہی جواب دیتے تھے کہ میں بوڑھا ہوں اور میرا کنبہ بہت ہے بعد ازاں حضرتؐ نے جناب امیرؑ سے فرمایا اے علیؑ تم میری وصیت کو قبول کرو گے اور میرے وعدوں کو پورا کرو گے؟ حضرتؐ کا یہ کلام سُن کر جناب امیرؑ کو ایسی رقت گلوگیر ہوئی کہ جواب نہ دے سکے۔ حضرتؐ نے پھر اسی کلام کو دُہرایا۔ جناب امیرؑ نے عرض کی یا رسولؐ اللہ میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں۔ ہاں مجھ کو قبول ہے۔ تب حضرتؐ نے فرمایا اے علیؑ تم میرے بھائی اور وصی اور وزیر اور جانشین ہو۔ پھر بلال سے فرمایا اے بلال میری تلوار ذوالفقار لاؤ۔ بلالؓ نے تلوار لا کر حضرتؐ کے سامنے رکھ دی۔ پھر فرمایا اے بلال میری خود ذوالنجدین لاؤ۔ اس نے خود لا کر حاضر کی۔ پھر فرمایا اے بلال میری زرہ ذات الفصول لاؤ اس نے زرہ حاضر کی۔ پھر فرمایا اے بلال میرا گھوڑا مرتجز لاؤ اس نے گھوڑا وہاں لا کر باندھ دیا۔ پھر فرمایا اے بلال میرا ناقہ عضبا لاؤ۔ اس نے ناقہ لا کر اس کا گھٹنا باندھ دیا۔ پھر فرمایا اے بلال میری

بُرد یمانی سحاب نام لاؤ۔ اس نے لاکر حاضر کی۔ پھر فرمایا اے بلال میرا تازیانہ ممشوق لاؤ۔ اس نے تازیانہ حاضر کیا اور وہاں رکھ دیا۔ الغرض حضرتؐ باری باری ایک ایک چیز کا نام لیتے تھے یہاں تک کہ وُہ پٹکا طلب فرمایا جس سے آپ لڑائی کے وقت شکم مبارک کو باندھا کرتے تھے۔ بعدازاں اپنی انگوٹھی انگشت مبارک سے اتار کر علیؑ کو عطا فرمائی۔ بعدازاں ارشاد فرمایا اے علیؑ یہ تمام چیزیں لے جاؤ اور مہاجرین و انصار کے روبرو اپنے گھر رکھ آؤ۔ کسی شخص کو اختیار نہیں ہے کہ ان چیزوں میں میرے بعد تم سے جھگڑا کرے۔ پس امیرالمومنینؑ گئے اور وُہ تمام چیزیں اپنے گھر رکھ کر وہیں واپس آگئے۔

(۹) وعن ابی صالح عن ابی سعید الخدریؓ وعن ابی هریرة قالا ان رسول اللہؐ بعث ابابکر بسورة براۃ فلما بلغ ضجنان سمع بغام ناقة علیؑ فعرفه قال ما شانی قال خیران النبیؐ قد بعثنی ببرائةٍ فلما رجعنا انطلق ابوبکر الی رسول اللہؐ فقال یا رسول اللہؐ مالی قال خیر وانت صاحبی فی الغار غیر انه لا یبلغ عنی الا انا او رجلٌ منی یعنی علیا علیه السّلام۔ اور ابو صالح نے ابو سعید خدریؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے ابوبکر کو سورہ براءت دے کر مکہ کی طرف روانہ کیا۔ جب وُہ مقامِ ضجنان میں پہنچے تو علیؑ کے ناقہ کی آواز سُنی اور اُن کو پہچانا۔ اور پُوچھا میرا کیا حال ہے۔ جناب امیرؑ نے جواب دیا بہتر۔ آنحضرتؐ نے مجھ کو سورۂ براءت دے کر روانہ فرمایا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ جب ہم مدینہ واپس آئے تو ابوبکر خدمتِ رسولؐ خدا میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسولؐ اللہ میرے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا خیر۔ اور تم غار میں میرے رفیق رہے ہو۔ صرف یہ بات ہے کہ میری رسالت کو یا تو میں خود پہنچا سکتا ہوں یا وُہ شخص جو مجھ سے ہو (یعنی بمنزلہ میرے ہو) پہنچا سکتا ہے یعنی علیؑ ابن ابی طالب۔

(۱۰) وعن عبداللہ جویشفه ابن مرة العیری عن جده قال اتی عمر ابن الخطاب رجلان فسئلاه عن طلاق الامَةِ فانتهی الی حلقةٍ فیها رجلٌ اصلع فقال یا اصلع ماتری فی طلاق الامَةِ فقال باصابعه واشار بالسبابة والتی یلیها فالتفت ابن الخطاب الیهما فقال احدهما سبحان اللہ جئناك وانت امیرالمومنین وسئلناك عن مسئلةٍ فجئت الی رجلٍ واللہ ما کلمك فقال اتدری من هذا قالا لا قال عمر هذا علیؑ ابن ابی طالب اشهد انی سمعت رسول اللہؐ

یقول لو انّ ایمان اھل السّمٰوات والارض وضع فی کفۃٍ ووضع ایمان علیؑ فی کفۃ فرجح ایمان علیؑ ابن ابی طالب ۔ اور عبد اللہ جو شیقہ بن مرہ عیری نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ عمرؓ ابن خطاب کے پاس دو شخص طلاقِ کنیز کا مسئلہ پوچھنے آئے تب عمرؓ آدمیوں کے ایک حلقہ کے پاس گئے جس میں ایک اصلع شخص موجود تھا اس سے کہا اے اصلع طلاق کنیز کی بابت تیری کیا رائے ہے ۔ اس نے انگلیوں سے جواب دیا اور کلمے کی انگلی اور منجھلی انگلی سے اشارہ کیا ۔ اس وقت عمرؓ ابن خطاب ان دونوں شخصوں کی طرف متوجہ ہوئے ان میں سے ایک بولا سبحان اللہ ۔ ہم تیرے پاس آئے تھے کہ تو امیر المومنین ہے اور تجھ سے ایک مسئلہ پوچھا تھا اور تو ایک ایسے شخص کے پاس آیا جس نے خدا کی قسم تجھ سے بات تک بھی نہ کی ۔ یہ سن کر عمرؓ نے اس سے کہا تو جانتا ہے کہ یہ کون شخص ہے ؟ وہ دونوں بولے کہ نہیں ۔ عمرؓ نے کہا کہ یہ علیؑ ابن ابی طالب ہے ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسولؐ خدا سے سُنا ہے کہ وہ حضرتؐ فرماتے تھے کہ اگر آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں کے ایمان کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور علیؑ کا ایمان دوسرے پلڑے میں رکھ کر دونوں کو تولا جائے تو علیؑ ابن ابی طالب کا ایمان ہی سب سے بھاری ہوگا ۔

(۱۱) وعن سلمانؓ قال قال رسول اللہ اعلم اُمّتی من بعدی علیؑ ابن ابی طالب ۔ اور سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد میری اُمّت میں سب سے زیادہ تر صاحبِ علم علی ابن ابی طالب ہے ۔

(۱۲) وعن ابی ذرؓ قال قال رسول اللہ علیؑ باب علمی ومبین لامتی ما ارسلت بہ من بعدی حُبّہٗ ایمانٌ وبُغضُہٗ نفاقٌ والنظر الیہ رأفۃٌ ومودتہ عبادۃٌ رواہ ابو نعیم باسناد ۔ اور ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ جناب رسولِؐ خدا نے فرمایا ہے کہ علیؑ میرے علم کا دروازہ ہے اور میرے بعد میری اُمت کے لئے اس شریعت کا بیان کرنے والا ہے جس کے ساتھ خدا نے مجھ کو بھیجا ہے ۔ اس کی محبت ایمان ہے اور اس کی دشمنی نفاق ہے اور اس کی طرف نظر کرنا رأفت ومہربانی ہے اور اس کی دوستی عبادت ہے ۔ حافظ ابو نعیم نے اپنے اسناد سے اس حدیث کو روایت کیا ہے ۔

(۱۳) وعن سفیان الثوری عن منصور عن ابراھیم النخعی عن علقمہ قال کنت عند عبد اللہ ابن مسعود فسُئل عن علیؑ فقال قال رسولؐ اللہ

قُسِّمَتِ الْحِکمۃ عَشَرۃ اجزاءٍ فَاُعْطِیَ علیٌّ تِسعۃ اجزاءٍ و الناس جزءٌ واحدًا۔ اور ابو سفیان ثوری نے منصور سے اور اس نے ابراہیم نخعی سے اور اس نے علقمہ سے روایت کی ہے۔ وُہ کہتا ہے کہ میں عبداللہ ابن مسعود کے پاس موجود تھا۔ کسی نے اس سے علیؑ کی بابت دریافت کیا۔ عبداللہ نے جواب دیا کہ رسُولِ خدا نے فرمایا ہے کہ حکمت کو دس حصّوں میں تقسیم کیا گیا۔ ان میں سے نو حصّے علیؑ کو عطا کئے گئے اور ایک باقی آدمیوں کو۔

(۱۴) وعن ابن عمرؓ قال قال رسُولُ اللہ انّ اللہ جَمَعَ فِیَّ و فی اھلبیتی الفضل والشرف والسخاء والشجاعۃ والعلم والحلم و انّ لنا الاٰخرۃ ولکم الدنیا۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسُولِ خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھ میں اور میرے اہلبیتؑ میں فضل اور شرف اور سخاوت اور شجاعت اور علم اور حلم کو جمع فرمایا ہے۔ اور آخرت خاص ہمارے واسطے ہے اور دُنیا تمہارے واسطے۔

(۱۵) وعن جابرؓ قال قال رسُولُ اللہ انامدینۃ العلم و علیٌّ بابھا۔ اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسُولِ خدا نے فرمایا ہے کہ مَیں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے۔

(۱۶) وعنہٗ قال قال رسُولُ اللہ لعلیٍّ یا علیُّ انت منّی بمنزلۃ ھارونؑ من موسیٰؑ الّا انہ لا نبیّ بعدی۔ نیز جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا نے علیؑ سے فرمایا اے علیؑ تمہارا مرتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسے موسیٰؑ کے نزدیک ہارونؑ کا مرتبہ تھا مگر یہ فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا (ورنہ تم بھی پیغمبر ہوتے)

(۱۷) وعن ابن عباسؓ قال قال رسُولُ اللہ قسم العلم عشرۃ اجزاء فاعطی علیؑ منھا تسعۃ وھو بالجزء العاشر اعلم من الناس۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسُولِ خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے علم کے دس حصّے کئے ان میں سے نو حصّے خاص علیؑ کو عطا فرمائے (اور دسواں حصّہ سب پر تقسیم کیا) اور وُہ یعنی علیؑ دسویں حصّے میں بھی سب آدمیوں سے زیادہ عالم ہیں (یعنی دسویں حصّے میں سب کے ساتھ شامل ہے اور اس میں سب سے زیادہ حصّہ پایا ہے)

(۱۸) وعن ابن عمرؓ قال قال رسُولُ اللہ علیؑ منی بمنزلۃ راسی من بدنی اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ مجھ میں سے ایسا ہے جیسے

میرے بدن کے واسطے میرا سر ہے۔

(۱۹) وعن جابرؓ قال قال رسولؐ اللہ لاخیر فی اُمَّۃٍ لیس فیھم احدٌ من وُلدِ علیؑ یامر بالمعروف وینھی عن المنکر۔ اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اُس گروہ میں کسی طرح کی بہتری اور نیکی نہیں ہے جن کے درمیان اولادِ علیؑ میں سے کوئی شخص امرِ معروف اور نہیِ منکر کرنے والا موجود نہ ہو۔

(۲۰) وعنہ قال صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم انا نذیر ھٰذہ الامۃ وعلیٌّ ھادیھا۔ نیز جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میں اس اُمّت کا نذیر یعنی عذابِ خدا سے ڈرانے والا ہوں اور علیؑ اس اُمّت کا ہادی یعنی خدا کی راہ دکھانے والا ہے۔

المودۃ الثامنۃ فی انّ رسولؐ اللہ وعلیًا من نورٍ واحدٍ و فی ما اُعطِی علیؑ من الخصائل مالم یُعطَ احدٌ من العالمین

آٹھویں مودت اس بیان میں کہ رسولؐ خدا اور علیؑ دونوں ایک ہی نور سے پیدا ہوئے ہیں اور علیؑ کو خدا نے وہ خصلتیں عطا فرمائی ہیں جو تمام عالم میں کسی کو نصیب نہیں ہوئیں۔

(۱) وعن علیؑ قال انطلق بی رسولؐ اللہ الی کسر الاصنام فقال لی اجلس فجلست الی الجنب الکعبۃ ثم صَعَدَ رسولؐ اللہ علےٰ منکبی وقال لی انھض بی الی الصّنم فنھضت بہ فلما رأی ضعفی تحتہٗ قال اجلس فجلستُ ونزل عنّی وجلس علیہ السّلام فقال یا علیؑ اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبیہ ثم نھض بی رسولؐ اللہ حتیٰ خیل لی ان لو شئتُ نلت السّماء و صَعدتُ علے الکعبۃ وتنحّٰی رسولؐ اللہ فالقیت الصنم الاکبر صنم قریشٍ وکانَ من نحاسٍ موقّدًا باوتادٍ من حدیدٍ الی الارض فقال رسولؐ اللہ عالجہ فلم ازل اُعَالِجُہٗ و رسولؐ اللہ یقول ایہ ایہ فلم ازل حتیٰ قلعتہٗ فقال دقّہ فدققتہ وکسرتہ ونزلتُ۔ اور علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ مجھ کو اپنے ہمراہ لے کر بُت توڑنے کے لئے تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا بیٹھو میں کعبہ کے پہلو میں بیٹھ گیا اور رسولؐ خدا میرے کندھے پر چڑھے اور مجھ سے فرمایا مجھ کو بُت کی طرف اٹھا۔ تب میں نے حضرت کو اوپر اٹھایا۔ جب آنحضرتؐ نے اپنے نیچے میری کمزوری

معلوم کی تو فرمایا اے علیؑ بیٹھو۔ مَیں بیٹھ گیا۔ اور حضرتؐ میرے کندھے پر سے اترے اور خود بیٹھ گئے۔ اور مجھ سے ارشاد فرمایا اے علیؑ میرے کندھے پر چڑھو۔ تب میں حضرتؐ کے کندھے پر چڑھا۔ پھر رسُولِؐ خدا نے مجھ کو اوپر اٹھایا اور اتنا بلند کیا کہ مجھ کو خیال ہوا کہ اگر میں چاہوں تو آسمان پر جا پہنچوں۔ اور میں کعبہ پر چڑھ گیا، اور آنحضرتؐ ایک طرف ہو گئے پس مَیں نے سب سے بڑے بُت کو جو قریش کا بُت تھا اور تانبے کا بنا ہوا تھا اور لوہے کی میخوں سے جڑا ہوا تھا، زمین کی طرف پھینکا۔ اور رسُولِؐ خدا نے مجھ سے فرمایا اس کو اکھیڑ و تب میں لگاتار اس پر زور لگاتا رہا۔ اور رسُولِؐ خدا فرماتے تھے "ہاں ہاں" پس میں برابر زور لگائے رہا یہاں تک کہ مَیں نے اس کو اکھیڑ دیا۔ پھر فرمایا اس کو ریزہ ریزہ کر ڈالو۔ مَیں نے اس کو ریزہ ریزہ کر دیا اور توڑ پھوڑ کر پھینک دیا اور اُتر آیا۔

(۲) وعن ابی ذر الغفاریؓ قال سمعتُ رسُولؐ اللّٰہ یقولُ انّ اللّٰہ اَطّلعَ اِلَی الارض اطلاعۃً من عرشہٖ بلا کیف ولا زوال فاختارنی واختار علیاً لی صھراً جعلہ سیّد الاولین والاٰخرین والنّبیین والمرسلین وھو الرکن والمقام والحوض والزمزم والمشعر الاعلےٰ والجمرات العظام یمینہ الصفا ویسارہ المروۃ اعطاہ اللّٰہ مالم یعط احدًا من النبیّین والملٰئکۃ المقربین قلنا وماذا یارسُولؐ اللّٰہ قال اعطاہ فاطمۃ العذراء البتول ترجع فی کل لیلۃ بکرًا ولم یعطِ ذالک احدًا من النّبیّین واعطاہ الحسنؑ والحسینؑ علیہما السّلام ولم یعط احدا مثلھا واعطاہ صھرًا مثلی ولیس لاحدٍ صھرٌ مثلی وجعلہ اللّٰہ قسیم الجنّۃ والنّار ولم یعط ذالک الملٰئکۃ وجعل شیعتہٗ فی الجنۃ واعطاہ اخاً مثلی ولیس لاحدٍ اخٌ مثلی ایّھا النّاس من شاءَ اَن یطفیٔ غضب اللّٰہ ومن ارادَ اَن یقبل اللّٰہ عملہٗ فلینظُرْ الیٰ علیؑ ابن ابی طالب فانّ النظر الیہ فی الایمان وان حبّہٗ یذیب السّیئات کما تذیب النّار الرصاص اور ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسُولِ خدا سے سُنا ہے کہ وُہ حضرتؐ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش سے زمین کی طرف اور وُہ دیکھنا بلا کیفیت اور بے زوال تھا۔ پس مجھ کو تمام اہل زمین میں سے انتخاب کیا اور علیؑ کو میرے واسطے داماد منتخب کیا جو تمام پہلوں اور پچھلوں اور تمام پیغمبروں اور رسُولوں کا سردار ہے۔ اور وُہ رکن اور مقام

اور حوضِ کوثر اور زمزم اور مشعرِ اعلےٰ اور جمرات عظام ہے۔ اس کا دایاں صفا ہے اور اس کا بایاں مروہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کو وُہ نعمت عطا کی ہے جو کسی پیغمبر اور فرشتہ مقرب کو نہیں دی۔ ابوذرؓ کہتے ہیں کہ ہم صحابہ نے عرض کی یا رسُولؐ اللہ وُہ کونسی چیز ہے فرمایا وُہ فاطمہؑ عذرا و بتول ہے جو ہر شب کو مثل باکرہ کے ہو جاتی ہے۔ اور ایسی زوجہ کسی پیغمبر کو نہیں دی اور اس کو حسنؑ اور حسین علیہم السلام عطا فرمائے ہیں، اور ایسے فرزند کسی کو مرحمت نہیں فرمائے۔ اور اس کو مجھ سا خسر عطا کیا اور کسی کا خسر مجھ سا نہیں ہے۔ اور اس کو بہشت اور دوزخ کا تقسیم کرنے والا مقرر کیا ہے اور یہ بات فرشتوں کو بھی عطا نہیں ہوئی۔ اور اس کے شیعوں کے لئے بہشت مقرر کیا ہے۔ اور اس کو مجھ سا بھائی عطا فرمایا ہے اور کسی کا بھائی مجھ سا نہیں ہے۔ اے لوگو جو کوئی خدا کے غضب کو رفع کرنا چاہے اور یہ چاہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے اعمال کو قبول کرے اس کو چاہیئے کہ علیؑ ابن ابی طالب کی طرف نظر کرے کیونکہ اس کی طرف نظر کرنا ایمان کو زیادہ کرتا ہے اور اس کی دوستی گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتی ہے جیسے آگ قلعی کو گلا دیتی ہے

(۳) وعن ام سلمةؓ قالت سمعت رسُولؐ اللہ یقول سمی الناس المومنین من اجل علیؑ ولولم یومن علیؑ لم یکن مومن فی امتی وسمی مختارا لان اللہ اختاره وسمی المرتضیٰ لان اللہ ارتضاه وسمی علیا لانہ لم یُسمّ احدًا قبلہ باسمہ وسمیت فاطمة بتولاً لانھا تبتلت کل لیلہ معناه ترجع کل لیلة بکرًا وسمیت مریمؑ بتولاً لانھا ولدت عیسیٰؑ بکراً۔ اور ام سلمہؓ زوجہ رسُولِ خدا سے روایت ہے کہ میں نے رسُولؐ خدا سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے کہ لوگ علیؑ کے باعث سے مومنین کے نام سے نامزد ہوئے ہیں۔ اگر علیؑ ایمان نہ لاتے تو میری اُمت میں کوئی شخص بھی مومن نہ ہوتا۔ اور علیؑ مختار کے نام سے نامزد ہوئے اس لئے کہ اللہ نے ان کو پسند کیا۔ اور مرتضےٰ کے نام سے اس لئے موسوم ہوئے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو برگزیدہ کیا۔ اور علیؑ کے نام سے اس لئے نامزد ہوئے کہ ان سے پہلے خدا کے اس نام سے کوئی شخص موسوم نہیں کیا گیا۔ اور فاطمہؑ کا نام بتول اس لئے ہُوا کہ وُہ ہر شب بتول یعنی مثل باکرہ ہو جاتی ہیں اور مریمؑ کا نام بتول اس لئے ہُوا کہ حالت بکر میں عیسےٰؑ کو جنا۔

(۴) وعن عباسؓ ابن عبد المطلبؓ فی تسمیة امیر المومنین علیًا قال لما حملت فاطمة بنت اسد بعلی وجاءت بہ فقالت التسمیة لی وقال ابوطالب

التسمية لی واحتكما الیٰ ورقة ابن نوفل فقال ان كان ذكرا فالتسمية للاب و ان كانت انثی فالتسمية للامّ فلما ولدت ذكرًا قالت يا اباطالب سم ابنك قال سميت الحارث قالت ما اسمی ابنی الحارث قال لم قالت لانه اسم من اسماء ابليس فقال هلمی نعلوا اباقبيس ليلاً وندعوا صاحب الخضراء فلعله ينبئنا فی ذالك بشئ فلما امسيا وجنهما الليل خرجا فعلوا اباقبيس فلما حصلا عليه انشاء ابوطالب يقول شعر:-

يا رب انغسق الدجیٰ ۔۔۔ والفلق المبتلج المضئ
بيّن لنا عن امرك المقضیٰ ۔۔۔ بما نسمّيه لذالك الصبی

فاذاً خشخشة وجلية من السّماء فرفع ابوطالب طرفه فاذا لوحٌ من زبرجدٍ خضرٍ فيه اربعة اسطرٍ فاخذه ابوطالب بكلتی يديه وضمه الیٰ صدره ضمًا شديدًا فاذا مكتوب فيه شعر:-

خصّصتما بالولد الزّكی ۔۔۔ والطاهر المنتجب الرّضی
واسمهٗ من قاهر السمّی ۔۔۔ علیٌّ اشتق من العلی!

فسرّ ابوطالب بذالك سرورًا عظيما وخرّ ساجدًا الله تبارك وتعالیٰ و عقّ عنه بعشرة من الابل واولم عليه وليمةً وكان ذالك اللوح معلقًا فی بيت الحرام يفتخر به بنوهاشم علی قريش حتی اقتلعه عبدالملك بن مروان زمان قتال عبدالله بن زبير۔ اور عباس بن عبدالمطلبؓ عم رسولؐ خدا سے جناب امیرالمومنین علیہ السلام کو علیؑ کے نام سے نامزد کرنے کی حکایت اس طرح مروی ہے کہ جب فاطمہ بنت اسدؓ کو علیؑ کا حمل رہا اور وُہ پیدا ہوئے تو کہنے لگیں کہ نام میں رکھوں گی۔ اور ابوطالب بولے کہ نام رکھنا میرا حق ہے۔ اور یہ مقدمہ ورقہ بن نوفل کے سامنے پیش ہُوا۔ اس نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر بیٹا ہو تو نام رکھنا باپ کا حق ہے اور اگر لڑکی ہو تو نام رکھنا ماں کا حق ہے۔ چونکہ فاطمہؓ بنت اسد کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اس لئے اس نے ابوطالبؑ سے کہا کہ اپنے بیٹے کا نام رکھئے۔ ابوطالبؑ بولے میں نے اس کا نام "حارث" رکھا۔ فاطمہؓ نے کہا میں اپنے بیٹے کو حارث کے نام سے نامزد نہ کروں گی۔ وُہ بولے کیوں۔ فاطمہؓ نے جواب دیا اس لئے کہ حارث ابلیس کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ تب ابوطالبؑ نے کہا کہ آؤ رات کو کوہ ابوقبیس پر

چڑھیں اور آسمان کے مالک خداوند متعال سے دُعا کریں شائد کہ وُہ اس باب میں ہم کو کچھ آگاہ فرمائے۔ جب شام ہوئی اور رات اندھیری ہوگئی تو دونوں میاں بیوی گھر سے نکلے۔ اور کوہ ابو قبیس پر چڑھنے لگے۔ جب اُوپر جا پہنچے تو حضرت ابو طالبؑ نے یہ شعر پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے "اے اندھیری اور تاریک رات اور روشن ہونے والی اور روشنی پھیلانے والی صبح کے پروردگار! اپنے حکم مقرر شدہ سے، ہم پر ظاہر کر کہ ہم اس لڑکے کا کیا نام رکھیں۔ یکایک آسمان سے ایک پُر خوف اور دہشتناک آواز آئی۔ ابو طالبؑ نے آنکھ اٹھا کر جو اس طرف دیکھا تو ناگاہ کیا دیکھتے ہیں کہ سبز زبرجد کی ایک تختی ہے اور اس میں چار سطریں لکھی ہیں۔ حضرت ابو طالبؑ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کو پکڑا اور خوب زور سے اس کو اپنے سینہ سے لگالیا۔ اس میں یہ دو شعر درج تھے جن کا ترجمہ یہ ہے: "تم دونو فرزند پاکیزہ طاہر و برگزیدہ و پسندیدہ سے مخصوص کئے گئے ہو۔ اور اس کا نام خدائے قاہر و بزرگ کی طرف سے علیؑ ہے جو کہ علی (نام خدا) سے مشتق کیا گیا ہے ان شعروں کو پڑھ کر حضرت ابو طالبؑ نہایت مسرور اور فرحناک ہوئے اور دس اُونٹوں سے اُن کا عقیقہ کیا اور بہت اچھی طرح سے سب کو دعوتِ ولیمہ کھلائی۔ اور یہ تختی کعبہ میں لٹکتی تھی۔ اور بنی ہاشم اس کے سبب قریش پر فخر و مباہات کرتے تھے یہانتک کہ عبد الملک بن مروان نے اس کو اُکھاڑ ڈالا جبکہ عبداللہ بن زبیر سے اس کی لڑائی ہوئی۔ اور دوسری روایت میں یہ فقرہ یُوں آیا ہے حتیٰ غاب زمان قتال الحجاج ابن زبیر۔ یہانتک کہ جب حجاج ملعون نے ابن زبیر پر چڑھائی کی اس وقت وُہ تختی غائب ہوگئی۔

(۵) وعن جابرؓ قال قال رسول اللہؐ من اراد أن ینظر الی اسرافیلؑ فی هیبته والی میکائیلؑ فی رتبته والی جبرئیلؑ فی جلالته والی آدمؑ فی علمه والی نوحؑ فی خشیته والی ابراهیمؑ فی خلته والی یعقوبؑ فی محزنته والی یوسفؑ فی جماله والی موسیٰؑ فی مناجاته والی ایوبؑ فی صبره والی یحییٰؑ فی زهده والی عیسیٰؑ فی عبادته والی یونسؑ فی ورعه والی محمدؐ فی کمال حسبه وخلقه فلینظر الی علیؑ فان فیه تسعین خصلة من خصال الانبیاء جمعها اللہ فیه ولم یجمع فی احد غیره وعد جمع ذالك فی کتاب جواهر الاخبار۔ اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اسرافیلؑ کو اس کی ہیبت میں اور میکائیلؑ کو اس کے رُتبے میں اور جبرئیلؑ کو اس کی جلالت میں اور آدمؑ کو اس کے علم میں اور نوحؑ کو اس کے خدا سے خوف کرنے میں۔ اور ابراہیمؑ کو اس کے خلیل خدا ہونے میں۔ اور یعقوبؑ کو اس کے حزن و ملال میں۔ اور موسےٰؑ کو اس کی مناجاتِ پروردگار میں۔ اور ایوبؑ کو اس کے صبر میں اور یحیےٰؑ کو اس کے زہد میں۔ اور عیسےٰؑ کو اس کی عبادت میں۔ اور یونسؑ کو اس کی پرہیزگاری میں، اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے کمالِ حسب و خلق میں دیکھنا چاہے اس کو چاہئے کہ وُہ علیؑ ابن ابی طالب کی طرف نظر کرے۔ کیونکہ اس میں نو ؁ے خصلتیں پیغمبروں کی پائی جاتی ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو اس میں جمع کیا ہے اور اس کے سوا اور کسی میں ان تمام خصائل کو جمع نہیں فرمایا۔ اور یہ تمام فضائل کتاب جواہر الاخبار میں مرقوم ہیں۔

(۶) وعن سلمانؓ قال قال رسولؐ اللّٰہ خلقت انا و علیؑ من نورٍ واحدٍ قبل ان یخلق اللّٰہ ادمؑ باربعۃ الاف عام فلما خلق اللّٰہ ادم رکب ذالك النور فی صلبہ فلم یزل فی شیئٍ واحدٍ حتی افترقنا فی صلب عبدالمطلب ففی النبوۃ وفی علیؑ الوصیۃ۔ اور سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ میں اور علیؑ اللہ تعالےٰ کے حضرت آدمؑ کو پیدا کرنے سے چار ہزار برس پہلے ایک نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔ جب اللہ تعالےٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا تو یہ نور ان کی پشت میں رکھا گیا۔ پھر لگاتار یہ نور ایک ہی چیز رہا۔ یہاں تک کہ عبدالمطلب کی پُشت میں آکر ہم جُدا جُدا ہو گئے۔ پس مجھ میں نبوت ہے اور علیؑ میں خلافت اور وصایت۔

(۷) وعنہ رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسولؐ اللّٰہ کنت انا و علیؑ نوراً بین یدی اللّٰہ تعالیٰ معلقاً وکان ذالك النور قبل ان یخلق اللّٰہ ادمؑ باربعۃ عشر الف عام فلما خلق اللّٰہ ادمؑ رکب ذالك النور فی صلبہ فلم یزل فی شیئٍ واحدٍ حتی افترق فی صلب عبدالمطلب فجزء انا و جزء علیؑ۔ نیز سلمانؓ سے مروی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ میں اور علیؑ ایک نور تھے اور وُہ نور بارگاہِ ایزدی کے سامنے معلق تھا۔ اور یہ نور حضرت آدمؑ کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پیشتر موجود تھا۔ جب اللہ تعالےٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا تو اس نور کو ان کی پشت میں

رکھا گیا اور وُہ برابر ایک ہی رہا یہانتک کہ عبد المطلب کی پشت میں آکر اس کے دو حصّے ہو گئے۔ ایک حصّہ تو میں ہوں اور ایک حصّہ علیؑ۔

(۸) وعن ابن عباسؓ قال قال رسولُ اللہ خلقت انا وعلیؑ من شجرۃ واحدۃ والنّاسُ من اشجار شتی۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میں اور علیؑ ایک ہی درخت سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور باقی آدمی مختلف درختوں سے ہیں۔

(۹) وعنہ قال قال رسُولُ اللہ خلق الانبیاء من اشجار شتی وخلقنی وعلیا من شجرۃٍ واحدۃٍ فانا اصلُھا وعلیؑ فرعھا والحسنؑ والحسینؑ اثمارُھا واشیاعنا اوراقھا فمن تعلق بھا نجی ومن زاغ عنھا ھوی۔ نیز ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب پیغمبروں کو مختلف درختوں سے پیدا کیا ہے اور مجھ کو اور علیؑ کو ایک ہی درخت سے پیدا کیا ہے۔ میں اس درخت کی اصل ہوں اور علیؑ اس کی فرع (پھیلاؤ) اور حسنؑ اور حسینؑ اس درخت کے پھل ہیں۔ اور ہمارے شیعہ اس کے پتے ہیں۔ جو کوئی اس درخت میں چمٹے گا وُہ نجات پائے گا اور جو اس سے منحرف اور روگرداں ہوگا وُہ ہلاک ہوگا اور جہنم میں جائے گا۔

(۱۰) وعن ابی ذرؓ قال انی سمعت رسُولُ اللہ یقول ان اللہ تبارک وتعالےٰ ایّد ھذا الدین بعلیؑ وانہ منی وانا منہ وفیہ اُنزل اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ وَیَتْلُوْہُ شَاھِدٌ مِّنْہُ۔ اور ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسُولِ خدا سے سُنا کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالےٰ نے علیؑ سے اس دین کی امداد کی ہے اور وُہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ اور آیۂ ذیل اسی باب میں نازل ہوئی ہے اَفَمَنْ کَانَ۔ الآیۃ یعنی آیا جو کوئی کہ اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل وحجت پر ہو اور اس کی طرف سے گواہ اس کے بعد آئے۔ (اس آیت میں صاحب بیّنہ حضرت محمدّ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور شاہد علیؑ ابن ابی طالبؑ)

(۱۱) وعن علیؑ قال قال رسُولُ اللہ خلقت انا وعلیؑ من نور واحد۔ اور علی علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جناب رسُولِ خدا صلےّ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ میں اور علیؑ ایک ہی نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔
(۱۲) وعنہ قال قال رسول اللہ لی یا علیؑ انی رأیت اسمک مقرونا باسمی فی اربعۃ مواطن فالتفت بالنظر الیہ لما بلغت فی بیت المقدس فی معراجی الی السماء وجدت علی صخرۃ منھا لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ ایدتہ بوزیرہ ونصرتہ بوزیرہ فقلت لجبرئیلؑ ومن وزیری قال علی ابن ابی طالب فلما انتھیت الی سدرۃ المنتھی وجدت علیھا انی انا اللہ لا الہ الا انا وحدی محمدؐ صفوتی من خلقی ایدتہ بوزیرہ ونصرتہ بوزیرہ فلما جاوزت من سدرۃ المنتھی وانتھیت الی عرش رب العالمین فوجدت مکتوبا علی قوائمہ انی انا اللہ لا الہ الا انا محمدؐ حبیبی من خلقی ایدتہ بوزیرہ ونصرتہ بوزیرہ فلما ھبطت الی الجنۃ وجدت مکتوبا علی باب الجنۃ لا الہ الا انا محمدؐ حبیبی من خلقی ایدتہ بوزیرہ ونصرتہ بوزیرہؑ
نیز جناب امیر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے علیؑ میں نے تمہارے نام کو اپنے نام سے ملا ہُوا چار جگہ دیکھا اور میں اس کے دیکھنے کی طرف متوجہ ہوا۔ جب میں آسمان کی طرف معراج کو جاتے وقت بیت المقدس میں پہنچا تو وہاں میں نے ایک پتھر پر لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ ایدتہ بوزیرہ ونصرتہ بوزیرہ۔ یعنی اللہ کے سوا اور کوئی قابلِ عبادت نہیں ہے اور محمدؐ خدا کا رسول ہے میں نے اس کے وزیر سے اس کو مدد دی ہے اور اس کے وزیر سے اس کی نصرت کی ہے تب میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ میرا وزیر کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ علیؑ ابن ابیطالبؑ۔
(۲) جب میں سدرۃ المنتہیٰ کے پاس پہنچا تو میں نے اس پر لکھا ہوا پایا:۔ انی انا اللہ لا الہ الا انا وحدی محمدؐ صفوتی من خلقی ایدتہ بوزیرہ ونصرتہ بوزیرہ۔ یعنی میں اللہ ہوں کہ میرے سوا کوئی قابلِ عبادت نہیں ہے۔ میں واحد ہوں۔ محمدؐ میری مخلوق میں سے میرا برگزیدہ ہے۔ میں نے اس کے وزیر سے اس کی امداد کی اور اس سے اس کو نصرت دی ہے۔ (۳) پھر جب میں سدرۃ المنتہیٰ سے گزر کر عرش پروردگارِ عالمین کے پاس پہنچا تو میں نے اس کے ستونوں پر لکھا دیکھا:۔ انی انا اللہ لا الہ الا انا محمدؐ حبیبی من خلقی ایدتہ بوزیرہ ونصرتہ بوزیرہ۔ یعنی میں ہی اللہ ہوں میرے

سوا اور کوئی قابلِ عبادت نہیں ہے۔ محمدؐ میری تمام مخلوقات میں سے میرا حبیبؐ ہے۔ میں نے اس کے وزیر سے اس کو مدد و نصرت دی ہے۔ (۱۲) پھر جب میں جنت میں پہنچا تو اس کے دروازے پر لکھا دیکھا:۔ لا الٰہ الا انا محمدٌ حبیبی من خلقی ایدتہ بوزیرہٖ ونصرتہ بوزیرہٖ۔ یعنی میرے سوا اور کوئی قابلِ عبادت نہیں ہے۔ محمدؐ میری تمام مخلوق میں سے میرا حبیب ہے۔ اس کے وزیر سے میں نے اس کو مدد و نصرت دی ہے۔

(۱۳) وعن انس قال قال رسول اللّٰہ حدثنی جبرئیلؑ عن اللّٰہ عزوجلّ انّ اللّٰہ یحب علیًا مالا یحب الملٰئکۃ ولا النبیین ولا المرسلین ومامن تسبیحہ الا ویخلق اللّٰہ ملکًا یستغفر لمحبیہ وشیعتہ الیٰ یوم القیامۃ۔ اور انس روایت کرتا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جبرئیلؑ امین نے خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے مجھ سے بیان کیا کہ اللہ تعالےٰ علیؑ کو اس قدر دوست رکھتا ہے کہ اتنا نہ تو فرشتوں کو دوست رکھتا ہے اور نہ نبیوں کو اور نہ رسُولوں کو۔ اور اس کی ہر ایک تسبیح کے عوض میں اللہ تعالےٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اس کے محبّوں اور شیعوں کے لئے روزِ قیامت تک طلبِ بخشش کرتا ہے۔

(۱۴) وعن جابرؓ قال قال رسول اللّٰہ والذی بعثنی بالحق نبیًا ان الملٰئکۃ تستغفر لعلیؑ وتشفق علیہ وعلےٰ شیعتہ اشفق من الوالد علےٰ ولدہٖ۔ اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ میں اس خدا کی قسم کھاتا ہوں جس نے مجھ کو پیغمبرؐ برحق کرکے بھیجا ہے کہ فرشتے علیؑ کے لئے طلبِ بخشش کرتے ہیں، اور ان پر اور ان کے شیعوں پر باپ کے اپنی اولاد پر مہربان اور شفیق ہونے کی نسبت زیادہ تر مہربان اور شفیق ہیں۔

(۱۵) وعن جابرؓ قال دعیٰ رسول اللّٰہ علیًا یوم الطائف فانتجاہ فقال الناس فقد طال نجواہ مع ابن عمہ فقال رسول اللّٰہ ما انتجیتہٗ ولکن اللّٰہ تعالیٰ انتجاہ۔ اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے کہ جنگِ طائف کے روز رسُولِ خدا نے حضرت علیؑ کو بلایا۔ اور خلوت میں راز کی باتیں کیں۔ لوگوں نے کہا کہ رسُولِ خداؐ کی خلوت اپنے ابن عم کے ساتھ بہت لمبی ہوگئی ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے اس سے خلوت نہیں کی بلکہ اللہ تعالےٰ نے اس سے خلوت کی ہے۔

(۱۶) وعن عامر بن سعد بن ابی وقاص من ابیہ سمعت النبیؐ یقول یوم خیبر لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَۃَ رَجُلاً یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فتطاولنا لھا فقال اُدْعُوْا الی علیًا فاتاہ وبہ رمد فبصق فی عینہ فبرء ودفع الرایۃ الیہ ففتح اللّٰہ علیہ۔ عامر بن سعد بن ابو وقاص نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے جنگِ خیبر کے دن آنحضرتؐ کو سُنا کہ فرماتے تھے کہ میں اپنا عَلَمِ جنگ ایسے شخص کو عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسُولؐ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسُولؐ اس شخص کو دوست رکھے۔ راوی کہتا ہے کہ ہم سب نے عَلَم لینے کی تمنا میں اپنی گردنیں دراز کیں۔ غرض آنحضرتؐ نے فرمایا علیؑ کو میرے پاس بلاؤ۔ پس وُہ آئے اور اُس وقت اُن کو آشوب چشم عارض ہو رہا تھا۔ تب آنحضرتؐ نے اپنا لعابِ دہن ان کی آنکھ میں لگا دیا۔ فی الفور آنکھ اچھی ہو گئی اور حضرتؐ نے اپنا عَلَم اُن کو عطا فرمایا اور اللہ تعالٰے نے آپ کے ہاتھ پر قلعۂ خیبر کو فتح کیا۔

(۱۷) وعن انس ابن مالک قال کان عند النبیؐ طیر مشوی فقال اللّٰھم ائتنی باحب الخلق الیک یاکل ھٰذا الطّیر معی ثلثا فجاء علیؑ ثلثا فاکلا معًا۔ اور انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسُول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک بھُنا ہُوا پرندہ موجود تھا۔ آنحضرتؐ نے اُس وقت اس طرح دُعا کی: "اے خدا میرے پاس ایسے شخص کو لا دے۔ جو تجھ کو اپنی مخلوق میں سے سب سے زیادہ پیارا ہو تاکہ وُہ اس پرندہ کو میرے ساتھ شامل ہو کر کھائے۔ اور تین بار اس طرح فرمایا۔ پس علیؑ تین دفعہ آئے۔ (حضرتؐ کے اول بار دُعا کرنے پر تشریف لائے تو انس نے واپس کر دیا۔ پھر حضرتؐ نے دوبارہ دُعا کی اور جناب امیرؑ دروازے پر حاضر ہوئے، اور انس نے واپس کر دیا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری بار دُعا کی تو جناب امیر المومنینؑ حاضر ہوئے اور بے اختیار اندر چلے آئے) اور دونوں حضرات علیہما الصّلوٰۃ والسّلام نے مل کر اس پرندے کو تناول فرمایا۔

المودّۃ التاسعۃ فی انّ مفاتیح الجنّۃ والنّار بید علیؑ

نویں مودت اس بیان میں کہ بہشت اور دوزخ کی کنجیاں علی علیہ السّلام کے ہاتھ میں ہیں

(۱) عن ابو سعید الخدریؓ قال قال رسُول اللّٰہؐ ان اللّٰہ اعطانی مفاتیح

الجنّة والنّار فقال یا سلمانؓ قل لعلیؑ تولا تخرج من تشاء وتدخل من تشاء۔
ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآبؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بہشت اور دوزخ کی کنجیاں مجھ کو مرحمت فرمائی ہیں۔ پھر فرمایا اے سلمانؓ! علیؑ سے کہہ دو کہ جس کو تم چاہو گے ان میں سے نکالو گے اور جس کو چاہو گے ان میں داخل کرو گے۔

(۲) وعن زید ابن اسلم قال قال رسولؐ اللّٰہ لعلیؑ یا علیؑ بخٍ بخٍ من مثلك والملئکۃ تشتاق الیك والجنۃ لك انّہ اذا کان یوم القیٰمۃ یُنصَبُ لی منبرٌ من نورٍ ولِابراھیمؑ منبرٌ من نورٍ ولك منبر من نورٍ فتجلس علیہ واذا منادٍ ینادی بخٍ بخٍ من وصیٍّ بین حبیبؐ وخلیلٍؑ ثم اوتی بمفاتیح الجنّۃ والنّار فَاَدْفَعُھَا اِلَیْكَ۔ اور زید بن اسلم سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے علیؑ سے فرمایا اے علیؑ واہ واہ۔ تمہاری مانند کون شخص ہو سکتا ہے کہ ملائکہ تمہارے مشتاق ہیں اور جنت تمہارے واسطے ہے۔ کیونکہ جب روز قیامت ہوگا تو میرے لئے نور کا ایک منبر نصب کیا جائے گا اور ایک منبر نور کا حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے لئے اور ایک منبر نور کا تمہارے لئے رکھا جائے گا اور تم اس منبر پر بیٹھو گے۔ اس وقت یکایک ایک منادی ندا کرے گا۔ واہ واہ کیا خوب ہے وُہ وصی جو حبیبؐ خدا اور خلیلؑ خدا کے بیچ میں ہے۔ پھر مجھ کو بہشت اور دوزخ کی کنجیاں دی جائیں گی اور میں ان کو تمہارے حوالے کروں گا۔

(۳) وعن ابن عباسؓ قال قال رسولؐ اللّٰہ یا ابن عباسؓ علیك بعلیٍّؑ فانّ الحقّ علیٰ لسانہ وجنانہ وانّ النفاق بجانبہ انّ ھٰذا قفل الجنۃ ومفتاحھا وقفل النّار ومفتاحھا بہ یدخلون الجنۃ وبہ یدخلون النّار۔ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا اے ابن عباسؓ علیؑ کی متابعت اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ حق علیؑ کی زبان اور دل پر ہے۔ اور نفاق اس سے برطرف ہے۔ اور یہ یعنی علیؑ بہشت کا قفل (دشمنوں کے لئے) اور اس کی کنجی (دوستوں کے لئے) اور دوزخ کا قفل (دوستوں کے لئے) اور اس کی کنجی (دشمنوں کے لئے) ہے۔ اس کی دوستی کے سبب سے اس کے دوست بہشت میں داخل ہوں گے اور اس کی دشمنی کے سبب سے اس کے دشمن جہنّم میں داخل ہوں گے۔

(۴) وعن جابرؓ قال قال رسولؐ اللّٰہ اذا کان یوم القیٰمۃ یاتینی جبرئیلؑ

ومیکائیلؑ بحزمتین من المفاتیح حُزمۃٌ من مفاتیح الجنّۃ وحزمۃٌ من مفاتیح النار، وعلیٰ مفاتیح الجنّۃ اسماء المومنین من شیعۃ محمّدؐ وعلیؑ وعلیٰ مفاتیح النار اسماءُ المبغضین من اعدائہٖ فیقولانِ لی یا احمدؐ ھٰذا مبغضک وھٰذا محبّک فادفعھا الیٰ علیؑ ابن ابی طالب فیحکم فیھم بما یرید فوالذی قسم الارزاق لا یدخل مبغضہ الجنّۃ ولا محبہ النار ابداً۔ اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا ہے کہ جب روزِ قیامت ہوگا تو جبرئیلؑ و میکائیلؑ کنجیوں کے دو گچھے میرے پاس لائیں گے ایک گچھا بہشت کی کنجیوں کا ہوگا اور ایک دوزخ کی کنجیوں کا۔ بہشت کی کنجیوں کے اوپر محمدؐ و علیؑ کے شیعہ مومنوں کے نام لکھے ہوں گے۔ اور دوزخ کی کنجیوں پر اس سے یعنی علیؑ سے بغض رکھنے والے دشمنوں کے نام لکھے ہوں گے۔ اور وُہ دونوں فرشتے مجھ سے کہیں گے اے احمدؐ یہ تیرا محب ہے اور یہ تیرا دشمن ہے ان دونوں کو علیؑ ابن ابی طالب کے حوالے کیجئے کہ وُہ ان کے باب میں جو چاہیں حکم کریں۔ اور یہ میں اس خدا کی قسم کھاتا ہوں جو رزقوں کا بانٹنے والا ہے کہ علیؑ اپنے دشمنوں کو کبھی جنت میں داخل نہ کریں گے، اور اپنے محب کو ہرگز جہنم میں نہ بھیجیں گے۔

(۵) وعن مسروق عن عائشہؓ قالت سمعت رسولؐ اللہ یقول لعلیؑ حسبک ان لیس لمحبک حسرۃ عند موتہ ولا وحشۃ فی قبرہ ولا فزعٌ یوم القیٰمۃ مسروق نے عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسولِ خداؐ سے سُنا ہے کہ وُہ علیؑ سے فرماتے تھے اے علیؑ تم کو یہی کافی ہے کہ تمہارے محب کو نہ تو اپنی موت کے وقت کچھ حسرت ہوگی اور نہ قبر میں اس کو کسی قسم کی وحشت ہوگی اور نہ قیامت کے دن کسی قسم کا خوف اس کو لاحق ہوگا۔

(۶) وعن علیؑ قال قال رسولؐ اللہ لا تستخفّوا بشیعۃ علیؑ فانّ رجل منھم لیشفع فی مثل ربیعہ ومضر۔ اور جناب امیرؑ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے اے لوگو علیؑ کے شیعوں کو خفیف و حقیر نہ سمجھو کیونکہ ان میں سے ایک شخص بنی ربیعہ و بنی مضر کے قبیلوں کے آدمیوں کی تعداد کے برابر گنہگاروں کی (قیامت کے دن) شفاعت کرے گا۔

(۷) وعن ابن عباسؓ قال قال رسولؐ اللہ علیؑ وشیعتہٗ ھُمُ الفائزون یوم القیٰمۃ۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن علیؑ اور اس کے شیعہ ہی نجات ورستگاری پائیں گے۔

(۸) وعن علیؑ المرتضیٰ قال قال رسولؐ اللہ بشّر شیعتك انا الشفیع لھم یوم القیامۃ وقتًا لاینفع مال ولا بنون الّا شفاعتی۔ اور علی مرتضیٰ علیہ السّلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ اپنے شیعوں کو خوشخبری دو کہ قیامت کے دن جبکہ سوا میری شفاعت کے نہ مال کچھ نفع دے گا نہ اولاد، میں ان کی شفاعت کروں گا۔

(۹) وعنہ قال قال رسولؐ اللہ لی یا علیؑ انك تقرعُ باب الجنّۃ فتدخلھا بلاحساب۔ نیز اسی جنابؑ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ تم بہشت کا دروازہ کھٹکھٹاؤ گے اور بے حساب اس میں داخل کرو گے۔

(۱۰) وعن النّبیؐ من کان اٰخر الکلام الصّلوٰۃ علیّ وعلیٰ علیٍّؑ یدخلہ ذالك الجنّۃ۔ اور روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کا آخری کلام مجھ پر اور علیؑ پر درود وسلام بھیجنا ہوگا وہ (درود وسلام) اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

(۱۱) وعن ابن عمرؓ قال کنا نصلّی مع النّبیؐ فالتفت الینا فقال ایّھا النّاس ھٰذا ولیّکم بعدی فی الدّنیا والاٰخرۃ فاحفظوہ یعنی علیًّا۔ اور ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ بعد فراغتِ نماز آنحضرتؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو یہ یعنی علیؑ ابن ابی طالب میرے بعد دنیا اور آخرت میں تمہارا مالک ومختار ہے پس تم اس کے حقوق کی رعایت اور حفاظت کرنا۔

(۱۲) وعن جابرؓ قال قال رسولؐ اللہ اوّل ثُلمۃ فی الاسلام مخالفۃ علیؑ۔ اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اسلام میں پہلا رخنہ حضرت علی علیہ السّلام کی مخالفت ہے۔

(۱۳) وعن علیؑ قال قال رسولؐ اللہ لی یا علیؑ لایبغضك من الانصار الّا من کان اصلہ یھودیًّا۔ اور جناب امیر علیہ السّلام سے مروی ہے کہ رسولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ انصار میں سے وہی شخص تم سے دشمنی رکھے گا جس کی

اصل یہودی ہوگی۔

(۱۴) وعن عمرؓ ابن الخطاب قال قال رسول اللہؐ سابقنا سابق ومقتصدنا ناجٍ وظالمنا مغفورٌ۔ اور عمرؓ ابن خطاب سے روایت ہے کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا ہے کہ ہم اہلبیتؑ میں سے (اسلام کی طرف) سبقت کرنے والا سب پر سبقت کرنے والا ہے (مدارج ومراتب میں) اور ہمارا میانہ رو نجات پانے والا ہے۔ اور ہم میں سے جو کوئی اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے وُہ بخشا جائے گا۔

(۱۵) وعن علی المرتضیٰ علیہ السّلام قال قال رسول اللہؐ یا علیؑ انت اخی و انت رفیقی فی الجنّۃ۔ اور علی المرتضےٰ علیہ السّلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا۔ اے علیؑ تم میرے بھائی ہو اور جنت میں میرے رفیق ہوگے۔

(۱۶) وعن ابی ذرؓ قال قال رسول اللہؐ لعلیؑ یا علیؑ من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن اطاعک فقد اطاعنی ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن عصاک فقد عصانی۔ اور ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے علیؑ سے فرمایا اے علیؑ جس نے میری اطاعت کی اس نے البتہ اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے البتہ میری اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے البتہ اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے تمہاری نافرمانی کی اس نے البتہ میری نافرمانی کی۔

(۱۷) وعن عمران ابن الحصین قال قال رسول اللہؐ سئلت ربی ان لا یُدخِلَ احدًا من اھلبیتی فی النار فاعطانیھا۔ اور عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ میرے اہلبیتؑ میں سے کسی کو جہنّم میں نہ ڈالنا۔ پس خدا نے میری درخواست کو قبول فرمایا۔

(۱۸) وعن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسول اللہؐ فی قولہٖ تعالیٰ وَقِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ مَسْئُوْلُوْنَ ۝ عن ولایۃ علیؑ کذا فی جواھر الاخبار۔ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے آیۂ وَقِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ مَسْئُوْلُوْنَ ۝ (اور ٹھیراؤ ان کو کہ ان سے سوال کیا جائے گا) کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اُن سے ولایتِ علیؑ ابن ابی طالب کی بابت سوال کیا جائے گا۔ "کتاب جواہر الاخبار میں اسی طرح مرقوم ہے"۔

(۱۹) عن فاطمۃؑ قالت انّ ابیؐ نظر الیٰ علیؑ وقال ھذا وشیعتہ فی الجنّۃ۔

جناب فاطمہ زہرا سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کی طرف دیکھا اور فرمایا یہ اور اس کے شیعہ جنت میں جائیں گے۔

(۲۰) وعن عتبہ بن الازہری عن یحییٰ ابن عقیل قال سمعت علیًّا یقول قال رسول اللہ انّ اللہ امرنی ان اُزوّجك فاطمة علی خمس الدّنیا او علیٰ ربعھا شك فیہ عتبہ فمن مشیٰ علی الارض وھو یبغضك فی الدّنیا فالدّنیا علیہ حرام ومشیہ فیھا حرام۔ اور عتبہ بن ازہری نے یحییٰ بن عقیل سے روایت کی ہے یحییٰ کہتا ہے کہ میں نے علیؑ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ جناب رسولِ خدا نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں اپنی بیٹی فاطمہ زہرا کو دنیا کے پانچویں حصے یا اس کے چوتھے حصے کے مہر پر تمہارے ساتھ بیاہ دوں (پانچویں یا چوتھے حصے میں عتبہ (راوی) کو شک ہو گیا ہے کہ حضرتؐ نے پانچواں حصہ کہا یا چوتھا) پس جو کوئی کہ زمین پر چلے اور وہ دنیا میں تم سے دشمنی رکھتا ہو، دنیا اس پر حرام ہے اور زمین پر چلنا بھی اس (بغض علیؑ) پر حرام ہے۔

المودة العاشرة فی عدد الائمة الاطھار وانّ المھدیؑ منھم

دسویں مودت ائمہ اطہار علیہم السلام کی تعداد کے بیان میں۔ اور اس امر کے بیان میں کہ مہدیؑ ہادی آخر الزمان ان ہی حضرات علیہم السلام میں سے ہیں۔

(۱) عن الشعبی عن عمر بن قیس بن عبد اللہ قال کنّا جلوسًا فی حلقة فیھا عبد اللہ ابن مسعودؓ فجاء اعرابی فقال ایّکم عبد اللہ ابن مسعودؓ فقال انا عبد اللہ ابن مسعودؓ قال أحدثکم نبیکم کم یکون بعدہ من الخلفاً قال نعم اثنا عشر عدد نقباء بنی اسرائیل۔ شعبی نے عمر بن قیس بن عبد اللہ سے روایت کی ہے۔ عمر بن قیس بیان کرتا ہے کہ ہم آدمیوں کے ایک حلقہ میں بیٹھے کہ عبد اللہ ابن مسعودؓ اس حلقہ میں موجود تھا۔ ایک اعرابی نے وہاں آکر دریافت کیا کہ تم میں عبد اللہ ابن مسعودؓ کون ہے؟ عبد اللہ ابن مسعودؓ نے جواب دیا کہ میں ہوں عبد اللہ ابن مسعود۔ اعرابی بولا اے عبد اللہ کیا تمہارے پیغمبرؐ نے تم سے بیان کیا ہے کہ اس (حضرتؐ) کے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے؟ عبد اللہ نے جواب دیا کہ ہاں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے موافق بارہ خلیفہ ہوں گے۔

(۲) وعن الشعبی عن المسروق قال بینما نحن عند عبد اللّٰہ ابن مسعودؓ نعرض علیہ مصاحفنا اذ قال لہ فتیٌ ھل عھد الیکم نبیّکم کم یکون من بعدہ خلیفۃ قال انک لحدیث السّن وانّ ھذا شیٔ ما سئلنی احد قبلک نعم عھد الینا نبیّنا انّہ یکون بعدہ اثنا عشر خلیفۃ بعدد نقباء بنی اسرائیل۔ اور شعبی نے مسروق سے روایت کی ہے کہ ہم عبد اللہ بن مسعودؓ کے پاس بیٹھے تھے اور اپنے قرآن اس کو سُنا رہے تھے کہ اتنے میں ایک جوان نے اس سے پُوچھا آیا تمہارے پیغمبرؐ نے تم سے عہد کیا ہے کہ اس کے بعد اتنے خلیفہ ہوں گے؟ عبد اللہ نے جواب دیا کہ اے شخص تُو نوعمر آدمی ہے۔ اور یہ ایسی بات ہے کہ تجھ سے پہلے کسی نے مجھ سے دریافت نہیں کی۔ ہاں، ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے عہد کیا ہے کہ میرے بعد بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے موافق بارہ[۱۲] خلیفہ ہوں گے۔

(۳) وعن جریر عن اشعث عن عبد اللّٰہ ابن مسعودؓ قال قال رسُول اللّٰہ الخلفاء بعدی اثناء عشر کعدد نقباء بنی اسرائیل۔ اور جریر نے اشعث سے اور اس نے عبد اللہ ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے بعد بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے موافق بارہ خلیفہ ہوں گے۔

(۴) وعن عبد الملک بن عمیر عن جابر بن سمرہ قال کنت مع ابی عند رسُولؐ اللّٰہ فسمعتُ یقول بعدی اثنا عشر خلیفۃ ثمّ اخفی صوتہٗ فقلتُ لابی ما الذی اخفیٰ صوتہ رسُولؐ اللّٰہ قال قال کلھم من بنی ھاشم اور عبد الملک بن عمیر نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ رسُولِ خداؐ کی خدمت میں حاضر تھا۔ میں نے سُنا کہ حضرتؐ فرماتے ہیں کہ میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے۔ یہ فرما کر حضرتؐ نے اپنی آواز ہلکی کر دی۔ تب میں نے اپنے باپ سے پُوچھا کہ حضرتؐ نے آہستہ سے کیا کہا اُس نے جواب دیا کہ یہ فرمایا ہے کہ وُہ سب خلیفہ بنی ہاشم میں سے ہوں گے۔

(۵) وعن سماک ابن حرب مثل ذالک۔ اور سماک ابن حرب سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

(۶) وعن سلیم ابن قیس الھلالی عن سلمان الفارسی قال دخلتُ علیٰ النبیؐ فاذا الحسینؑ علی فخذیہ وھو یقبل عینیہ ویقبل فاہ ویقول انت سیّد ابن السیّد وانت امام ابن الامام وانت حجۃ ابن الحجۃ وانت ابو حجج تسعۃ من صلبک تاسعھم قائمھم۔ اور سلیم بن قیس ہلالی نے سلمانؓ فارسی سے روایت کی ہے کہ مَیں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حُسین علیہ السلام آنحضرتؐ کی رانوں پر بیٹھے ہیں اور آپ کبھی اُن کی آنکھوں کے بوسے لیتے ہیں اور کبھی مُنہ کو چُومتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ تُو سیّدؑ ہے اور سیّدؑ کا بیٹا ہے۔ اور امامؑ ہے اور امامؑ کا بیٹا ہے۔ اور حجتِ خدا ہے اور حجتِ خدا کا بیٹا ہے۔ اور نو۹ حجتہائے خدا کا باپ ہے۔ جو تیری پُشت سے ہوں گے۔ کہ اُن کا نواں ان کا قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوگا (عجل اللہ فرجہٗ)

(۷) وعن اصبغ بن نباتہ عن عبد اللہ بن عباسؓ قال سمعتُ رسُول اللہؐ یقول انا و علیؑ والحسنؑ والحسینؑ وتسعۃٌ من وُلد الحسینؑ مطھرون معصومون۔ اور اصبغ بن نباتہ نے عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسُولِ خداؐ سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے کہ میں اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور نو۹ امام جو اولادِ حسینؑ سے ہوں گے، پاک وپاکیزہ اور گناہوں سے معصوم ومحفوظ ہیں۔

(۸) وعن عبایہ ابن ربیعی قال قال رسُول اللہؐ انا سیّد النبیّینؑ و علیؑ سیّد الوصیّینؑ وانّ الاوصیاء بعدی اثنا عشر اوّلھم علیؑ واٰخرھم قائم المھدیؑ۔ اور عبایہ ابن ربعی سے روایت ہے کہ جناب رسُولِ خداؐ نے فرمایا ہے کہ میں تمام پیغمبروں کا سردار ہوں اور علیؑ تمام اوصیاء کا سردار ہے۔ اور میرے بعد بارہ وصی ہوں گے ان میں سے اوّل علیؑ ہے اور آخری قائم آلِ محمدؐ مہدی آخرالزماں علیہ السلام ہیں۔

(۹) وعن علیؑ قال قال رسُول اللہؐ من احبّ ان یرکب سفینۃ النّجاۃ ویستمسک بالعروۃ الوثقیٰ ویعتصم بحبل اللہ المتین فلیوالِ علیّا بعدی ویعاد عدوہٖ ولیأتمّ بالائمۃ الھُداۃ من وُلدہٖ فانّھم خلفائی واوصیائی وحجج اللہ علیٰ خلقہ بعدی وسادۃ امّتی وقادۃ الاتقیاء الی الجنّۃ حزبھم

حزبی۔ وحزبی حزب اللہ۔ وحزب اعدائھم حزب الشیطان۔ اور جناب امیر علیہ السّلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چاہے کہ نجات کی کشتی میں سوار ہو اور عروۃ الوثقٰے یعنی مضبوط دستے کو مضبوط کر کے پکڑے اور اللہ کی مضبوط رسّی (حبلِ متین) کو ہاتھ میں تھامے۔ اس کو چاہئے کہ میرے بعد علیؑ سے دوستی رکھے اور اس کے دشمن سے دشمنی کرے۔ اور ہدایت کرنے والے اماموں کی جو اس کی اولاد میں ہوں گے، پیروی کرے۔ کیونکہ وُہ معصومین علیہم السّلام میرے جانشین اور میرے وصی اور میرے بعد خلقِ خدا کے اُوپر حجتیں ہیں۔ اور میری اُمّت کے سردار اور جنت کی طرف پرہیزگاروں اور متقیوں کے رہبری کرنے والے ہیں۔ ان کا گروہ میرا گروہ ہے اور میرا گروہ اللہ کا گروہ ہے۔ اور ان کے دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔

(۱۰) وعنہٗ قال قال رسُولُ اللہ لا تذھب الدّنیا حتّٰی یقوم بامر امّتی رجلٌ من ولد الحسینؑ یملأُ الارض عدلاً کما مُلئتْ ظُلماً۔ نیز انہی حضرتؑ سے روایت ہے کہ رسُولِؐ خدا نے فرمایا ہے کہ دُنیا فنا نہ ہوگی جب تک کہ اولادِ حسینؑ علیہ السّلام میں سے ایک شخص میری اُمّت کا حاکم نہ ہو لے جو زمین کو عدل وانصاف سے پُر کرے گا جیسا کہ وُہ اس سے پہلے ظلم وجور سے پُر ہوگئی ہوگی۔

(۱۱) وعن زید بن حارثہ مولیٰ رسُولُ اللہ قال لمّا کان اللّیلۃ الّتی اخذ فیھا رسُولُ اللہ علے الانصار بیعۃ الاولی فقال اخذت علیکم بما اخذ اللہ النبیّین من قبلی ان تحفظونی وتمنعونی عمّا تمنعوا انفسکم و تمنعوا علیؑ ابن ابی طالب عمّا تمنعون انفسکم عنہ وتحفظونہ فانّہ الصدّیق الاکبر یزید اللہ دینکم بہٖ وانّ اللہ اعطی مُوسٰیؑ العصاء وابراھیم برد النار و عیسٰےؑ الکلمات الّتی کان یحیی بھا الموتیٰ واعطانی ھٰذا واشار الٰی علیؑ ولکل نبیّ ایۃٌ وھٰذا ایۃ ربّی والائمۃ الطاھرین من ولدہ ایاتُ ربّی لن تخلو الارض من اھل الایمان ما ابقی اللہ احداً من ذرّیتہ وعلیھم تقوم القیامۃ۔ اور زید بن حارثہ غلامِ رسُولِؐ خدا سے روایت ہے کہ جس رات آنحضرتؐ نے انصار سے پہلی بیعت لی تو فرمایا کہ میں نے تم سے اس عہد پر بیعت لی ہے جس عہد پر کہ پہلے پیغمبروں سے اللہ تعالےٰ نے بیعت لی تھی کہ جن چیزوں سے تم اپنے نفسوں

کی حفاظت اور نگہداشت کرو ان سے میری بھی حفاظت اور نگہداشت کرنا۔ اور جن چیزوں سے تم اپنے نفسوں کی حفاظت اور نگہداشت کرو اُن سے علیؑ ابن ابی طالب کی حفاظت اور پاسداری کرنا۔ کیونکہ وُہ صدیق اکبر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے سبب تمہارے دین کو زیادہ کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السّلام کو معجزۂ عصا عطا فرمایا، اور ابراہیمؑ علیہ السّلام پر آگ کو ٹھنڈا کیا، اور عیلے علیہ السّلام کو وُہ کلمات عطا فرمائے جن کے ذریعہ سے وُہ مُردوں کو زندہ کرتے تھے۔ اور مجھ کو یہ یعنی علیؑ عطا فرمایا اور علی علیہ السّلام کی طرف اشارہ فرمایا۔ اور ہر پیغمبر کے واسطے ایک نشانی (خدا کی طرف سے) ہوتی ہے اور یہ یعنی علیؑ میرے پروردگار کی نشانی ہے۔ اور آئمہ طاہرین علیہم السّلام جو اس کی اولاد سے ہوں گے میرے پروردگار کی نشانیاں ہیں۔ جب تک کہ علیؑ کی اولاد میں سے کسی ایک کو اللہ تعالے زمین میں باقی رکھے گا زمین ہرگز اہل ایمان سے خالی نہ ہوگی۔ اور انہی کی بنیاد پر قیامت قائم ہوگی (جب تک ان میں سے ایک باقی ہے دُنیا فنا نہ ہوگی)

(۱۲) وعن ابن عباسؓ قال قال رسُولؐ الله ان الله فتح هٰذا الدّين بعليؑ فاذا مات عليؑ فسد الدّين ولا يصلحه الا المهديؑ بعده۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے نے اس دین کو علیؑ کے سبب فتح وکشائش عطا کی ہے۔ جب علیؑ انتقال کرجائیں گے تو دین فاسد ہوجائے گا۔ اور مہدی ہادی علیہ السّلام کے سوا جو علیؑ کے بعد ہوں گے، کوئی اس دین کی اصلاح نہ کرے گا۔

(۱۳) وعن ابي هريرةؓ قال قال رسُولؐ الله ولو لم يبق من الدّنيا الا يومًا واحدًا ليبعث الله فيه رجلًا من اهل بيتي في امّتي يواطي اسمه اسمي براق الجبين ويفتح قسطنطنيه وجبل ديلم ويروي هٰذا الخبر بطريق اٰخر و ذالك ولو لم يبق من الدّنيا الّا يومًا واحدًا لطوّل الله ذالك اليوم حتي يبعث رجلٌ من اهلبيتي يواطي اسمه اسمي واسم ابيه اسم ابي يملأ الارض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا۔ اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسُولِؐ خدا نے فرمایا ہے کہ اگرچہ دُنیا کا ایک ہی روز باقی رہ جاوے تو بھی ضرور اللہ تعالے اس دن میں میری اُمت میں میری اہلبیتؑ میں سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا جس کا نام میرا نام ہوگا اور اس کی پیشانی چمکدار اور روشن ہوگی اور وُہ قسطنطنیہ اور کوہستان دیلم کو فتح کرے گا۔ اور یہ

حدیث دُوسرے طریق سے یوں وارد ہوئی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اگرچہ دُنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جاوے تو بھی اللہ تعالیٰ اُس دن کو لمبا کرے گا یہاںتک کہ میری اہلبیتؑ میں سے ایک شخص جس کا نام میرا نام ہوگا اور اُس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا، مبعُوث ہو۔ جو زمین کو عدل و انصاف سے پُر کرے گا جیساکہ وُہ اس کے مبعوث ہونے سے پیشتر ظلم و جور سے پُر ہوگئی ہوگی۔

(۱۴) وعن علی المرتضیٰ علیہ السّلام قال قال رسُولؐ اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم الائمۃ من وُلدِی فمن اطاعھم فقد اطاع اللہ ومن عصاھم فقد عصی اللہ وھم عروۃ الوثقیٰ وھم الوسیلۃ الی اللہ تعالیٰ۔ اور علی مرتضےٰ علیہ السّلام سے روایت ہے کہ رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ آئمہ طاہرینؑ میری اولاد میں سے ہوں گے۔ پس جس کسی نے ان کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور وُہ حضرات علیہم السّلام عروۃ الوثقےٰ یعنی مضبُوط دستہ۔ اور وُہ اللہ تعالےٰ کی طرف (جانے کے) وسیلے اور ذریعے ہیں۔

(۱۵) وعنہ علیہ السّلام قال قال رسُولؐ اللہ یخرج رجلٌ من ماوراء النھر یقال لہ الحارث الحرّاث علیٰ مقدمہ رجلٌ یقال لہ منصور یوطن اویمکن لآل محمّدؐ کما مکنت قریش لرسُولؐ اللہ وجب علےٰ کلّ مومنٍ نصرہ اوقال اجابتہ۔ نیز جناب امیر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ رسُولِؐ خدا نے فرمایا ہے کہ ماوراء النہر سے ایک شخص خروج کرے گا جس کو حارث الحراث کہتے ہوں گے اس کے آگے ایک شخص منصور نام ہوگا جو آلِ محمدؐ کو ایسی تمکین و وقعت دے گا جیسی قریش نے رسُولؐ خدا کو تمکین و وقعت دی۔ ہر ایک مومن پر اس کی امداد کرنا یا بروایتے دیگر اس کے حکم کا ماننا واجب ہے۔

(۱۶) وعن ابی لیلیٰ الاشعری قال قال رسُولؐ اللہ تمسکوا بطاعۃ ائمتکم فان طاعتھم طاعۃ اللہ ومعصیتھم معصیۃ اللہ۔ اور ابو یلےٰ اشعری سے مروی ہے کہ جناب رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ اے لوگو اپنے اماموں کی فرمانبرداری پختہ طور پر اختیار کرو کیونکہ ان کی فرمانبرداری عین خدا کی

فرمانبرداری ہے اور ان کی نافرمانی عین خدا کی نافرمانی ہے۔

(۱۷) وعن ابن عمرؓ قال قال رسول اللهؐ الامام الضعيف ملعون يعني من يحتاج الى غيره فی امور الدين ۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ضعیف امام یعنی ایسا امام جو دینی امور میں غیر کا محتاج ہو ملعون ہے۔

المودة الحادی عشر فی فضائل سیّدة النّساء فاطمة الزهراء بنت رسول الله صلے الله علیہ وآلہ وسلم

گیارھویں مودت سیّدة النّسآء فاطمۃ زہراء دختر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل ہیں :۔

(۱) عن عبد الله ابن عباسؓ قال قال رسول اللهؐ لمّا خلق الله آدمؑ و حوّاءؑ كانا يفتخران فی الجنّة فقالا ما خلق الله خلقاً احسن منّا فبينما هما كذالك اذ رايا صورة جارية لها نورٌ شعشعانی يكاد ضوءهٗ يطفی الابصار وعلٰی راسها تاجٌ وفی اذنها قرطانٌ قالا وما هٰذه الجارية قال هٰذه صورة فاطمةؑ بنت محمّدؐ سيّد ولدك فقالا وما هٰذا التاج علٰی راسها قال هٰذا بعلها علیؑ ابن ابی طالب قالا وما هٰذا القرطان قال الحسنؑ والحسينؑ ابناها وجد ذالك فی غامض علمی قبل ان اخلقك بالفی عام ۔ عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے حضرت آدمؑ و حواؑ کو پیدا کیا تو وہ دونوں جنت میں فخر کرتے تھے ۔ آخرکار انہوں نے فخریہ کہا کہ اللہ تعالےٰ نے ہم سے بہتر کسی کو پیدا نہیں کیا ۔ اسی اثناء میں ناگاہ انہوں نے ایک لڑکی کی صورت دیکھی کہ نور اس سے چمک رہا ہے کہ اس کی روشنی آنکھوں کو بے نور کئے دیتی ہے ۔ اور اس کے سر پر ایک تاج ہے اور اس کے کانوں میں دو گوشوارے ہیں ۔ تب انہوں نے بارگاہِ احدیت میں عرض کی اے پروردگار یہ لڑکی کون ہے ؟ ارشاد ہوا کہ اے آدمؑ و حواؑ ۔ یہ فاطمہؑ کی صورت ہے جو محمدؐ سردارِ اولادِ آدمؑ کی دختر ہے ۔ پھر انہوں نے عرض کی اور یہ تاج اس کے سر پر کیسا ہے ؟ حکم ہوا یہ اس کا شوہر

علیؑ ابن ابی طالب ہے۔ پھر عرض کی اور یہ دو گوشوارے کیا چیز ہیں؟ فرمایا یہ حسنؑ اور حسینؑ اس کے بیٹے ہیں۔ اس کا وجود میرے علم پوشیدہ میں تمہارے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے موجود ہے۔

(۲) وعن علی المرتضیٰؑ قال قال رسولؐ اللہ ان فاطمۃ احصنت فرجھا فحرمھا اللہ تعالیٰ و ذریتھا علی النار۔ اور علی مرتضےٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا ہے کہ فاطمہؑ پاکدامن ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس کو اور اس کی اولاد کو آتشِ جہنم کے اوپر حرام کیا۔

(۳) وعنہ قال قال رسولؐ اللہ انما سمیت ابنتی فاطمۃ لان اللہ فطمھا و فطم محبیھا من النار۔ نیز جناب امیرؑ سے مروی ہے کہ جناب رسولؐ اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری بیٹی کا نام فاطمہؑ اس لئے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کو اور اس کے محبوں کو آتشِ جہنم سے الگ کیا ہے۔

(۴) وعن جمیع ابن عمیر قال دخلتُ مع عمتی علی عائشۃ فقالت عمتی لعائشۃ من کان احب النساء الی رسولؐ اللہ قالت فاطمۃ قالت و من الرجال قالت علیؑ ابن ابی طالب۔ اور جمیع بن عمیر بیان کرتا ہے کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ عائشہؓ بی بی کے ہاں گیا۔ میری پھوپھی نے عائشہ سے پوچھا کہ رسولؐ خدا کے نزدیک عورتوں میں سب سے زیادہ پیاری عورت کون تھی؟ جواب دیا کہ فاطمہؑ۔ پھر میری پھوپھی نے پوچھا اور مردوں میں سب سے زیادہ کس کو چاہتے تھے؟ جواب دیا کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو۔

(۵) وعن فاطمۃ قالت انھا زارت النبیؐ فبسط لھا ثوبا فاجلسھا علیہ ثم جاء ابنھا الحسنؑ فاجلسہ ثم جاء الحسینؑ فاجلسہ ثم جاء علیؑ فاجلسہ معھم ثم ضم الثوب علیھم ثم قال ھؤلاء اھلبیتی وانا منھم اللھم ارض عنھم کما انا راض عنھم۔ اور جناب فاطمہؑ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کو گئی۔ حضرتؐ نے میرے

لئے کپڑا بچھایا اور اس کے اوپر مجھے بٹھایا۔ پھر میرا فرزند حسنؑ وہاں آیا۔ حضرتؐ نے اس کو بھی بٹھایا۔ پھر حسینؑ آیا۔ حضرتؐ نے اس کو بھی بٹھایا۔ پھر علیؑ آئے۔ حضرتؐ نے ان کو بھی ہمارے ساتھ بٹھایا۔ پھر اس کپڑے کو ہم سب کے اُوپر لپیٹا۔ پھر فرمایا یہ میرے اہلبیتؑ ہیں اور میں ان میں سے ہوں۔ اے خدا تو ان سے خوشنود و رضامند ہو جیسا کہ میں ان سے رضامند ہوں۔

(۶) وعن ابن عباسؓ قال لما تزوّج فاطمۃؑ من علیؑ قالت یا رسُولؐ اللّٰہ زوجتنی من عائلٍ لا مال لہ فقال لھا النّبیؐ او ما ترضین ان یکون اللّٰہ اطلع الیٰ اھل الارض فاختار منھم رجلین احدھما ابوك و الاٰخر بعلك۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فاطمہؑ کا نکاح علی علیہ السّلام کے ساتھ کیا تو اس معصومہؑ نے عرض کی کہ یا رسُولؐ اللہ آپ نے مجھ کو ایک محتاج شخص سے بیاہ دیا جس کے پاس کسی قسم کا مال موجود نہیں ہے۔ یہ سُن کر رسُولؐ خدا نے فرمایا اے فاطمہؑ اس پر راضی نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے تمام اہل زمین کو دیکھا اور ان میں سے دُو شخصوں کو انتخاب کیا۔ ایک تو تیرا باپ ہے۔ اور دُوسرا تیرا شوہر۔

(۷) وعن فاطمۃؑ قالت قال رسُولؐ اللّٰہ اما ترضین ان تکونی سیدۃ نساء العالمین او نساء امّتی۔ جناب فاطمہؑ روایت کرتی ہیں کہ جناب رسُولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا اے فاطمہؑ کیا تُو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ جملہ عالم کی عورتوں کی یا بروایتے دیگر میری اُمّت کی عورتوں کی سردار ہو۔

(۸) وعن ابی بریدۃ الاسلمی قال دخلت مع رسُولؐ اللّٰہ علیٰ فاطمۃؑ قال اما ترضین ان تکونی سیدۃ نساء ھٰذا الاُمّۃ کما کان مریمؑ بنت عمران سیدۃ نساء بنی اسرائیل۔ اور ابو بریدہ اسلمی بیان کرتا ہے کہ مَیں رسُولؐ اللہ کے ساتھ فاطمہؑ کے پاس گیا۔ حضرتؐ نے اُن سے فرمایا اے فاطمہؑ کیا تُو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ اس اُمّت کی عورتوں کی سردار ہو جیسا کہ مریمؑ دختر عمران بنی اسرائیل کی عورتوں کی سردار تھیں۔

(۹) وعن رسُول اللہ و انما سمیت فاطمۃ بالبتول لانّھا تبتلت من الحیض والنفاس لانّ ذالك عیبٌ فی بنات الانبیاء اوقال نقصاً۔ اور جناب رسالتمآبؐ سے مروی ہے کہ فاطمہؑ کا نام بتول اسی سبب سے ہُوا ہے کہ وُہ حیض و نفاس سے بالکل پاک ہے کیونکہ یہ (حیض و نفاس کا آنا) پیغمبروں کی بیٹیوں میں عیب یا بروائتے دیگر نقص ہے۔

(۱۰) وعن عائشۃؓ قالت قال رسُول اللہ فاطمۃ بضعۃ منّی من اٰذاھا فقد اٰذانی۔ اور عائشہؓ بی بی بیان کرتی ہیں کہ رسُولِ خدا نے فرمایا ہے کہ فاطمہؑ میرے جگر کا ایک ٹکڑا ہے۔ جس نے اس کو ایذا دی اُس نے ضرور مجھ کو ایذا دی۔

(۱۱) وعن ابی ھریرۃؓ قال قال رسُول اللہ اوّل من دخل الجنّۃ فاطمۃؑ بنت محمدؐ مثلھا فی ھٰذہ الامّۃ مثل مریم بنت عمران فی بنی اسرائیل۔ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ پہلے جو شخص جنّت میں داخل ہوگا وُہ فاطمہؑ دخترِ محمدؐ ہے۔ اس کی مثال اس اُمّت میں ایسی ہے جیسے مریمؑ دخترِ عمران بنی اسرائیل میں۔

(۱۲) وعن علیؑ المرتضیٰ قال قال رسُول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم اذا کان یوم القیٰمۃ نادیٰ منادٍ من وراء الحجب غضّوا ابصارکم حتیٰ تجوز فاطمۃ بنت محمدٍ علی الصراط۔ اور علی المرتضےٰ علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جناب رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب روزِ قیامت ہوگا تو ایک منادی پردہ ہائے نور کے پیچھے سے آواز دے گا اے اہلِ محشر اپنی آنکھیں بند کرلو تاکہ فاطمہؑ بنت محمدؐ صراط پر سے گزر جائیں۔

(۱۳) وعن عائشۃؓ قالت کان النّبی صلّے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اذا قدم من سفر قبل نحر فاطمۃ وقال منھا اشمّ رائحۃ الجنّۃ۔ اور عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب کسی سفر سے تشریف لاتے تھے تو فاطمہؑ کا گلا چُومتے تھے اور فرماتے تھے میں اس سے جنّت کی خوشبُو سُونگھتا ہوں۔

(۱۴) وعن علیؑ قال قال رسولؐ اللہ تاتی بنتی فاطمۃؑ یوم القیمۃ ومعہا ثیاب مصبوغۃ بالدماء تتعلق بقائمۃ من قوائم العرش تقول یاحکمُ اُحکم بینی وبین من قتل ولدی فیحکم اللہ لبنتی ورب الکعبۃ۔ اور علی علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جناب رسُول خدا صلے اللہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری بیٹی فاطمہؑ قیامت کے دن ایسے حال میں میدانِ قیامت میں آئے گی کہ اس کے ہمراہ بہت سے کپڑے ہوں گے جو لہو سے رنگین ہوں گے۔ اس وقت فاطمہؑ عرش کے ایک ستون کو پکڑ کر عرض کریں گی اے احکم الحاکمین میرے اور میرے فرزندوں کے قاتلوں کے درمیان حکم کر۔ قسم ہے پروردگارِ کعبہ کی کہ اللہ تعالےٰ میری بیٹی کے حق میں فیصلہ کرے گا۔

(۱۵) وعنہ علیہ السّلام ایضًا عن رسُول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم قال اذا کان یوم القیامۃ نادیٰ منادٍ من بطان العرش یا اھل القیٰمۃ اغمضوا ابصارکم لتجوز فاطمۃؑ بنت محمّدؐ مع قمیص مخضوب بدم الحسینؑ فتحتوی علیٰ ساق العرش فتقول انت الجبار العدل اقض بینی وبین من قتل ولدی فیقضی اللہ بنتی ورب الکعبۃ ثمّ تقول اللّٰھمّ اشفعنی فیمن بکیٰ علیٰ مصیبتہ فیشفعھا اللہ فیھم۔ نیز جناب امیرؑ سے روایت ہے کہ جناب رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب روزِ قیامت ہوگا تو وسطِ عرش سے ایک منادی ندا کرے گا کہ اے اہلِ محشر اپنی آنکھیں بند کر لو تاکہ فاطمہؑ دخترِ محمدؐ خونِ حسینؑ سے رنگین شدہ قمیص کو اپنے ہمراہ لئے ہوئے گزر جائے۔ پس فاطمہؑ ساقِ عرش کو پکڑ کر عرض کریں گی اے اللہ تو جبار اور عادل ہے۔ میرے فرزند حسینؑ کے قاتلوں کے اور میرے درمیان حکم کر۔ پروردگارِ کعبہ کی قسم ہے کہ اللہ تعلےٰ میری بیٹی کے حق میں فیصلہ کرے گا۔ اس کے بعد فاطمہؑ عرض کریں گی کہ اے خدا جو لوگ میرے حسینؑ کی مصیبت پر روتے ہیں مجھ کو ان کا شفیع مقرر کر۔ تب اللہ تعالےٰ اُن کو اُن کے حق میں شفیع کرے گا۔

(۱۶) وعن زیدؓ بن علیؑ عن انسؓ قال کان رسُول اللہ صلے اللہ علیہ

واٰلہٖ وسلم یاتی ستۃ اشھر باب فاطمۃؑ عند صلٰوۃ الفجر فیقول الصّلٰوۃ الصّلٰوۃ یا اھلبیت النبوّۃ ثلث مرات انّما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرّجس اھل البیت ویروٰی ھٰذا الخبر باسانیدہٖ من ثلثمائۃ من اصحابہ منھم من قال ثمانیۃ اشھر ومنھم من قال تسعۃ اشھر ومنھم من قال عشرۃ اشھر۔ اور زیدؓ ابن علیؑ نے انس سے روایت کی ہے کہ رسُول خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نمازِ صبح کے وقت فاطمہؑ زہراؑ کے دروازے پر چھ ماہ (علے التواتر) تشریف لاتے تھے اور تین بار فرماتے تھے اے اہلبیت نبوّتؑ الصّلٰوۃ الصّلٰوۃ (نماز پڑھو) خدا یہی ارادہ کرتا ہے کہ اے اہلبیتؑ تم سے ناپاکی اور پلیدی کو دُور کرے اور تم کو پاک کر دے جو پاک کرنے کا حق ہے۔ اور یہ حدیث تین سو صحابہ سے اپنی سندوں کے ساتھ روایت کی گئی ہے اُن میں سے بعض نے آٹھ مہینے بیان کئے ہیں بعض نے نو مہینے اور بعض نے دسؔ مہینے۔

المودۃ الثانیۃ عشر فی فضائل اھلبیتؑ معاجملۃ زیادۃ علی مامر

بارہویں مودت تمام اہلبیت علیہم السّلام کے فضائل میں گزشتہ فضائل کے ماسوا۔

(۱) عن ابن عباسؓ قال قال رسُولؐ اللّٰہ علیکم بعلیؑ فانّ الشّمس عن یمینہ والقمر عن یسارہ قلنا یا رسُولؐ اللّٰہ وما ھما قال الحسنؑ والحسینؑ وابوھما ضیاء الدّنیا وامّھا بدر الدّجیٰ۔ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے صحابہ سے فرمایا اے صحابہ علیؑ کی متابعت تم پر واجب ہے۔ کیونکہ آفتاب اس کے دائیں طرف ہے اور چاند اس کے بائیں طرف۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی یا رسُولؐ اللہ وُہ چاند اور سُورج کیا ہیں؟ فرمایا وُہ حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور ان دونوں کا باپ دُنیا کی روشنی ہے اور ان کی ماں شب تاریک میں بدرِ کامل کی مانند ہے۔

(۲) وعنہ قال قال رسُولؐ اللّٰہ علیؑ و فاطمۃؑ والحسنؑ والحسینؑ الی یوم القیامۃ اھلی۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ

اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ روز قیامت تک میرے اہلبیتؑ ہیں۔

(۳) وعن ابی ھریرۃ قال قال رسولؐ اللہ ان ملکاً من السماء لم یزرنی فاستاذن اللہ فی زیارتی فبشرنی الی یوم القیٰمۃ واخبرنی انّ فاطمۃؑ سیّدۃ نساء اھل الجنۃ والحسنؑ والحسینؑ سیّدا شباب اھل الجنۃ۔
اور ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ ایک فرشتہ جس نے اس سے پہلے مجھ کو نہ دیکھا تھا، اللہ سے اجازت لے کر میری ملاقات کو آیا۔ اور روز قیامت تک کی بشارتیں مجھ کو پہنچائیں۔ اور مجھ کو خبر دی کہ فاطمہؑ بہشتی عورتوں کی سردار ہے اور حسنؑ اور حسینؑ بہشت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

(۴) وعن ابن عباسؓ قال لمّا نزلت ھٰذہ الاٰیۃ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی۔ قلنا یا رسولؐ اللہ من قرابتک الذین فرض اللہ علینا مودّتھم قال علیؑ وفاطمۃ وابناھما ثلث مرّات۔
اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب آیۂ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی (یعنی اے محمدؐ اپنی اُمت سے) کہہ دے کہ میں اس پیغمبری کا عوض اس کے سوا اور کچھ تم سے نہیں چاہتا کہ میرے قریبیوں سے دوستی رکھنا) نازل ہوئی تو ہم (اصحاب رسولؐ اللہ) نے عرض کی یا رسولؐ اللہ وُہ آپ کے قریبی رشتہ دار کون ہیں جن کی دوستی اللہ تعالےٰ نے ہم پر فرض کی ہے؟ حضرتؐ نے جواب دیا کہ وُہ علیؑ، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السّلام ہیں۔ اور تینؔ بار اس کو دُہرایا۔

(۵) وعن ابی ھریرۃ قال نظر رسولؐ اللہ الی علیؑ وفاطمۃ والحسنؑ والحسینؑ قال انا حربٌ لمن حاربکم وسلمٌ لمن سالمکم۔ اور ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسولؐ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کی طرف نظر کی اور فرمایا کہ جو کوئی تم سے لڑے میں بھی اس سے لڑتا ہوں اور جو تم سے صلح رکھے مَیں بھی اس سے صلح رکھتا ہوں۔

(۶) وعن معاذ قال قال رسولؐ اللہ ان اللہ طھّر قوماً من الذنوب بالصلع فی رؤسھم وانا وعلیؑ منھم وفی نسخۃ اخری انّ اللہ طھر

قومًا من الذنوب وتاج الایمان یضئ فی رؤسهم و انا و علیؑ منهم۔
اور معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالٰے نے ایک قوم کو اصلع بنا کر (ان کے سر کے اگلے حصّے پر بال نہ اُگا کر) ان کو گناہوں سے پاک کیا ہے۔ اور میں اور علیؑ ان میں سے ہیں۔ ترجمہ نسخۂ دوم۔ کہ اللہ تعالٰے نے ایک قوم کو گناہوں سے پاک کیا ہے اور ایمان کا تاج اُن کے سروں پر چمکتا ہے اور میں اور علیؑ اُن میں سے ہیں۔

(۷) وعن علیؑ قال قال رسولؐ اللہ الحسنؑ والحسینؑ سیّدا شباب اهل الجنّة وابوهما خیر منهما۔ اور علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا ہے کہ حسنؑ اور حسینؑ دونوں بہشت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ اور ان کا باپ ان دونوں سے بہتر ہے۔

(۸) وعن فاطمةؑ قالت جئتُ مع الحسنؑ والحسینؑ الی النّبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فی السّکرات الّتی مات فیها فقلت ورثهما شیئًا فقال صلی اللہ علیہ وسلم امّا الحسنؑ فلهٗ هیبتی و سُودَدِیْ و امّا الحسینؑ فلهٗ جرأتی و جُودی۔ اور جناب فاطمہؑ سے روایت ہے کہ میں حسنؑ اور حسینؑ کو ساتھ لے کر اس شدّتِ مرض کے وقت جس میں حضرتؐ نے وفات پائی، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسولؐ اللہ ان دونوں کو کوئی چیز ورثہ میں عطا فرمائیے۔ تب آنحضرتؐ نے فرمایا کہ حسنؑ کے واسطے تو میری ہیبت اور سرداری ہے اور حسینؑ کے لئے میری جرأت اور سخاوت۔

(۹) وعن ابی السعید الخدریؓ قال قال رسولؐ اللہ انّ اللہ احبّ حرماتٍ ثلث من حفظها حفظه اللہ امر دینه و دنیاه و من لم یحفظها لم یحفظ اللہ لهٗ شیئًا حرمة الاسلام وحرمتی وحرمة اهلبیتی۔ اور ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کی تین حرمتیں ہیں یا بروایتے دیگر اللہ تین حرمتوں کو دوست رکھتا ہے۔ جو کوئی ان تینوں حرمتوں کی حفاظت کرے اللہ تعالٰے اس کے

دین اور دُنیا کے کام کی حفاظت کرتا ہے۔ اور جو کوئی ان کی حفاظت نہیں کرتا۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے کسی شے کی بھی حفاظت نہیں کرتا۔ وُہ تینوں حرمتیں یہ ہیں :- (۱) اسلام کی حرمت، (۲) میری حرمت، (۳) میرے اہلبیت علیہم السّلام کی حرمت۔

(۱۰) وعن امیر المومنین علیؑ قال قال رسول اللہؐ الولد ریحانۃ و ریحانتای الحسنؑ والحسینؑ۔ امیر المؤمنین علی علیہ السّلام سے مروی ہے کہ رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیٹا ایک خوشبودار پھُول ہوتا ہے اور میرے دو خوشبودار پھُول حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔

(۱۱) وعنہ قال قال رسُول اللہؐ اشتد غضب اللہ وغضب رسولہ علےٰ من احتقر ذریتی واٰذانی فی عترتی۔ نیز انہی حضرتؑ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسالت مآبؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ کا غضب اور اس کے رسُولؐ کا غضب اُس شخص پر نہایت شدید ہے جو میری ذریت کی حقارت کرے اور مجھ کو میری اولاد کے باب میں ایذا پہنچائے۔

(۱۲) وعنہ قال قال رسُول اللہؐ الویل لظالم اہلبیتی عذابہم مع المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔ نیز انہی حضرتؑ سے روایت ہے کہ جناب رسُولِ خدا نے فرمایا ہے کہ میری اہلبیتؑ پر ظلم کرنے والوں کے لئے عذابِ ویل ہے۔ ان کو منافقوں کے ساتھ جہنّم کے سب سے نیچے کے درجے میں عذاب دیا جائے گا۔

(۱۳) وعن فاطمۃ قالت قال رسُول اللہؐ کل بنی اٰدم ینتسبون الیٰ عصبۃ ابیہم الا ولد فاطمۃ فانی انا ابوھم وانا عصبتہم۔ اور حضرت فاطمہؑ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ تمام بنی آدم اپنے باپ کے قبیلہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں سوا اولادِ فاطمہؑ کے کہ میں ان کا باپ ہوں اور میں ہی ان کا عصبہ (قرابتدار پدری) ہوں۔

(۱۴) وعن علیؑ قال قال رسُول اللہؐ اُمرت ان اُسمّی ابنی ھٰذین حسنًا وحُسینًا۔ اور جناب امیرؑ علیہ السّلام سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ

خدا نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں اپنے ان دونوں بیٹوں کے نام حسنؑ اور حسینؑ رکھوں۔

(۱۵) وعن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ وھو اخذٌ باب الکعبۃ ویقول ایھا الناس من عرفنی عرفنی ومن لم یعرفنی فانا اُعرّفھم فانا ابوذرؓ سمعت رسولؐ اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یقول مثل اھلبیتی فیکم کمثل سفینۃ نوحؑ من رکبھا نجی ومن تخلّف عنھا غرق۔ اور ابوذر غفاریؓ کعبہ کا دروازہ ہاتھ میں پکڑے کہہ رہے تھے اے لوگو جو کوئی مجھ کو پہچانتا ہے وُہ تو پہچانتا ہے۔ اور جو کوئی نہیں پہچانتا میں اس کو اپنی پہچان کراتا ہوں۔ میں ابوذرؓ ہوں۔ میں نے رسولؐ خدا سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے میرے اہلبیتؑ کی مثال تمہارے درمیان کشتی نوحؑ کی سی ہے کہ جو کوئی اس (کشتی نوحؑ) پر سوار ہوا اس نے (طوفان میں غرق ہونے سے) نجات پائی۔ اور جس نے اس سے رُوگردانی کی وُہ غرق ہُوا۔ (اسی طرح جو کوئی اس کشتیٔ اہلبیت میں سوار ہوگا یعنی ان کی متابعت کرے گا وُہ دریائے ضلالت میں ڈوبنے سے نجات پائے گا اور جو کوئی ان کی مخالفت کرے گا وُہ بحرِ ضلالت میں ڈوب جائے گا)

(۱۶) وعن سلمان الفارسیؓ قال قال رسولؐ اللہ سمّی ھارون ابنیہ شبرًا وشبیرًا وعلیؑ سماھا حسنًا وحسینًا۔ اور سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ حضرت ہارون علےٰ نبیّنا وعلیہ السّلام نے اپنے دونوں بیٹوں کے نام شبر اور شبیر رکھے تھے اور علیؑ نے ان دونو یعنی اپنے بیٹوں کے نام (انہی کے ناموں کے ترجمۂ عربی کے موافق) حسنؑ اور حسینؑ رکھے ہیں۔

(۱۷) عن علیؑ قال قال رسولؐ اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم الحسنؑ والحسینؑ یوم القیٰمۃ عنْ جنبی عرش الرّحمٰن بمنزلۃ الشنفین من الوجہ۔ اور علی علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسنؑ اور حسینؑ قیامت کے دن عرشِ خدا کے دونوں طرف اس طرح موجود ہوں گے جیسے مُنہ کے دونوں طرف دو گوشوارے ہوتے ہیں۔

(۱۸) وعنہؑ قال الحسنؑ اشبہ لرسولؐ اللہ ما بین الصدر الی الرأس والحسینؑ اشبہ لرسولؐ اللہ ما کان اسفل من ذالک۔ نیز جناب امیر علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ حسنؑ سینے سے لے کر سر تک رسولِ خدا سے زیادہ تر مشابہ ہیں اور حسینؑ سینے

سے نیچے کے حصے میں آنحضرتؐ سے زیادہ تر مشابہ ہیں۔

(۱۹) وعن عمران بن الحصین قال قال رسول اللہ النظر الی علیؑ عبادۃ۔ اور عمران ابن حصین سے مروی ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا ہے کہ علیؑ کی طرف نظر کرنا عبادت ہے۔

(۲۰) وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ ذکر علیؑ عبادۃ۔ اور عائشہ بی بی سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا نے فرمایا ہے کہ علیؑ کا ذکر کرنا عبادت ہے۔

(۲۱) وعن الحسینؑ قال قال رسول اللہ لی یا بنی اِنّک لکبدی طوبے لمن احبّك واحبّ ذریتك فالویل لقاتلك یوم الجزاء۔ اور امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے میرے فرزند! تم بے شک میرا جگر ہو۔ بہت اچھا حال ہے اُس شخص کا جو تم کو دوست رکھے اور تمہاری ذریت (اولاد) کو دوست رکھے۔ اور قیامت کے دن تمہارے قاتل کو بہت سخت عذاب ہوگا۔

(۲۲) وعن علیؑ قال قال رسول اللہ یقتل الحسینؑ شر ھذہ الامّۃ ویتبرء اللہ منھم ومن ولدھم وممّن یکفر بی۔ اور جناب امیر علیہ السلام جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حسینؑ کو وہ شخص قتل کرے گا جو اس میری اُمت میں سب سے زیادہ بدتر ہوگا۔ اور اللہ ان قاتلوں سے اور ان کی اولاد سے اور میری نبوّت کے منکروں سے بیزار ہے۔

(۲۳) وعنہؑ قال قال رسول اللہ ان قاتل الحسینؑ فی تابوتٍ من النار علیہ نصف عذاب اھل النار وقد شدّ یداہ ورجلاہ من سلاسل من نار فیکبّ فی النار حتّی یقع فی نار جھنم ولہ ریحٌ یتعوّذ اھل النار الی ربھم من شدّۃ نتن ریحہ وھو فیھا خالدٌ فی العذاب الالیم کلما نضج جلدہ شیّد اللہ علیہ الجلود حتّی یذوق العذاب الالیم لا یفتر ساعۃ ویسقٰی من حمیم جھنّم فالویل لہ من عذاب اللہ۔ نیز جناب امیرؑ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسینؑ کا قاتل آگ کے ایک تابوت میں ہوگا۔ تمام دوزخیوں کا آدھا عذاب اس (اکیلے) پر ہوگا اور اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں آگ کی زنجیروں میں جکڑے ہوں گے اور اس کو جہنّم میں اوندھے منہ گرایا جائے گا یہاں تک

کہ قعرِ جہنم میں جا پڑے گا۔ اور اس سے ایسی بُو اٹھے گی کہ تمام دوزخی اس کے نہایت سڑی ہوئی اور سخت گندیدہ ہونے کی وجہ سے اپنے پروردگار سے پناہ مانگیں گے۔ اور وہ (قاتلِ حسینؑ) آتشِ دوزخ میں ہمیشہ تک عذابِ دردناک میں مبتلا رہے گا۔ جب اس کے جسم کا پوست جل بھن جائے گا تو خدا اس کے اُوپر اور پوست مضبوط کر دے گا تاکہ عذاب دردناک کی چاشنی چکھے جو ایک ساعت بھی مدھم اور سُست نہ ہوگا۔ اور جہنم کا گرم پانی اس کو پلایا جائے گا۔ پس عذابِ خدا سے ویل کا عذاب اس کے لئے ہوگا۔

(۲۴) وعن ابن عمرؓ سئلہ رجلٌ عن دم البعوضۃ فقال من انت قال مِنْ اھل العراق قال انظروا الیٰ ھٰذا یسئلنی عن دم البعوضۃ وقد قتلوا ابن رسولؐ اللّٰہ وقد سمعتہٗ یقول ھما ریحانتای من الدنیا۔ رواہ ابونعیم۔ حافظ ابونعیم نے اپنے اسناد سے روایت کی ہے کہ ابن عمرؓ سے کسی شخص نے پُوچھا کہ (حالت احرام میں) مچھر کے مارنے کا کیا حکم ہے۔ ابن عمرؓ نے اس سے پُوچھا تُو کون ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں عراق کا باشندہ ہوں۔ ابن عمرؓ نے حاضرینِ مجلس سے مخاطب ہو کر کہا اس شخص کو دیکھو کہ یہ مجھ سے مچھر کے خون کا حکم دریافت کرتا ہے۔ حالانکہ انہوں نے فرزندِ رسولؐ خدا کو قتل کر ڈالا ہے۔ اور میں نے آنحضرتؐ سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے کہ یہ دونوں (حسنؑ اور حسینؑ) دنیا سے میرے دُو خوشبودار پھُول ہیں۔

(۲۵) وعن شھر ابن جوشب قال سمعتُ ام سلمۃؓ حین جاء نعی الحسینؑ لعنت اھل العراق وقالت قتلوہ قتلھم اللّٰہ عزوجل ماعزّوہ وذلوہ لعنھم اللّٰہ روی باسناد مسلسل الیٰ ابی نعیم۔ حافظ ابونعیم نے اپنی اسناد مسلسل سے شہر بن جوشب سے روایت کی ہے کہ جب ام سلمہؓ زوجۂ رسولؐ خدا کو حسینؑ کے قتل ہونے کی خبر پہنچی تو میں نے سُنا کہ انہوں نے اہلِ عراق پر لعنت کی اور فرمایا کہ اہلِ عراق نے حسینؑ کو قتل کیا خدائے بزرگ و برتر ان ملعونوں کو ہلاک کرے ان مردُودوں نے اس (حسینؑ) کی عزت نہ کی اور اس کو ذلیل کیا۔ خدا اُن ملعونوں پر لعنت کرے۔

المودّۃ الثالثۃ عشر فی فضائل خدیجۃؓ وفاطمۃؑ ومحبّۃ

تیرھویں مودت

اھل البیت وثواب مُحبّیھم ورفعة درجاتھم ونکال مبغضیھم
تیرھویں مودت حضرت خدیجۃ الکبریٰؑ اور فاطمہ زہراؑ کے فضائل اور اہلبیتؑ کی محبت اور اُن کے محبوں کے ثواب اور اُن کے درجات کی بلندی اور ان کے دشمنوں کے عذاب ونکال کے بیان میں۔

۱۔ عن الشعبی عن مسروق عن عائشةؓ قالت کان رسولؐ اللہ لا یکاد ان یخرج من البیت حتّیٰ یذکر خدیجةؓ فیحسن علیھا الثناء فذکرھا یومًا فادرکتنی الغیرة فقلت ھل کانت الا عجوزًا اقدابدلک اللہ خیرًا منھا فغضب النبیؐ حتیٰ رایتُ مقدم شعرہ یھتزُّ من الغضب فقال لا واللہ ما اخلفنی اللہ خیرًا منھا اٰمنت بی اذ اکفر الناس وصدقتنی اذ اکذبنی النّاس وواستنی بما لھا اذا حرمنی الناس ورزقنی اللہ باولادھا دون النّساء من غیرھا قالت عائشةؓ فقلت فی نفسی لا اذکرھا بسوءٍ اَبدًا۔ شعبی نے مسروق سے اور اس نے عائشہؓ سے روایت کی ہے۔ وُہ بیان کرتی ہیں کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر گھر سے باہر تشریف نہ لے جاتے تھے جب تک کہ خدیجہؓ کا ذکر نہ کرلیں اور خوب طرح ان کی تعریف نہ فرمالیں الغرض ایک دن حضرتؐ نے ان کا ذکر فرمایا۔ یہ سُن کر مجھ کو غیرت لاحق ہوئی اور مَیں نے عرض کی۔ وُہ فقط ایک بڑھیا عورت تھی، اور اللہ تعالےٰ نے اس کے عوض میں اس سے بہتر زوجہ آپ کو عنایت فرمائی ہے۔ میرا یہ کلام سن کر حضرتؐ نہایت غضبناک ہوئے یہانتک کہ میں نے دیکھا کہ غصّے کے مارے آپ کے بالوں کے سرے ہلنے لگے۔ اور ارشاد فرمایا۔ اے عائشہؓ خدا کی قسم اللہ تعالےٰ نے اس کے بعد اس سے بہتر زوجہ مجھ کو عطا نہیں کی۔ وُہ اس وقت مجھ پر ایمان لائی جبکہ تمام لوگ میری نبوت کا انکار کرتے تھے۔ اور اس نے اس وقت میری تصدیق کی جبکہ تمام لوگوں نے میری تکذیب کی تھی۔ (مجھ کو جھٹلاتے تھے)۔ اور اس نے اس وقت اپنے مال سے میری غمخواری اور ہمدردی کی جبکہ تمام لوگوں نے مجھ کو محروم کر رکھا تھا اور اللہ تعالےٰ نے صرف اسی سے مجھ کو اولاد عطا فرمائی ہے اور کسی عورت سے نہیں عائشہ کہتی ہیں کہ حضرتؐ کا یہ ارشاد سُن کر میں نے اپنے دل میں کہا کہ اب میں کبھی اس کو بُرائی سے یاد نہ کروں گی۔

۲۔ وعن مھاجر بن میمون عن فاطمة علیھا السّلام قالت قلت لابی صلے اللہ

علیہ وآلہٖ وسلم این اُمنا خدیجۃ قال بیبیتٍ من قصبٍ لا لغوبٌ فیہ ولا نصبٌ بین مریمؑ و اٰسیۃ امرأۃ فرعون قلت اَمن ھٰذا القصب قال لا بل القصب المنظوم بالدر والیاقوت۔ اور مہاجر بن میمون سے روایت ہے کہ جناب فاطمہؑ بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے باپ محمدؐ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کی کہ میری ماں خدیجۃ الکبرٰےؑ (جنت میں) کہاں ہیں؟ فرمایا سرکنڈے کے ایک گھر میں کہ تکان اور سختی اس گھر میں ذرا معلوم نہیں ہوتی۔ اور حضرت مریمؑ اور آسیہؑ زن فرعون کے گھروں کے درمیان ہے۔ میں نے عرض کی کہ (اے پدرِ عالی مقدار) کیا وُہ گھر اس دنیوی سرکنڈے کا بنا ہوا ہے؟ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں۔ بلکہ اُس سرکنڈے میں موتی اور یاقوت پروئے ہوئے ہیں۔

۳؎ وعن انس قال قال رسولؐ اللہ خیر نساء العالمین اربعٌ۔ مریمؑ بنت عمران واٰسیۃؑ بنت مزاحم وخدیجۃؑ بنت خویلد وفاطمۃؑ بنت محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور انس سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ چار عورتیں تمام عالم کی عورتوں سے بہتر ہیں: مریمؑ دختر عمران، آسیہؑ دختر مزاحم، خدیجہؑ دختر خویلد، فاطمہؑ دختر محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

۴؎ وعن عباد بن سعد قال قال رسولؐ اللہ فُضِّلَتْ خدیجۃؑ علےٰ نساءِ النبیؐ کما فضّلت مریمؑ علےٰ نساء العالمین۔ اور عباد بن سعد سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ خدیجۃ الکبرٰےؑ کو میری تمام بیویوں پر اس طرح فضیلت حاصل ہے جیسے مریمؑ بنت عمران کو تمام عالم کی عورتوں پر فضیلت ہے۔

۵؎ وعن الامام جعفر الصادق عن اٰبائہ علیہم السّلام عن علیؑ قال نزل جبرئیلؑ علےٰ رسولؐ اللہ فقال یا رسولؐ اللہ انّ ربّك یقرءُ علیك السّلام ویقول انّی قد حرّمتُ النّار علےٰ صلبٍ انزلك وبطنٍ حملك وحجرٍ کفلك۔ اور امام جعفر صادق علیہ السّلام نے اپنے آبائے کرام علیہم السّلام کی زبانی جناب امیر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ جبرئیلؑ امین رسُول خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوئے اور عرض کی یا رسُول اللہ آپ کا پروردگار بعد تحفۂ درُود و سلام ارشاد فرماتا ہے کہ مَیں نے آتش جہنم کو اُس پشت پر حرام کر دیا ہے جس نے تم کو اتارا۔ اور اُس شکم پر جس نے تم کو اُٹھایا۔ اور اس گود پر جس نے تمہاری کفالت کی یعنی پرورش کیا۔

(یعنی آپ کے والد اور والدہ اور چچا ابو طالب جنتی ہیں)

۶ وعن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہؐ من اراد التوکل فلیحبّ اھلبیتیؑ ومن اراد ان ینجو من عذاب القبر فلیحب اھلبیتیؑ ومن اراد الحکمۃ فلیحب اھلبیتیؑ ومن اراد دخول الجنۃ بغیر حساب فلیحب اھلبیتیؑ فواللّٰہ ما احبھم احدٌ الا ربح فی الدنیا وفی الاٰخرۃ۔ اور نافع نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی توکل کرنا چاہے اس کو چاہئے کہ میری اہلبیتؑ کو دوست رکھے۔ اور جو کوئی عذاب قبر سے نجات پانا چاہے اس کو چاہئے کہ میری اہلبیتؑ کو دوست رکھے۔ اور جو کوئی علم وحکمت حاصل کرنا چاہے اس کو چاہئے کہ میری اہلبیتؑ کو دوست رکھے۔ اور جو کوئی چاہے کہ بے حساب جنت میں داخل ہو اس کو چاہئے کہ میری اہلبیتؑ کو دوست رکھے۔ خدا کی قسم جو کوئی ان کو دوست رکھے گا وہ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی فائدہ اٹھائے گا۔

۷ وعن زادان عن سلمانؓ قال قال رسول اللّٰہ یا سلمانؓ من احب فاطمۃؑ بنتی فھو فی الجنۃ معی ومن ابغضھا فھو فی النار یا سلمانؓ حبّ فاطمۃؑ ینفع فی مائۃ من المواطن ایسر ذالک المواطن الموت والقبر والمیزان والصراط والمحاسبۃ فمن رضیت عنہ بنتی فاطمۃؑ رضیت عنہ ومن رضیت عنہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ۔ ومن غضبت بنتی فاطمۃؑ علیہ غضبت علیہ ومن غضبت علیہ غضب اللّٰہ علیہ۔ یا سلمان ویل لمن یظلمھا ویظلم بعلھا علیًا وویلٌ لمن یظلم ذریتھما وشیعتھما۔ اور زادان نے سلمانؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا اے سلمانؓ جو کوئی میری بیٹی فاطمہ زہرا سے محبت رکھے وہ بہشت میں میرے ہمراہ ہوگا اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے وہ جہنم میں جائے گا۔ اے سلمان! فاطمہ کی دوستی سو جگہ نفع پہنچاتی ہے کہ ان جگہوں میں سے زیادہ تر سہل مقامات موت اور قبر اور میزان اور صراط اور حساب قیامت ہیں۔ پس جس شخص سے کہ میری بیٹی فاطمہؑ خوش ہوگی میں بھی اس سے خوش ہوں گا۔ اور جس سے میں خوش ہوں اللہ تعالٰے بھی اس سے خوش ہے۔ اور جس کسی سے میری بیٹی فاطمہؑ ناراض ہے میں بھی اس سے ناراض ہوں۔ اور جس سے میں ناراض ہوں اللہ تعالٰے بھی اس سے ناراض اور غضبناک ہے۔ اے سلمانؓ! وائے ہو

اُس شخص پر جو اس پر ظلم کرے اور اس کے شوہر علیؑ پر ظلم کرے۔ اور وائے ہو اس شخص پر جو ان دونوں کی اولاد اور ان کے شیعوں پر ظلم کرے۔

۸ وعن المقداد بن الاسود قال قال رسول اللہ معرفۃ اٰل محمدٍ براءۃٌ من النار وحب اٰل محمد جوازٌ علی الصراط والولایۃ لاٰل محمدٍ امانٌ من العذاب۔ اور مقدادؓ بن اسود سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ آلِ محمدؐ کی معرفت آتشِ دوزخ سے نجات پانے کا ذریعہ ہے۔ اور آلِ محمدؐ کی دوستی صراط پر عبور کرنے کا پروانہ ہے۔ اور آلِ محمدؐ کی ولایت کا قبول کرنا عذابِ خدا سے امن پانے کا باعث ہے۔

۹ وعن جریر ابن عبد اللہ البجلی قال قال رسول اللہ من مات علیٰ حب اٰلِ محمدٍ مات شہیداً ومن مات علیٰ حب اٰل محمدٍ مات مغفوراً لہ الا ومن مات علیٰ حب اٰل محمدٍ فیفتح فی قبرہ بابان من الجنۃ الا ومن مات علیٰ حب اٰل محمدٍ بشرہ ملک الموت بالجنۃ ثم منکرٌ ونکیرٌ الا ومن مات علیٰ حب اٰل محمدٍ یزف الی الجنۃ کما تزف العروس الی بیت زوجھا الا ومن مات علیٰ حب اٰل محمدٍ مات تائباً الا ومن مات علیٰ حب اٰل محمدٍ جعل اللہ زوار قبرہ ملٰئکۃ الرحمۃ الا ومن مات علیٰ حب اٰل محمدٍ مات علی السنۃ والجماعۃ الا ومن مات علیٰ حب اٰل محمدٍ مات مومناً مستکمل الایمان الا ومن مات علیٰ بغض اٰل محمدٍ جاء یوم القیٰمۃ مکتوب بین عینیہ اٰئسٌ من رحمۃ اللہ الا ومن مات علیٰ بغض اٰل محمدٍ لم یشم رائحۃ الجنۃ الا ومن مات علیٰ بغض اٰلِ محمدٍ مات کافراً۔ اور جریر بن عبد اللہ بجلی سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (اے صحابہ) آگاہ ہو جو کوئی محبتِ آلِ محمدؐ پر مرے گا وہ شہید مرے گا۔ اور جو کوئی محبتِ آلِ محمدؐ پر مرے گا وہ بخشا ہوا مرے گا۔ آگاہ ہو جو کوئی محبت آلِ محمدؐ پر مرے گا اس کی قبر میں جنت کے دو دروازے کھولے جائیں گے۔ آگاہ ہو جو کوئی محبت آلِ محمدؐ پر مرے گا اس کو ملک الموت مرتے وقت بہشت کی بشارت دے گا۔ پھر قبر میں منکر و نکیر مژدہ جنت سنائیں گے۔ آگاہ ہو جو کوئی محبت آلِ محمدؐ پر مرے گا وہ اس طرح با ساز و سامان جنت کی طرف جائے گا جس طرح تازہ دلہن اپنے شوہر کے گھر کی طرف جاتی ہے آگاہ ہو کہ جو کوئی محبت آلِ محمدؐ پر مرے گا وہ توبہ کر کے مرے گا۔ آگاہ ہو کہ جو کوئی محبتِ آلِ محمدؐ

پر مرے گا۔ اللہ تعالےٰ رحمت کے فرشتوں کو اس کی قبر کے زوّار بنائے گا۔ آگاہ ہو کہ جو کوئی محبّت آلِ محمدؐ پر مرے گا وُہ سنتِ نبوی اور جماعتِ ایمانی پر مرے گا۔ آگاہ ہو کہ جو کوئی محبّتِ آلِ محمدؐ پر مرے گا وُہ کامل الایمان مرے گا۔ آگاہ ہو جو کوئی بغض وعداوت آلِ محمدؐ پر مرے گا وُہ قیامت کے دن اس حال میں اُٹھے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا :۔ آیسٌ من رحمۃ اللہ ۔یعنی یہ رحمتِ خدا سے نا امید ہے. آگاہ ہو جو کوئی بغض وعداوتِ آلِ محمدؐ پر مرے گا وُہ بہشت کی بُو تک بھی نہ سونگھے گا۔ آگاہ ہو جو کوئی بغض وعداوت آلِ محمدؐ پر مرے گا وُہ کافر مرے گا۔

۱۰ وعن عکرمہ عن ابن عباسؓ قال قال رسولؐ اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یعبد الرحمٰن بن عوف یا عبد الرحمٰن انکم اصحابی وعلیؑ ابن ابی طالب اخی منی و انا من علیؑ فھو بابُ علمی وصیبی وھو وفاطمۃؑ والحسنؑ والحسینؑ ھم خیر اھل الارض عنصرًا وشرفًا وکرمًا وفی نسخۃ اُخریٰ عن عکرمہ عن ابن عباسؓ قال قال رسولؐ اللہ بعبد الرحمٰن بن عوف انھم اصحابی وعلیؑ ابن ابی طالب منی وانا من علیؑ فمن تاباہ بعدی۔ او فمن یاتینی بغیرہ او فمن جفاہ فقد جفانی ومن جفانی فعلیہ لعنۃ ربّی ۔یا عبد الرحمٰن ان اللہ تعالیٰ انزل کتابًا مبینًا وامرنی ان ابیّن للناس ما انزل الیھم ماخلا علی ابن ابی طالبِ فانّہ لم یحتج الیٰ بیانٍ لانّ اللہ تعالیٰ جعل فصاحتہ کفصاحتی و درایتہ کدرایتی ولوکان الحلم رجلًا لکان علیًا ولوکان العقل رجلًا لکان الحسنؓ ولوکان السخاء رجلًا لکان الحسینؓ ولوکان الحسن شخصا لکان فاطمۃؑ بنتی خیر اھل الارض عنصرًا وشرفًا وکرمًا۔ اور عکرمہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسُول خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عبد الرحمٰنؓ بن عوف سے فرمایا اے عبد الرحمٰن تم لوگ میرے اصحاب ہو اور علیؑ ابن ابی طالب میرا بھائی مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں ۔پس وُہ میرے علم کا دروازہ اور میرا وصی ہے۔ اور وُہ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ ہی ایسے لوگ ہیں جو وجودِ عنصری اور شرافت اور کرامت میں تمام اہلِ زمین سے بہتر ہیں۔

(یہ ترجمہ نسخۂ اوّل کے مطابق کیا گیا جس کو صاحب ینابیع المودت نے اپنی کتاب ینابیع المودت میں نقل کیا ہے۔ مگر اور کتابوں میں جزا الگ موجود ہیں۔ یہ حدیث بہت طولانی ہے

جس کا ترجمہ ذیل میں درج ہے۔ مترجم)

ترجمہ نسخۂ دوم: عکرمہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے عبدالرحمٰن بن عوف سے فرمایا اے عبدالرحمٰن یہ لوگ میرے اصحاب ہیں۔ اور علیؑ ابن ابی طالب مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔ پس جو کوئی میرے بعد اس سے منحرف ہوگا یا بروایت دیگر جو کوئی اس کے بغیر یعنی اس کی ولایت کے بغیر میرے پاس آئے گا یا بروایتے دیگر جس نے اس پر ظلم کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ اور جس نے مجھ پر ظلم کیا اس پر میرے پروردگار کی لعنت ہے۔ یا بروایتے دیگر جس نے علیؑ کو اذیت پہنچائی اس نے مجھ کو اذیت پہنچائی۔ اور جس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس پر میرے پروردگار کی لعنت ہے۔ اے عبدالرحمٰن اللہ نے راہِ ہدایت کو بیان کرنے والی کتاب نازل کی اور مجھ کو حکم دیا کہ میں لوگوں پر ظاہر کردوں جو کچھ کہ ان کی طرف نازل کیا گیا ہے سوائے علی ابن ابی طالبؑ کے۔ کیونکہ اس کو کسی بیان اور اظہار کی ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کی فصاحت میری فصاحت جیسی، اور اس کی درایت (سمجھ) میری درایت کی سی بنائی ہے۔ اور اگر مثلاً حلم (بردباری و تحمل) ایک مجسّم ہو کر ایک مرد بن جاتا تو علیؑ ہوتا۔ اور اگر عقل ایک شخص بن جاتا تو حسنؑ ہوتا۔ اور اگر سخاوت ایک شخص ہوتا تو حسینؑ ہوتا۔ اور اگر حسن (خوبصورتی) ایک شخص ہوتا تو میری بیٹی فاطمہؑ ہوتی۔ جو وجودِ عنصری اور شرافت و کرامت میں تمام اہل زمین سے بہتر ہیں۔

۱۱۱ وعن موسیٰ بن علی القریشی عن قنبر عن بلال بن حمامۃ قال طلع علینا النّبی صلّی اللہ علیہ وسلم ذات یوم و وجھہ مشرق کدائرۃ القمر فقام عبدالرحمٰن بن عوف فقال یا رسولؐ اللہ ما ھذا النّور فقال بشارۃ اتتنی من ربّی فی اخی وابن عمّی علیؑ و بنتی فاطمۃؑ انّ اللہ زوّج علیًا فاطمۃؑ وامر رضوان خازن الجنان فیھزّ بالزینۃ والنّور فھزّ شجرۃ طوبیٰ فحملت دقاقًا یعنی صکاکا بعدد محبی اھلبیتی وانشاء من تحتھا ملئکۃ من نور ودفع الیٰ کل ملکٍ صکًّا فاذا استوت القیامۃ باھلھا نادت الملئکۃ الی الخلائق فلا یبقی محبٌّ الا دفعت الیہ صکًّا فیہ فکاک من النّار (وفی نسخۃ اخریٰ الا وقعت فی یدہٖ ورقۃ فیھا صکٌّ وفیہ نجات من النّار) فاخی وابن عمّی و بنتی فکاک رقاب الرّجال والنّسآ من امّتی من النّار۔ اور موسیٰ بن علی قریشی نے قنبرؓ سے اور اس نے بلال بن حمامہ سے روایت

کی ہے۔ بلال کہتا ہے کہ ایک دن جناب رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم ہمارے پاس تشریف لائے اور اس وقت آپ کا چہرۂ انور چاند کے گھیرے کی طرح چمک رہا تھا۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا رسُولؐ اللہ یہ روشنی آپ کے چہرۂ انور پر کیسی ہے؟ فرمایا میرے پروردگار کی طرف سے میرے بھائی اور ابن عم علیؑ ابن ابی طالب اور میری بیٹی فاطمہؑ کے بارے میں ایک خوشخبری میرے پاس آئی ہے۔ اور وُہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے علیؑ کا نکاح فاطمہؑ سے کیا۔ اور رضوان خازنِ جنّت کو حکم دیا کہ جنّت کو آراستہ کرے۔ پھر رضوان نے درخت طوبیٰ کو حرکت دی اور وُہ میری اہلبیتؑ کے دوستوں کی شمار کے موافق پروانوں سے بارور ہُوا اور اللہ تعالےٰ نے اس کے نیچے نور کے فرشتے پیدا کئے اور ہر ایک فرشتے کو ایک پروانہ عطا فرمایا۔ پس جب قیامت ہوگی اور اہلِ قیامت محشور ہوں گے تو وُہ فرشتے مخلوقات کو پکاریں گے۔ پس ہر ایک محبّ اہلبیتؑ کو ایک پروانہ مل جائے گا جس میں آتشِ دوزخ سے نجات پانے کا حکم مندرج ہوگا۔ (یا بروایتے دیگر ہر ایک محب کے ہاتھ میں ایک پُرزہ گر پڑے گا جس میں پروانہ ہوگا اور اس پروانہ میں آتشِ دوزخ سے نجات پانے کا حکم لکھا ہوگا)۔ پس میرا بھائی اور ابن عم علیؑ ابنِ ابی طالب اور میری بیٹی فاطمہؑ میری اُمّت کے مردوں اور عورتوں کی گردنوں کو آتشِ دوزخ سے چھڑانے والے ہیں۔

۱۲ وعن ابن عباسؓ قال قال رسُولُ اللّٰہ لعلیؑ یا علیؑ انّ اللّٰہ تبارك وتعالیٰ زوّجك فاطمۃَ وجعل صداقھا الارض فمن مشٰی علیھا مبغضا لك مشٰی حرامًا۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے علیؑ سے فرمایا اے علیؑ اللہ تعالےٰ نے فاطمہؑ سے تمہارا نکاح کیا اور اس کا مہر تمام زمین کو مقرر فرمایا۔ پس جو کوئی زمین پر چلے درآنحالیکہ وُہ تم سے بغض رکھتا ہو، وُہ اس کا چلنا حرام ہے۔

۱۳ وعن ابی نعیم الحافظ عن شیوخہ عن انس قال کان النبیّ صلے اللّٰہ علیہ والہ وسلم اذا اُوتی شیئًا یقول اذھبوا بہ فلانۃ فانھا کانت صدیقۃ خدیجۃؓ اذھبوا بہ الی فلانۃٍ فانھا تحبّ خدیجۃ۔ حافظ ابو نعیم نے باسناد خود اپنے شیوخ کی زبانی انس سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے پاس جب کوئی چیز آتی تھی تو فرماتے تھے یہ چیز فلاں عورت کے پاس لے جاؤ کہ وُہ خدیجۃؓ الکبرےٰ کی صدیقہ یعنی سچّی دوست تھی۔ یہ چیز فلاں عورت کو پہنچا دو کہ وُہ خدیجہؓ کو دوست رکھتی ہے۔

۱۴ وعن شیوخہ عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ فُضِّلَتْ خدیجۃ علیٰ نساء النبیؐ کما فضّلت مریمؑ علیٰ نساء العالمین۔ عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا نے فرمایا ہے کہ خدیجۃ کبریٰؑ کو میری بیویوں پر۔ بروایتے دیگر میری اُمّت کی عورتوں پر، اس طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح حضرت مریمؑ (مادرِ عیسیٰؑ) کو تمام عالم کی عورتوں پر۔

۱۵ وعن حذیفۃؓ قال قال رسول اللہ نزل ملکٌ من السّماء فاستاذن اللہ تعالیٰ ان یسلّم علیّ ولم ینزل قبلھا فبشّرنی عن اللہ عزّوجلّ ان فاطمۃؑ سیّدۃ نساء اھل الجنّۃ۔ اور حذیفہؓ یمانی سے مروی ہے کہ جناب رسولِ خدا نے فرمایا ہے کہ ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا اور اُس نے اللہ تعالےٰ سے مجھ پر سلام کرنے کی اجازت لی۔ اور وُہ اس سے پہلے کبھی زمین پر نہ اُترا تھا۔ پس اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو یہ خوشخبری دی کہ فاطمہؑ تمام جنّت کی عورتوں کی سردار ہے۔

المودّۃ الرّابعۃ عشر فی فضائل النّبیؐ واھلبیتہؑ وفوت النّبیؐ وفاطمۃ ودفنہما علیھما السّلام وبہا ختمت المودّات المبارکات الطّیّبات!

چودھویں مودت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی اہلبیت اطہارؑ کے فضائل اور آنحضرتؐ اور فاطمہؑ علیہما السّلام کی وفات اور دفن کے حالات ہیں۔ اور اسی پر یہ مبارک اور پاک مودتیں ختم ہوتی ہیں۔

۱ عن امیرالمومنین علیؑ فی حدیثٍ طویل قال اذا کان یوم القیمۃ فاوّل من یقوم من قبرہ النّاطق الصّادق النّاصح المشفق محمّد المصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم فیاتیہ جبرئیلؑ بالبراق ومیکائیلؑ بالتّاج واسرافیلؑ بالقصب ورضوان بحلّتین ثمّ ینادی جبرئیلؑ این قبر محمّدؐ فتقول لارض حملتنی الرّیاح مع الجبال فدکّتنی دکّۃ واحدۃ فلا ادری این قبر محمّدؐ فیرتفع عن قبرہ عمود من نورٍ الیٰ عنان السّماء فیبکی جبرئیلؑ بکاءً شدیدًا فیقول لہٗ میکائیلؑ ومایبکیک فیقول او تمنعنی من البکاء وھذا محمّدؐ یقوم من قبرہ ویسئلنی عن امّتہٖ وانا لا ادری این امّتہ قال ثمّ ینصدع القبر فاذا محمّدٌ قاعد وینفض التراب عن راسہٖ ولحیتہٖ ثمّ یلتفت یمینًا وشمالًا فلا یری من العمران شیئًا فیقول یا جبرئیلؑ بشّرنی فیقول ابشرک بالبراق

السّباق الطّائر فی الآفاق فیقول بشّرنی فیقول ابشرك بالتّاج فیقول بشّرنی فیقول ابشرك بالقصب والحلّتین فیقول بشّرنی بامّتی لعلّك خلفتهم بین اطباق النیران اولعلك ترکتهم علےٰ شفیر جهنّم اولعلك ترکتهم فی ایدی الزّبانیة فیقول ما رأیتهم وانهم فی لحودهم الیٰ اٰخر الحدیث۔ اختصرنا الخبر الطویل بذالك حتیٰ تعلم شفقتهٗ الیك بمحبته واتباع سنّته۔ جناب امیر المومنین علیہ السّلام سے ایک لمبی حدیث میں مروی ہے کہ قیامت کے دن جو کوئی سب سے پہلے اپنی قبر میں زندہ ہو کر اُٹھے گا وُہ پیغمبر ناطق وصادق و ناصح و مشفق یعنی محمّد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوں گے پس جبرئیل علیہ السّلام براق کو لے کر حاضر ہوں گے اور میکائیل علیہ السّلام تاج اور اسرافیل علیہ السّلام کتانی جامہ اور رضوان بہشت کے دو حلے لائیں گے۔ اور جبرئیلؑ پکاریں گے کہ محمّدؐ کی قبر کہاں ہے۔ زمین جواب دے گی کہ ہواؤں نے مجھ کو پہاڑوں سمیت اُٹھایا اور یکبارگی مجھ کو دے مارا۔ اس لئے مجھ کو معلوم نہیں کہ محمّدؐ کی قبر کہاں ہے۔ اس وقت نور کا ایک ستون آپ کی قبر مطہر سے آسمان تک ظاہر ہوگا۔ پس جبرئیلؑ نہایت شدّت سے رونے لگیں گے میکائیلؑ ان سے کہیں گے تم کیوں روتے ہو؟ جبرئیلؑ جواب دیں گے کہ اے بھائی میکائیلؑ آیا تم مجھ کو رونے سے منع کرتے ہو حالانکہ محمّدؐ اپنی قبر سے اٹھیں گے اور اپنی اُمّت کی بات مجھ سے دریافت کریں گے۔ اور مجھ کو معلوم نہیں ہے کہ آپ کی اُمت کہاں ہے۔ جناب امیرؑ فرماتے ہیں کہ پھر حضرتؐ کی قبر پھٹ جائے گی اور یکایک محمّدؐ اٹھ کر بیٹھ جائیں گے اور اپنے سر اور داڑھی پر سے مٹی جھاڑیں گے۔ پھر دائیں اور بائیں طرف متوجہ ہوں گے اور کسی قسم کی آبادی نہ دیکھیں گے اس وقت جبرئیلؑ سے فرمائیں گے اے جبرئیلؑ مجھ کو کوئی خوشخبری سناؤ۔ جبرئیلؑ عرض کریں گے میں آپ کو براق کی خوشخبری دیتا ہوں جو سبقت کرنے والا اور اطرافِ عالم میں اڑنے والا ہے پھر حضرتؐ فرمائیں گے مجھ کو کوئی خوشخبری دو۔ جبرئیلؑ عرض کریں گے میں آپ کو تاج کی خوشخبری دیتا ہوں۔ حضرتؐ فرمائیں گے کوئی خوشخبری دو۔ وُہ عرض کریں گے میں آپ کو جامہ کتان اور دو بہشتی حلوں کی خوشخبری دیتا ہوں۔ تب حضرتؐ فرمائیں گے اے جبرئیلؑ مجھ کو میری اُمت کی خوشخبری سناؤ۔ شائد تم نے ان کو دوزخ کے طبقوں کے درمیان چھوڑا ہے یا شاید جہنّم کے کنارے پر چھوڑا ہے۔ یا شائد دوزخ کے شعلوں (زبانیہ) کے درمیان چھوڑا ہے اس وقت جبرئیلؑ عرض کریں گے کہ یا محمّدؐ میں نے ان کو نہیں دیکھا ہے اور وُہ اپنی قبروں میں ہیں۔

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس طولانی حدیث کو اس مطلب پر اختصار کر دیا تاکہ (اے دیکھنے والے) تجھے معلوم ہو کہ آنحضرتؐ تیری اُن کے ساتھ محبت رکھنے اور اُن کی سنت کی پیروی کرنے کے سبب تجھ پر کس قدر مہربان اور شفیق ہیں (کہ قبر سے اُٹھتے ہی اُمت کا خیال ہے)۔

۲۔ وعن زید بن اسلم عن عمر ابن الخطاب قال قال رسول اللہ لما اقترف ادم الخطیئۃ قال یا رب اسئلك بحق محمدؐ لما غفرت لی فقال اللہ یا ادمؑ کیف عرفت محمدؐ ولم اخلقہ قال یا رب لما خلقتنی بیدك ونفخت فی من روحك رفعت راسی فرایتُ علی قوائم العرش مکتوبًا "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" فعلمتُ لم تصف الی اسمك الا احب الخلق الیك فقال اللہ تعالی صدقت یا ادمؑ انہ لاحبّ الخلق الیّ واذ اسئلتنی بحقہ قد غفرتُ لك ولولاہ لما خلقتك قال ابو عبد اللہ الحافظ ھذا حدیث صحیح الاسناد ولو لم یخرجہ الشیخان۔

اور زید ابن اسلم نے عمر ابن خطاب سے روایت کی ہے کہ رسُول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب آدمؑ نے خطا (ترک اولیٰ) کی تو خدا سے اس طرح دُعا کی "اے پروردگار میں محمدؐ کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھ کو بخش دے"۔ اس وقت اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا اے آدمؑ تُو نے محمدؐ کو کیونکر پہچانا حالانکہ میں نے ابھی اس کو پیدا نہیں کیا۔ آدم علیہ السلام نے عرض کی اے پروردگار جب تُو نے اپنے دستِ قدرت سے مجھ کو پیدا کیا، اور اپنی رُوح کو مجھ میں پھُونکا۔ میں نے اپنا سر اوپر کو بلند کیا اس وقت میں نے دیکھا کہ عرش کے ستُونوں پر لکھا ہُوا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ یہ دیکھ کر میں نے سمجھ لیا کہ تُو نے اپنے نام کے ساتھ اسی شخص کے نام کو ملحق کیا ہے جو تمام مخلوق میں سے تجھ کو زیادہ تر محبوب (پیارا) ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے آدمؑ تو نے سچ کہا۔ بے شک وُہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے۔ اور چُونکہ تُو نے اس کا واسطہ دے کر مجھ سے سوال کیا ہے اس لئے میں نے تجھ کو بخش دیا۔ اور اگر میں اُس (محمدؐ) کو پیدا نہ کرتا تو تجھ کو بھی پیدا نہ کرتا۔ حافظ ابو عبد اللہ کہتا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اگرچہ شیخین یعنی بخاری و مسلم نے اس کو اپنی صحیحین میں درج نہیں کیا۔

۳۔ وعن سعید ابن المسیب عن ابن عباسؓ قال قال رسولؐ اللہ اوحی اللہ تعالےٰ

الیٰ عیسےٰ یا عیسیٰ اٰمن بمحمدٍ و اُمُر من ادرکہ من اُمتك ان یومنوا بہٖ فلولا محمدٌ ماخلقت ادمؐ ولولا محمدٌ ماخلقت الجنّۃ ولا النّار۔ ولقد خلقت العرش علی المأ فاضطرب فکتب علیہ لاالٰہ الّا اللہ م ح یعنی نصف اسم محمدؐ فسکن۔ قال ابوعبداللہ الحافظ ھٰذا حدیث صحیح الاسناد ایضاً ولولم یخرجہ الشیخان۔ اور سعید بن مسیب نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسےٰؑ پر وحی بھیجی اے عیسےٰؑ! محمدؐ پر ایمان لا۔ اور اپنی اُمّت کو حکم دے کہ جو اس کو پائیں (یعنی محمدؐ کے زمانہ میں ہوں) اس پر ایمان لائیں۔ اگر میں محمدؐ کو پیدا نہ کرتا تو آدمؑ کو بھی پیدا نہ کرتا۔ اور اگر محمدؐ کو پیدا نہ کرتا تو نہ جنّت کو پیدا کرتا اور نہ دوزخ کو۔ اور جب میں نے عرش کو پانی کے اُوپر پیدا کیا تو وُہ مضطرب ہُوا۔ یعنی اِدھر اُدھر ہلنے لگا۔ پس اس پر لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ م ح یعنی محمدؐ کا آدھا نام لکھا گیا۔ اس کے لکھتے ہی وُہ ساکن ہوگیا یعنی ٹھہر گیا۔ حافظ ابوعبداللہ کہتا ہے کہ یہ حدیث بھی صحیح الاسناد ہے گو شیخین نے اس کو درج نہیں کیا۔

۴ وعن ابی عبداللہ الحافظ عن شیوخہ عن ابی الخیر البختری قال رایتُ امیرالمومنین علیًا علیہ السّلام علےٰ منبرالکوفہ وعلیہ مدرعۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم معتمدًا بسیف رسولؐ اللہ متعتمًا بعمامۃ رسولؐ اللہ وفی اصبعہ خاتم رسولؐ اللہ فقعد علےٰ المنبر وکشف بطنہ فقال سلونی قبل ان تفقدونی فان بین الجوانح منی علمًا جمًا واشار الیٰ بطنہ وقال ھٰذا اسقط العلم ھٰذا لعاب رسولؐ اللہ فی فمی مازقنی رسولُ اللہ زقًا زقًا من غیرِ وحیٍ اوحی اللہ انی واللہ لو ثنیت لی الوسادۃ فجلست علیہا لافتیت لاھل التوراۃ بتوراتھم ولاھل الانجیل بانجیلھم حتیٰ ینطق التوراۃ والانجیل فیقول صدق علیٌّ قد افتاکم بما انزل فیّ وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون۔ ابوعبداللہ حافظ نے اپنے شیوخ سے اور انہوں نے ابوالخیر بختری سے روایت کی ہے کہ میں نے امیرالمومنینؑ علی علیہ السّلام کو مسجد کوفہ میں منبر پر دیکھا اور اس وقت آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زرہ پہنے ہوئے تھے اور رسولِ خدا کی تلوار پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور آنحضرتؐ کا عمامہ سر پر رکھے تھے اور رسولِ خدا کی انگوٹھی آپ کی انگلی میں تھی۔ پس آپ منبر پر بیٹھ گئے

اور شکم مبارک کو کھولا۔ اور ارشاد فرمایا اے لوگو مجھ سے پوچھو اس سے پہلے کہ مجھے نہ پاؤگے کیونکہ میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان علم کثیر ہے۔ اور اپنے شکم مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ علم کا جائے وقوع ہے۔ یہ لعابِ رسولِ خدا ہے۔ یہ وہ ہے جو رسولِ خدا نے مجھ کو تھوڑا تھوڑا کر کے کھلایا ہے (جس طرح پرندہ اپنے بچے کو بھراتا ہے۔) اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے بغیر نزولِ وحی (بواسطۂ رسولِ خدا) مجھ کو پہنچا ہے۔ خدا کی قسم اگر مسند میرے واسطے بچھائی جائے اور میں اس پر بیٹھوں تو میں بے شک اہلِ توریت کے لئے ان کی توریت کے موافق فتویٰ دوں گا؛ اور اہلِ انجیل کے لئے ان کی انجیل کے موافق حکم کروں گا۔ یہانتک کہ توریت و انجیل گویا ہوں اور ہر ایک کہے کہ البتہ علیؑ نے سچ کہا۔ اور جو کچھ اللہ تعالےٰ نے میرے بیچ نازل کیا ہے۔ اس کے موافق تمہارے واسطے فتوےٰ دیا ہے۔ اور تم کتابِ خدا کو پڑھتے ہو، آیا تم نہیں سمجھتے۔

۵ وعن ابن عباسؓ قال ان الحسنؑ والحسینؑ کانا کتبا فقال الحسنؑ والحسینؑ خطی احسن من خطك فقالا لفاطمۃؑ احکمی بیننا من احسن منا خطاً فکرهت فاطمۃؑ ان تؤذی احدهما بتفضیل احدهما علی الاخر فقالت منهما سئلا اباکما علیاً فسئلاه عن ذالك فقال علی علیه السلام سئلا جدکما رسولؐ الله فسئلاه فقال لا احکم بینکما حتی اسئل جبرئیلؑ فلما جاء جبرئیلؑ قال لا احکم بینهما ولکن یحکم بینهما میکائیلؑ فقال لا احکم بینهما ولکن یحکم بینهما اسرافیلؑ فقال لا احکم بینهما حتی اسئل الله تعالیٰ ان یحکم بینهما فقال الله تبارك وتعالےٰ لا احکم بینهما ولکن امهما فاطمۃؑ تحکم بینهما فقالت فاطمۃؑ احکم بینهما وکانت لها قلادة من الجواهر فقالت لهما انشر جواهر هذه القلادة فمن اخذ منهما اکثر فخطه احسن فنشرتها وکان جبرئیلؑ واقفاً عند قائمۃ العرش فامره الله تعالیٰ اهبط الی الارض وانصف الجواهر بینهما حتی لا یتاذی احدهما ففعل ذالك احتراماً وتعظیماً لهما علیهما السلام۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حسنؑ اور حسینؑ نے بطور مشق کے کچھ لکھا۔ اور حسنؑ نے حسینؑ سے کہا کہ میرا خط تم سے اچھا ہے اور وہ کہتے تھے کہ میرا خط تم سے اچھا ہے۔ آخر اپنی مادر گرامی جناب فاطمہ زہراؑ سے عرض کی آپ ہمارا فیصلہ کیجئے۔ کہ ہم میں سے کس کا خط اچھا ہے۔ حضرت

فاطمہ علیہا السلام نے اس خیال سے کہ اگر میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دوں گی تو ان میں سے ایک کو ایذا پہنچے گی، فیصلہ کرنا پسند نہ کیا۔ اور دونوں صاجزادوں سے فرمایا اپنے والد ماجد علی علیہ السلام سے دریافت کرو۔ تب انہوں نے حضرت علیؑ سے خط کی بابت دریافت کیا۔ علیؑ نے فرمایا اے فرزندو اپنے نانا رسولؐ خدا سے پوچھو۔ انہوں نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان حکم نہیں کرتا جب تک کہ جبرئیلؑ سے دریافت نہ کر لوں۔ جب جبرئیلؑ حاضر ہوئے تو عرض کی کہ میں ان کے درمیان حکم نہیں کرتا بلکہ میکائیلؑ ان کے درمیان حکم کریں گے۔ میکائیلؑ نے کہا کہ میں ان کے درمیان حکم نہیں کرتا بلکہ اسرافیلؑ ان کے درمیان حکم کریں گے۔ اسرافیلؑ نے کہا کہ میں ان کے درمیان حکم نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالےٰ سے درخواست کروں گا کہ وہ ان کے درمیان حکم کرے۔ آخر کار اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں ان کے درمیان حکم نہیں کرتا بلکہ ان کی ماں فاطمہؑ ان کے درمیان حکم کرے گی۔ الغرض جناب فاطمہؑ نے فرمایا کہ میں ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرتی ہوں۔ اور اس معصومہؑ کے پاس جواہرات کی ایک مالا تھی۔ دونوں صاجزادوںؑ سے فرمایا کہ میں اس مالا کے جواہرات کو بکھیرتی ہوں تم میں سے جو کوئی زیادہ جواہرات چنے گا اسی کا خط اچھا ہے۔ یہ فرما کر جواہرات بکھیر دیئے۔ اور اس وقت جبرئیلؑ عرش کے پائے کے پاس موجود تھے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو حکم دیا کہ زمین پر اترو اور جواہر کو ان کے درمیان آدھوں آدھ کر دو تاکہ کوئی صاجزادہ رنجیدہ نہ ہو۔ پس جبرئیل علیہ السلام نے آکر ان دونوں حضرات علیہما السلام کی عظمت و حرمت کے سبب جواہرات کو آدھوں آدھ کر دیا[ع]۔

[۱] وعن جماعة من الصحابة قالوا ان امیر المومنین علیًّا علیه السلام لما اراد غسل رسولؐ الله بعد وفاته استدعی الفضل ابن عباسؓ ان یناوله الماء بعد ان عصب عینیه ثم نزع قمیصه من جیبه حتی بلغ به الی سرته فلما فرغ من تجهیزه تقدم فصلّٰی علیه وحده ولم یشارکه احدٌ معه فی الصلٰوة علیه۔ وکان جماعة من الصحابة یخوضون فیمن یؤمّهم فی الصلٰوة علیه واین یدفن فخرج الیهم امیر المومنین فقال رسولؐ الله امامنا حیًّا ومیّتًا فید خلون الیه

ع منقول ہے کہ اس مالا میں سات جواہرات تھے۔ جب تین تین دونوں صاجزادے چن چکے تو جبرئیل علیہ السلام نے باقی ایک جواہر کو دو ٹکڑے کر ڈالا اور دونوں نے ایک ایک ٹکڑا اٹھا لیا۔ (مترجم)

فوجاً فوجاً منھم فیصلّون بغیر امام وینصرفون وقالؑ ان اللہ تعالیٰ لم یقبض نبیاً فی مکانٍ الا فید فنونہ فیہ وانّی ادفنہ فی حجرتہ الّتی قبض فیہ فرضی القوم بذالک
اور اصحاب رسولؐ خدا کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ جناب رسولؐ خدا کی وفات کے بعد جب امیرالمومنین علی علیہ السّلام نے آنحضرتؐ کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو فضل ابن عباسؓ سے فرمایا کہ اپنی دونوں آنکھوں پر پٹی باندھ کر حضرتؐ پر پانی ڈلواتا جائے۔ پھر آنحضرتؐ کے پیراہن کو آپ کے گریبان کی طرف سے نیچے کو، اُتارا۔ اور ناف تک لے جا کر چھوڑ دیا۔ جب غسل و کفن سے فارغ ہوئے تو آگے بڑھے اور تنہا ہی حضرتؐ کے جنازہ پر نماز پڑھی اور اس نماز میں کوئی دُوسرا شخص اُن کے ساتھ شریک نہیں ہُوا۔ اور صحابہ کی ایک جماعت (باہر بیٹھی ہوئی) اس امر میں فکر و غور کر رہی تھی کہ حضرتؐ کی نماز جنازہ پڑھتے وقت ان کا امام کون ہوگا؟ اور آپ کو کہاں دفن کیا جائے گا۔ پس امیرالمومنین علیہ السّلام باہر تشریف لائے اور اُن سے فرمایا کہ رسولؐ خدا زندہ اور مردہ دونوں حالتوں میں، ہمارے امام ہیں۔ پس ان میں سے تھوڑے تھوڑے آدمی اندر جنازے کے پاس جاتے تھے اور بغیر امام کے نماز جنازہ پڑھ کر باہر چلے آتے تھے۔ نیز جناب امیرؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ جس جگہ کسی پیغمبر کی رُوح کو قبض کرتا ہے اسی جگہ اس کو دفن کیا کرتے ہیں۔ میں بھی آنحضرتؐ کو آپ کے اسی حجرے میں دفن کروں گا جس میں آپ نے انتقال فرمایا ہے۔ سب نے اس بات کو پسند کیا۔

فلما فرغوا من الصّلوٰة قال امیرالمومنینؑ لزید بن سھل احفر لرسول اللہؐ لحداً مثل اھل المدینة فحفر لہ لحداً وکان یحفر لاھل المدینة ثم دخل فیہ امیرالمومنین علیؑ والعباسؓ والفضلؓ بن عباس لیتولوا دفنہ فوضعہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم علی علیہ السّلام بیدیہ وکشف وجھہ ووضع اللبن واھال التراب وکان یوم الثامن والعشرون من صفر وقیل اثنا عشر من ربیع الاوّل مات یوم الاثنین ودفن یوم الاربعا۔ پس جب نماز جنازہ سے فارغ ہوئے تو جناب امیرالمومنین علیہ السّلام نے زید بن سہل سے جو اہلِ مدینہ کا گورکن تھا، فرمایا رسولؐ خدا کے لئے مدینہ والوں کی سی ایک لحد کھود دو۔ اس نے حضرتؐ کے لئے لحد تیار کی۔ پھر امیرالمومنینؑ علیؑ اور حضرت عباسؓ اور فضلؓ بن عباس قبر میں داخل ہوئے تاکہ حضرتؐ کو دفن کریں۔ پس علی علیہ السّلام نے آنحضرتؐ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے لحد میں رکھا اور اُن کا مُنہ کھولا۔ پھر (لحد کے مُنہ پر) کچی اینٹیں

رکھیں اور اُوپر مٹی ڈالی۔ اور حضرتؐ نے اٹھائیسویں ماہِ صفر کو رحلت فرمائی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اُس روز ربیع الاوّل کی بارھویں تاریخ تھی۔ دوشنبہ کے دن حضرتؐ نے وفات پائی اور بدھ کے دن دفن ہوئے۔

ثم رجعت فاطمةؑ الیٰ بیتہا واجتمعت الیہا النساء فقالت فاطمةؑ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ انقطع عنا خبر السماء ثم قالت فی مرثیۃ النبیؐ: اشعار۔ اغبرّ آفاق البلاد وکورت + شمس النہار واظلم العصران + والارض من بعد النبیؐ خربیۃ + اسفاً علیہ کثیرۃ الرجفان + فلیبکہ شرق البلاد وغربہا ولیبکہ مصر وکل یمان + بعد ازاں فاطمہ زہرا علیہا السّلام اپنے گھر واپس آئیں۔ اور مدینہ کی عورتیں تعزیت کے لئے ان کے پاس آکر جمع ہوئیں۔ تب فاطمہؑ نے کلمہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ زبان پر جاری کیا اور فرمایا اب آسمان کی خبر ہم سے منقطع ہوگئی۔ پھر آنحضرتؐ کے مرثیہ میں یہ شعر پڑھے: ترجمۂ اشعار:۔ اطرافِ عالم حضرتؐ کے غم میں غبار آلود ہوگئے۔ اور دن کا آفتاب سیاہ ہوگیا۔ اور تمام زمانہ تیرہ و تاریک ہُوا اور زمین آنحضرتؐ کے بعد ویران ہوگئی۔ اور حضرتؐ پر افسوس کرنے کے سبب اس کو بہت زلزلے آرہے ہیں۔ پس ضرور ہے کہ جہان کے مشرق اور مغرب آنحضرتؐ پر گریہ کریں۔ اور مصر اور تمام اہلِ یمن ان پر روئیں۔

قیل ماتت فاطمةؑ بعد النبیؐ بستة اشہر۔ منقول ہے کہ جناب فاطمہ زہراؑ نے حضرتؐ سے چھ مہینے بعد وفات پائی۔

عن ابن عباسؓ لما جاء فاطمةؑ الاجل لم تحم ولم تصدع ولکن اخذت بید الحسنؑ والحسینؑ فذہبت بہما الیٰ قبر رسولؐ اللہ فصلّت بین القبر والمنبر رکعتین ثم ضمتہما الیٰ صدرہا والزمتہما وقالت یا اولادی اجلسا عند ابیکما ساعةً وامیر المومنینؑ یصلی فی المسجد ثم رجعت من عندہما نحو المنزل فحملت ملاط النبیؐ فاغتسلت ولبست فضل ثوبہ۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب جناب فاطمہ زہرا علیہا السّلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو نہ اس معصومہؑ کو بخار آیا اور نہ دردِ سر عارض ہُوا۔ بلکہ حسنؑ اور حسینؑ کے ہاتھ پکڑے اور دونوں کو ہمراہ لے کر قبرِ رسولؐ خدا پر گئیں اور قبر اور منبر کے درمیان

دُو رکعت نماز پڑھی۔ پھر دونوں کو اپنے سینہ سے لگالیا اور اُن سے لپٹ کر فرمایا اے میرے بچو! تم دونوں ایک ساعت اپنے باپ کے پاس بیٹھو۔ اور امیرالمومنینؑ اس وقت مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر وہاں سے گھر آئیں اور آنحضرتؐ کی چادر اٹھائی۔ پھر غسل کر کے حضرتؐ کا بچا ہوا لباس (بروایتے دیگر بچا ہوا کفن) پہنا۔

ثم نادت یا اسماء امرأۃ جعفر طیارؓ فقالت لبیك بنت رسولؐ اللہ۔ فقالت فاطمۃؑ لا تقاعدینی فانّی فی ھٰذا البیت واضعۃ جنبی ساعۃً فاذا مضت ساعۃ ولو اخرج فنادینی ثلثاً فان اجبتك فادخلی و الّا فاعلمی انی الحقت برسولؐ اللہ ثم قامت مقام رسولؐ اللہ وصلّت رکعتین ثم طالت وغارت وجھھا بطرف ردائھا۔ وقیل بل ماتت فی سجودھا۔ بعد ازاں اسماء زوجہ جعفر طیارؓ کو آواز دی۔ اسماء نے عرض کی ہاں اے دُختر رسُولِ خدا۔ جناب فاطمہؑ نے فرمایا اے اسماء تم میرے پاس سے الگ نہ ہونا کہ میں اس گھر میں ایک ساعت لیٹنا چاہتی ہوں۔ جب ایک ساعت گزر جائے اور مَیں باہر نہ نکلوں تو تم مجھ کو تین آوازیں دینا۔ اگر میں جواب دوں تو تم اندر چلی آنا۔ ورنہ سمجھ لینا کہ میں رسُولِ خدا سے ملحق ہو گئی + بعد ازاں رسُولؐ خدا کی جگہ پر کھڑی ہوئیں اور دُو رکعت نماز پڑھی۔ پھر لیٹ گئیں اور اپنا منہ چادر کے پلے سے ڈھانپ لیا۔ بعض کہتے ہیں کہ جناب فاطمہؑ نے سجدہ ہی میں وفات پائی۔ فلما مضت ساعۃٌ اقبلت اسماء بفاطمۃؑ الزھراء ونادت ثلثاً یا ام الحسنؑ والحسینؑ یا بنت رسولؐ اللہ فلم تجب قد خلت البیت فاذا ھی میتۃ۔

الغرض جب ایک ساعت گزری تو اسماء نے جناب فاطمہؑ زہرا کی طرف مخاطب ہو کر آواز دی اے حسنؑ و حسینؑ کی ماں۔ اے دختر رسولؐ خدا۔ مگر کچھ جواب نہ ملا۔ تب اسماء اس گھر میں داخل ہوئیں۔ کیا دیکھتی ہیں کہ وُہ معصومہ رحلت کر چکی ہیں۔

قال اعرابی کیف تعلم وقت وفاتھا قال اعلمھا ابوھا + اعرابی نے پُوچھا کہ اس معصومہ نے اپنی وفات کا وقت کیونکر معلوم کر لیا تھا؟ ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ اُن کے والد ماجد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اس سے آگاہ

فرمایا تھا۔

ثم شقت اسماء جیبها و قالت کیف اخبرنی رسول اللہ بوفاتك ثم خرجت فلقیها الحسنؑ والحسینؑ فقالا این امنا فسکتت فدخلا البیت فاذا ممتدۃ فحرکها الحسینؑ فاذا هی میتۃ فقال یا اخا اجرك اللہ فی موت امنا وخرجا ینادیان وا احمداہ وامحمداہ الیوم جدد لنا موتك اذ ماتت امنا ثم اخبرا علیاً وهو فی المسجد فغشی علیه حتی رش علیه الماء فجاء علیؑ حتی دخل بیت فاطمۃؑ وعندها اسماء تبکی اسماء وا ابناء محمد ما کنا نشعر بفاطمۃؑ موت جدکما۔ فمن تسفر بعدك

پھر اسماء نے اپنا گریبان پھاڑا اور بولی رسولِ خدا نے مجھ کو تیری وفات سے کیوں آگاہ کیا تھا۔ پھر گھر سے نکلی۔ اور حسنؑ اور حسینؑ اس سے ملے۔ اور بولے اے اسماءؑ ہماری اماں کہاں ہیں؟ اسماء خاموش ہو گئی۔ اور دونوں صاحبزادے گھر میں داخل ہوئے۔ ناگاہ کیا دیکھتے ہیں کہ جناب فاطمہؑ لیٹی ہوئی ہیں۔ امام حسینؑ نے ان کو ہلایا تو معلوم ہوا کہ وہ انتقال فرما چکی ہیں۔ یہ حال دیکھ کر اپنے بڑے بھائیؑ سے عرض کی اے بھائی اللہ تعالےٰ آپ کو ہماری مادرِ گرامی کے مرنے میں اجر عطا فرمائے۔ بعد ازاں دونوں بھائی گھر سے نکلے۔ اور پکارتے جاتے تھے وا محمداہ وا احمداہ۔ اے نانا آج والدہ کی موت نے آپ کی موت کو ہمارے لئے تازہ کر دیا۔ پھر مسجد میں جاکر اپنے والد ماجد علیؑ ابن ابی طالب کو اس واقعہ کی خبر دی۔ یہ وحشت ناک خبر سنتے ہی حضرتؑ پر ایسی غشی طاری ہوئی کہ (ہوش میں لانے کے لئے) آپ پر پانی چھڑ کا گیا۔ جب غش سے افاقہ ہوا تو حضرتؑ گھر میں تشریف لائے۔ اور حجرۂ فاطمہ زہراؑ میں داخل ہوئے۔ اس وقت اسماء اس معصومہ کے سرہانے بیٹھی رو رہی تھی۔ اور کہتی تھی اے پسرانِ محمدؐ ہم فاطمہؑ کے سبب تمہارے جد امجد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی وفات کو یاد نہ کرتے تھے۔ پس اے فاطمہؑ تمہارے بعد اب کس کے چہرۂ منوّر کی زیارت کیا کریں گے۔

فکشف امیرالمؤمنینؑ عن وجهها فاذا برقعۃٍ عند راسها فنظر فیها فاذا فیها مکتوب:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ هٰذہ وصیۃ فاطمۃؑ

بنتِ رسولُ اللہ وھی تشھد ان لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ و انّ الجنّۃ حقٌّ والنّار حقٌّ وانّ السّاعۃ اٰتیۃ لا ریب فیھا وان اللہ تعالیٰ یبعث من فی القبور یا علیؑ انا فاطمۃ بنت رسولُ اللہ زوجنی اللہ منك لاکون فی الدنیا والاٰخرۃ وانت اولیٰ بی من غیرك فغسّلنی وحنّطنی واکفنی وادفنی باللیل ولا تعلم احدًا استودعك اللہ واقرء علی ولدی سلامًا الی یوم القیٰمۃ ۔ آخرکار امیرالمومنین علیہ السّلام نے جناب فاطمہؑ کے مُنہ پر سے کپڑا ہٹایا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک رقعہ ان کے سر کے قریب پڑا ہُوا ہے۔ جونہی اس کو پڑھا تو اس میں یہ مضمون لکھا پایا:۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یہ فاطمہؑ دخترِ رسُولؐ خدا کی وصیّت ہے اور وُہ گواہی دیتی ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ محمدؐ خدا کا رسولؐ ہے۔ اور شہادت دیتی ہے کہ جنّت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں کسی طرح کا شک نہیں ہے۔ اور اللہ تعالےٰ قبروں میں سے تمام مُردوں کو زندہ کرکے اُٹھائے گا۔ اے علیؑ میں فاطمہؑ دخترِ رسُولؐ خدا ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے تم سے میرا نکاح کیا تاکہ دُنیا اور آخرت میں مَیں تمہاری بیوی ہوں۔ اور تم غیر کی نسبت میرے لئے زیادہ تر اُولےٰ ہو۔ پس تم ہی مجھ کو غسل دینا اور حنوط کرنا۔ اور کفنا کر رات کے وقت مجھ کو دفن کرنا۔ اور کسی کو خبر نہ دینا۔ مَیں تم کو خدا کے سپُرد کرتی ہوں۔ اور اپنی اولاد کو جو قیامت تک ہوگی، سلام کرتی ہوں۔

فلمّا جاء اللیل غسلھا علیؑ ووضعھا علے السریر وقال للحسنؑ ادع الی المصلّی فصلّے علیھا ورفع یدیہ الی السّماء فنادی ھٰذہ فاطمۃ اخرجتھا من الظّلماتِ الی النور فاضاءت الارض میلًا فی میلٍ فلمّا ارادوا ان یدفنوھا نادت بقعۃ من البقیع الیّ فقد رفع تربتھا فنظروا بقبر محفور فحملوا السریر الیھا فدفنوھا فجلس علی شفیر القبر فقال یا ارض استودعك ودیعتی ھٰذہ بنت رسولُ اللہ فنودی منھا یا علیؑ انا ارفق بھا منك فارجع ولا تھتم فانسد القبر واستوی الارض فلم یعلم این کان الی یوم القیامۃ ۔ جب رات ہوئی تو جناب امیرؑ

نے ان کو غسل دیا۔ اور تخت پر رکھا۔ پھر امام حسن علیہ السلام سے فرمایا جانماز میرے لئے منگاؤ۔ پھر آپ نے نماز اس پر پڑھی۔ اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے اور پکارے کہ یہ فاطمہ ہے میں اسے تاریکی سے روشنی کیطرف بھیج رہا ہوں پس زمین میل میل تک روشن ہوگئی۔

جب ان حضرات نے اس معصومہؑ کو دفن کرنا چاہا تو بقیع کے مقام سے آواز آئی، میری طرف لاؤ۔ پھر اس جگہ کی خاک اُوپر کو اُٹھی اور ان کو ایک قبر کھدی کھدائی نظر آئی۔ آخر کار تختؔ کو اس طرف لے گئے۔ اور اس معصومہؑ کو اس قبر میں دفن کیا۔ پھر جناب امیرالمومنین علیہ السلام قبر کے کنارے پر بیٹھے اور زمین سے مخاطب ہوکر فرمایا اے زمین! میں اپنی امانت کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ یہ دختر رسولؐ خدا ہے۔ تب اس زمین سے آواز آئی اے علیؑ میں تمہاری نسبت اس پر زیادہ تر مہربان ہوں۔ پس تم جاؤ اور غم مت کرو۔ پھر حضرتؑ نے قبر کو بند کر دیا۔ اور وہاں کی زمین برابر کر دی۔ پس کسی کو آپ کی قبر معلوم نہ ہوئی اور نہ قیامت تک معلوم ہوگی۔

۷ عن علیّ المرتضیٰ علیه السّلام عن رسول اللّٰه قال یبعث عبد المطلب یوم القیامة امّة واحدة علیه بهاء الملوك وسیماء النبوّة

اور علی المرتضےٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت عبد المطلبؑ قیامت کے دن اُمّتِ واحد کی حالت میں اُٹھیں گے کہ اُن کی شان و شوکت بادشاہوں کی سی ہوگی، اور پیشانی پیغمبروں کی طرح چمکتی ہوگی۔

۸ أیضًا عنه قال قال رسول اللّٰه انّ عبد المطلب سنّ خمسًا فی الجاهلیة فاجراها اللّٰه تعالیٰ فی الاسلام حرّم نساء الاٰباء علی الابناء فانزل اللّٰه وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ اٰبَاؤُكُمْ ووجد مالاً فاخرج منه خمسًا وتصدّق فأنزل اللّٰه تعالیٰ وَاعْلَمُوا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ الآیة۔

عــہ یہ ایک خاص قسم کا تابوت تھا جو جناب سیدہ علیہا السلام نے خود اپنی میت کے لئے تجویز فرمایا تھا۔ ۱۲

ولما حضر بئر زمزم سمّاها سقایۃ الحاج فانزل اللہ تعالیٰ اَجَعَلْتُمْ سِقَایَۃَ الْحَاجِّ الآیۃ وسنّ فی القتل بمائۃ من الابل فاجری اللہ تعالیٰ ذالک فی الاسلام ولم یکن للطواف عددٌ فی قریش فسنّ عبد المطلب سبعۃ اشواط فاجری اللہ تعالیٰ ذالک فی الاسلام۔ نیز جناب امیر علیہ السّلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ حضرت عبد المطلبؑ نے زمانۂ جاہلیت میں پانچ طریقے مقرر کئے تھے۔ اور اللہ تعالےٰ نے ان کو اسلام میں جاری کیا۔ (۱) عبد المطلبؑ نے باپوں کی بیویوں کو بیٹوں پر حرام کیا تھا۔ پس اللہ تعالےٰ نے اس کے موافق یہ آیت نازل کی۔ ولا تنکحوا ما نکح اٰباءکم من النّسآء الآیۃ۔ یعنی جن عورتوں سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہے تم اُن سے نکاح نہ کرو۔ آخر آیت تک۔ (۲) عبد المطلبؑ نے کہیں سے کچھ مال پایا، اس میں سے پانچواں حصّہ نکالا اور راہِ خدا میں تصدق کیا۔ پس اللہ تعالےٰ نے آیتِ ذیل اس کے موافق نازل کی:- وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ الآیۃ۔ یعنی معلوم کرو کہ جو مال تم غنیمت میں پاؤ اس کا پانچواں حصّہ اللہ کا ہے اور رسُولؐ خدا کا۔ الخ۔ (۳) جب عبد المطلبؑ نے چاہِ زمزم کو کھودا تو اس کا نام سقایۃ الحاج رکھا۔ اسی کو خدا نے آیۃ اَجَعَلْتُمْ سِقَایَۃَ الْحَاجِّ۔ الخ میں نازل کیا۔ (۴) آدمی کے قتل کا خون بہا ایک سو اونٹ مقرر کئے۔ اللہ تعالےٰ نے وہی طریقہ اسلام میں جاری فرمایا۔ (۵) قریش میں طواف کی تعداد کچھ مقرر نہ تھی۔ عبد المطلب نے سات شوط طواف کے مقرر کئے، اور اللہ تعالےٰ نے اس کو اسلام میں جاری کیا۔

۹ وعنہ اَیضًا قال قال رسُولؐ اللہ لی یا علیؑ انّ عبد المطلب ما کان یستقسم بالازلام ولا یعبد الاصنام ولا یاکل ماذبح علی النصب وکان علےٰ ملّۃ ابراھیمؑ۔ نیز جناب امیر علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جناب رسُولِ خدا صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے علیؑ عبد المطلبؑ جُوئے کے تیروں سے تقسیم نہ کرتے تھے۔ اور بُتوں کو نہ پُوجتے تھے۔ اور جو جانور کہ نصب یعنی بتوں کے استھان اور ان کے نام پر ذبح کیا جاتا تھا اس کو نہ کھاتے تھے۔ اور وُہ ابراہیم علیہ السّلام کے مذہب پر تھے۔

۱۰ وعن الامام جعفر الصادقؑ قال نزل جبرئیلؑ علےٰ رسُولؐ اللہ

فقال ان ربّك يقرئك السّلام ويقول انی حرمت النّار علےٰ صلب انزلك وبطن حملك وحجر كفلك ورواه المسلم فی جزء الثانی من صحیحه۔ اور امام جعفر صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآبؐ پر جبرئیلؑ نازل ہوئے اور عرض کی کہ آپ کا پروردگار بعد تحفہ درُود و سلام کے ارشاد فرماتا ہے کہ مَیں نے آتش دوزخ کو حرام کر دیا ہے اس پُشتف پر جس نے (اے محمدؐ تم کو رحم مادر میں) اُتارا۔ اور اُس شکم پر جس نے تم کو اُٹھایا (یعنی جس میں تمہارا حمل رہا)۔ اور اُس گود پر جس نے تمہاری کفالت اور پرورش کی۔ اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح کے جزء دوم میں درج کیا ہے۔

۱۱ وعن سعید بن المسيب عن ابيه قال لما حضر اباطالب الوفاة جاء النّبیؐ فوجد عنده اباجهل بن هشام و اباعبد الله بن اُبی و امية بن المغيرة فقال رسول الله یا عمّ قل لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ کلمةً اشهد لك بها عند الله فقال ابوجهل یا اباطالب اترغب عن ملّة ابائك جهالةً حتیٰ قال ابوطالب اخر ما كلمهم عبد المطلب فقال له رسول الله لك عند الله تقدم۔ اور سعید ابنِ مسیب نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ کہ جب حضرت ابو طالبؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آنحضرتؐ وہاں تشریف لائے دیکھا کہ ابوجہل ابن ہشام اور عبداللہ بن اُبی اور امیہ بن مغیرہ ان کے پاس موجود ہیں۔ تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو طالبؑ سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے چچا! کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہو۔ تاکہ میں خدا کے نزدیک اس باب میں تمہاری گواہی دوں۔ یہ سُن کر ابوجہل بولا اے ابو طالبؑ! کیا جہالت کے سبب اپنے باپ دادا کے مذہب سے روگردانی کرتا ہے۔ یہانتک کہ ابو طالبؑ نے وہی بات کہی جو عبدالمطلبؑ نے مرتے وقت اپنے آخری کلام میں (شہادتِ توحید و رسالت) کہی تھی۔ تب جناب رسولؐ خدا نے اُن سے فرمایا اے چچا تمہارے

ف۔ یعنی آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہؑ اور والدہ ماجدہ حضرت آمنہؑ اور عموئے نامدار حضرت ابی طالبؑ پر (جنہوں نے اولاد کی طرح اپنی آغوشِ عاطفت میں آنحضرتؐ کو پرورش کیا اور مرتے دم تک ایک دم بھی حضرتؐ سے جدا نہ ہوئے) جہنم کی آگ حرام کی گئی۔ (مترجم عفی عنہ)

واسطے خدا کے نزدیک سبقت ہے۔

۱۲ وعن ابن ھشیم قال سمعتُ علیاًؑ یقول اتبع ابوطالب عبدالمطلب فی کُلّ احواله حتّٰی خرج من الدّنیا علٰی ملّته وا اوصانی ان ادفنه فی قبره فاخبرت رسُولؐ الله قال اذهب فوارہ فانفذ ما اوصاہ به فغسله وکفنه وحمله الی الحجُون قال فنبشت قبرعبدالمطلب فرفعت الصفح فاذا هو مواجه الی القبلة فحمدت الله علٰی ذالك واطبقتُ الصفح علیهما وهو وصی الاوصیاء وخیر ورثة الانبیاء۔ اور ابن ہشیم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علیؑ سے سُنا کہ فرماتے تھے کہ حضرت ابی طالبؑ نے تمام احوال میں حضرت عبدالمطلبؑ کی پیروی کی یہاں تک کہ انہی کے مذہب پر دنیا سے رحلت کی۔ اور مجھ کو وصیت کی کہ مجھے حضرت عبدالمطلبؑ کی قبر میں دفن کرنا۔ پس میں نے جناب رسُول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حالت سے اطلاع دی۔ فرمایا جاؤ ان کو دفن کرو۔ اور جو وصیت کی ہے اس کے موافق عمل کرو۔ راوی کہتا ہے کہ جناب امیر علیہ السّلام نے ان کو غسل دیا۔ اور کفن پہنا کر قبرستان حجون میں اٹھا لے گئے۔ جناب امیر علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالمطلب کی قبر کو کھودا اور تختہ اٹھایا۔ ناگاہ کیا دیکھتا ہوں کہ اُن کا مُنہ قبلہ کی طرف ہے۔ یہ حال دیکھ کر میں نے خدا کی حمد وثنا کی اور تختہ دونوں کے اُوپر رکھ دیا اور وہ یعنی ابوطالب پیغمبروں کے وصیوں کے وصی اور بہترین وارثانِ انبیاء تھے۔

۱۳ وعن الاعمش قال حدّثنی ابواسحاق بن الحارث وسعد بن بشیر عن علیؑ ابن ابی طالب کرم الله وجهه قال قال رسُولؐ الله انا وارد کم علی الحوض وانت یا علیؑ السّاقی والحسنؑ والحسینؑ الآمر وعلیؑ ابن الحسین الفاطر ومحمّد ابن علی النّاشر وجعفرؑ ابن محمّد السّائق وموسیٰؑ ابن جعفر محصی المحبّین والمبغضین وقامع المنافقین وعلیؑ ابن موسیٰؑ مزین المومنین و محمّد ابن علیؑ منزل اهل الجنّة الی درجاتهم وعلیؑ بن محمد خطیبهم یزوجهم بحور العین والحسنؑ ابن علیؑ سراج اهل الجنّة یستضیئون به و اهل به والمهدی شفیعهم حیث لا شفاعة الّا باذن الله لمن یشاء ویرضی به۔ اور اعمش بیان کرتا ہے کہ مجھ سے ابواسحاق بن حارث اور سعد بن بشیر

نے علیؑ ابن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں حوض کوثر پر تم کو وارد کرنے والا (اتارنے والا) ہوں اور اے علیؑ تم ساقی ہو یعنی کوثر کا پانی پلانے والے ہو اور حسنؑ اور حسینؑ حکم دینے والے ہیں۔ اور علیؑ بن حسینؑ فاطر ہیں اور محمدؑ بن علیؑ ناشر یعنی پھیلانے والے ہیں۔ اور جعفرؑ بن محمدؑ سائق یعنی اہلِ جنّت کو اپنے آگے کر کے جنّت میں لے جانے والے ہیں۔ اور موسیٰ بن جعفرؑ دوستوں اور دشمنوں کو شمار کرنے والے اور منافقوں کی بیخ کنی کرنے والے ہیں۔ اور علیؑ بن موسیٰؑ مومنوں کی زینت کرنے والے ہیں۔ اور محمد بن علیؑ اہل جنت کو ان کے درجات میں اتارنے والے ہیں۔ اور علیؑ بن محمد ان کے خطیب ہیں کہ حوروں سے ان کے نکاح پڑھیں گے۔ اور حسنؑ ابن علیؑ اہلِ جنّت کے چراغ ہیں کہ وُہ ان سے روشنی حاصل کریں گے۔ اور وُہ اس کے لائق ہیں۔ اور مہدی ہادی علیہ السّلام ان کے شفاعت کرنے والے ہیں اس وقت جبکہ کسی کی شفاعت نہ ہوگی مگر خدا کی اجازت اور حکم سے جس کے لئے وُہ باری تعالٰے چاہے اور جس سے وُہ خوشنود اور رضامند ہو۔

۱۴ وعن الامام علی الرّضاؑ عن النّبی صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم انّہ قال سید فن بعضۃ منی بخراسان مازارھا مکروبٌ الّا نفس اللہ کربتہ ولا مذنب الا غفر اللہ لہ۔ وقال عن عائشۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم من زار ولدی بالطوس فانما حجّ مرّۃً قالت مرّۃً فقال مرتین قالت مرتین فقال ثلث مرّاتٍ فسکتت عائشۃ فقال ولو لم تسکتی لبلغت الی سبعین۔ اور امام علی رضا علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جناب رسُول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عنقریب میرے جگر کا ایک ٹکڑا خراسان میں دفن ہوگا جو مکروب یعنی سختی رسیدہ ومصیبت زدہ اس مظلوم کی زیارت کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کی سختی ومصیبت کو رفع کرے گا۔ اور جو گنہگار وخطا کار اس کی زیارت کو جائے گا خدا اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔ نیز عائشہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسُول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شہر طوس میں جا کر میرے فرزند کی زیارت کرے گا اس کو یہ ثواب ہوگا کہ گویا اس نے ایک حج خانہ کعبہ کا کیا عائشہؓ نے (متعجب ہو کر) عرض کی کہ ایک حج کا ثواب ملے گا؟ حضرتؐ نے فرمایا بلکہ دو حج کا۔ عائشہؓ نے پھر تعجب سے کہا کہ دو حج کا؟

حضرتؐ نے ارشاد فرمایا بلکہ تین حج کا ثواب اس کو ہو گا۔ یہ سُن کر عائشہ خاموش ہو گئی۔ حضرتؐ نے فرمایا اے عائشہؓ اگر تو خاموش نہ ہوتی تو میں ستر حج تک پہنچتا۔

۱۵ وعنہ صلعم من مات علیٰ حبّ آل محمدؐ مات مومنًا ومن مات علیٰ بغض آل محمدؐ مات کافرًا۔ وقال ایضًا حبّ آل محمدؐ یومًا خیر من عبادة سنةٍ۔ نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی آل محمدؐ کی محبت پر مرے گا وُہ مومن مرے گا۔ اور جو کوئی عداوت آل محمدؐ پر مرے گا وُہ کافر مرے گا۔ نیز فرمایا ہے کہ ایک دن آل محمدؐ کی دوستی رکھنا ایک سال عبادتِ خدا کرنے سے بہتر ہے۔

خاتمہ

صدق اللہ وصدق رسولہٗ صلواة اللہ علیہ وسلامہ ورحمتہ و تحیّاتہ علیہ وعلی الائمة الھداة من عترتہ الطاھرة بدور الدّجیٰ و العروة الوثقیٰ وحجج اللہ علی الوریٰ ولا حول ولا قوّة الّا باللہ تعالیٰ وھہنا ختمنا ھذہ الرّسالة الشریفة لتکون لی وللمصدّقین بالنّبیؐ والہٖ یوم الحشر والنشر شفیعا وذریعة للنّجاة۔ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے اور اس کے رسولؐ برحق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راست فرمایا ہے خدا کا درود و سلام اور اس کی رحمت وتحیات ہوں آنحضرتؐ پر اور اُن پیشوایانِ راہِ خدا پر جو آنحضرتؐ کی عترتِ طاہرہؑ سے ہیں، اور تاریکیٔ کفر وضلالت میں بدرِ کامل ہیں، اور اہلِ ایمان کے لئے مضبوط دستہ ہیں اور اہلِ عالم پر اللہ تعالیٰ کی حجتیں ہیں۔ اور خدا کے سوا اور کسی کو کسی قسم کی طاقت اور قوت حاصل نہیں ہے۔ اور اس مقام پر ہم نے اس بزرگ کتاب کو ختم کیا تاکہ یہ میرے لئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی آلِ اطہارؑ کی تصدیق کرنے والوں کے لئے حشر و نشر یعنی قیامت کے دن شفاعت کرنے والی اور نجات کا ذریعہ اور وسیلہ ہو۔ آمین!